



بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

مشتملہ رہنمایہ مورخہ ۱۶ جون ۱۹۸۶ء

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۱	آغاز کارروائی۔ تلاوت قرآن پاک و ترتیب	-۱
۲	تعزیتی فرادر لار (منجانب میرا محمد قان زھری) (بلوچستان کے سالانہ گورنر اور عمتاز قبائلی رہنمای زبان غوث چینش ریسائنس کے لئے تکلی پر الیان کی تعزیت اور فاتحہ خرانی	-۲
۱۱	و قعہ سوالات۔ نشان نہادہ سوالات اور لان کے جوابات۔	-۳
۸۱	اعلانات۔	-۴
۸۲	رخصت کی درخواستیں	-۵
۸۳	ضمنی بیجٹ برائے سال ۱۹۸۶-۸۷ پر عالمی بحث	-۶
۱۱۳	مطالبات زربوائے ضمنی بیجٹ سال ۱۹۸۶-۸۷ پر کی منظوری۔	-۷

بلوجہستان صوبائی اسمبلی

کانوں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز سه شنبہ، مارچ ۱۹۸۷ء، بوقت دن بھجے صبح نری صدرات ملک فہر و خان لاکڑا
اسپیکر صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
متلاudتے قرآن پاک اور ترجمہ۔

از

قاری سید حماد کاظمی

أَمُوذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ طِبْعَمُ التَّرَاكُرُهُنَبِ الْحَقِيمِ طِبْعَمُ
إِنَّ اللَّهَ يَا مُوْكَدَةَ نَوَّارٍ وَالْأَمْشَتِ إِلَى أَهْلِهَا / وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ إِنْ
تَحْكُمُوا بِالْعُدُولِ / طِبْعَمُ اللَّهِ لِعَلَى يَعْظِمُكُمْ بُهْ / إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بِصَبْرًا طِبْعَمُ
تَرْجِمَه:۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتے ہیں / کہ انسین / ان کے جواب ہیں ہیں۔
ان کے سپرد کو دور اور جس فیصلہ کرو / لوگوں کے درمیان / تو عدل
سے فیصلہ کرو / بلا شبہ اللہ تعالیٰ تمہیں اچھی بات کی نصیحت کرتے ہیں
بلا شبہ اللہ تعالیٰ سُننے والے اور دیکھنے والے ہیں۔

(وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ)

آغا عبد الناظر - مسٹر اسپیکر! اس سے پیش کرد آج کی کارروائی شروع کی جائے میں معزز ارکین سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس نئی اسمبلی بلڈنگ میں اجلاس کر رہے ہیں۔ اور پہاں فلپس کمپنی کا حساس نوعیت کا مائیک سسٹم نصب ہے لہذا اگر معزز ارکین نا راضی نہ ہوں تو عرض کر دن گا کربات کرنے سے پہلے معزز ارکین بیٹن آن کریں تاکہ آپ سیریز ان کو لاٹین دیدے اور جب اپنی بات یا تقریر ختم کر لیں تو یہن کو اف کروں۔ واضح رہے کہ مائیکس میں ایک راؤ ہے جو بہت ہی نازک قسم کا ہے اور کھینچنے سے قوت بھی سکتا ہے۔ جناب اسپیکر! معزز ارکین کی معلومات کے لیے یہ میری گزارش ہے۔ شکریہ۔

مسٹر اسپیکر - اب میراحمد خان نہری یلوان میں تعزیتی قرارداد پیش کریں گے۔

میراحمد خان نہری - جناب اسپیکر! اپنی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

” یہ یلوان بلوچستان کے سابق گورنر اور مستاز قبائلی رہنماء غوث بخش فارمیسانی کے بہیانہ تکل پر چھرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ حمت میں جگہ دے اور پسماں نگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ان کی دفات سے ملک و قوم ایک مستاز قبائلی رہنماء اور عظیم سیاست دان سے محروم ہو گیا ہے۔ انہوں نے مختلف حیثیتوں سے قومی ترقی میں جو گران قدر خدمات انجام دی ہیں انہیں کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا“

مسٹر اسپیکر - قرارداد یہ ہے کہ۔

” یہ یلوان بلوچستان کے سابق گورنر اور مستاز قبائلی رہنماء جناب نوائب غوث بخش فارمیسانی کے بہیانہ قلب پر چھرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ حمت میں جگہ دے اور پسماں نگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ان کی دفات سے ملک و قوم

ایک مرد از قبائلی رہنا اور عظیم سیاست دان سے محروم ہو گیا ہے انہوں نے مختلف جمیتوں سے قومی ترقی میں جو گران قدر خدمات انجام دی ہیں انہیں کبھی فرماوٹ نہیں کیا جائے گا۔
مسٹر اسپکر۔ کوئی صاحب اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہیں گے؟

جامِ میر غلام قادر خان وزیر اعلیٰ - جناب اسپکر میں کہہ کہنا چاہتا ہو۔

جناب والا میں اس قرارداد کی پرزو درست امید کرتا ہوں۔ اور ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ مرحوم نواب صاحب کی شہادت نہ صرف صورہ بلوچستان کے لیئے رنج و غم کا باعث ہے بلکہ سارے پاکستان کیلئے بھی المناک ہے۔ مرحوم ایک عظیم محب وطن تھے انہی شہادت سے سارے ملک کو نقصان پہنچا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نقصان پر ممکن نہیں ہے۔

جناب والا میں اس معزز ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے تحریک پاکستان کے بعد وجدہ میں بلا حصہ لیا۔ اور مرحوم نے پاکستان حاصل کرنے میں جو اہم خدمات انجام دی ہیں انہیں فرماوٹ نہیں کیا جاسکتا۔ رئیسانی صاحب کا قتل نہ صرف ہمارے لیئے بلکہ پورے پاکستان کے لیئے نقصان کا باعث ہے اس کی تلافی نہ ہو سکے گی تاہم میں اس ایوان کو بتانا چاہتا ہوں کہ جہانگیر ہماری حکومت کا تعلق ہے ہم نے ہمیشہ حق کی حمایت کی ہے یہ جو کچھ ہو اس پر زصرف ایک اس بدلی میں بلکہ پر ہمک میں رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے۔ میں حکومت کی طرف سے اس حصہ ایوان میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ وہ افراد جنہوں نے یہ غلط حرکت کی ہے جسکے نتیجے میں مرحوم نواب صاحب اور باقی افراد نے جام شہادت نوش کیا ہے جو لوگ اس مذوم فعل میں موت یا ان کو عوام کی عدالت کے ساتھ پیش کیا جائیگا۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہ لپٹے جرم کی سزا سے نہیں بچ سکیں گے۔ میں یقین دلانا چاہتا ہو کہ حکومت اپنے فرض سے غافل نہیں ہے اور نہ رہے گی۔

جناب اسپیکر - ان الفاظ کے ساتھ میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں اور اس ہادسے کے استدھار کروں گا کہ کچھ دیر کیجیے اسیلی کے روایات کے مطابق مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرنے کیجیئے خاموش کھڑے ہو جائیں۔ اور مرحوم کے نیزے دعائے مغفرت فرمائیں کیونکہ یہ اسیلی کا طریقہ مکار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت کا درجہ خلاف فرمایا ہے۔ یہ عظیم مرتبان کو ہلاہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ انکے پسمندگان اور فرزندان کو صبر جیل عطا فرمائے۔

جناب اسپیکر میں گزارش کروں گا کہ اس موزنہ ایوان کی طرف سے غمزدہ خاندان کو تحریر حص تحریت سے بھی مطلع کیا جائے۔ شکریہ۔

پہلیس فتحی چالنا ہے۔ جناب اسپیکر جام صاحب کی اس تصریح سے کافی لوگوں کے دلوں میں جوشک و شبہات تھے وہ دور ہو گئے ہیں۔ اسکے ساتھ میں یہ کہوں گا کہ نواب ریساں نی ایک عظیم آدمی تھے وہ بلوچستان کی سر زمین سے ملک کے بڑے بڑے ٹہروں پر منجھے۔ انہوں نے ہمارے نیچے کافی مثالیں چھوڑی ہیں۔ میں اسید کرتا ہوں کہ نائب صاحب اپنی حکومت کی سرپرستی میں ہمارے درمیان اس قسم کی جو باتیں ہیں انہیں رفع دفع کروائیں گے۔ (نشا) اللہ علاؤ الدین میں اس بات پر بھی مبارک ہاد پیش کرتا ہوں کہ ہم ہمیں مرتبہ اسیلی کی اس نئی عمارت میں بیٹھے ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہو گی کہ یہاں پر بیٹھ کر ہم بلوچستان کے نیچے اس کے ہر فرد کی خدمت کیلئے کوشال رہیں۔ شکریہ۔

میر محمد ناصر مینگل وزیر صنعت و حرفت ہے۔ جناب اسپیکر یہ جو قرارداد

میر احمد خان صاحب نے پیش کی ہے۔ اس پر جام صاحب اور پہلی سی محفل جانشی فرمایا کہ نواب ریساں کی موت کا المیہ ہم سب کیلئے بہت صد مہ کا بلغضہ ہے۔ وہ ایک عظیم رہنماء تھے، بلوچستان میں حص

میں انہیں ایک اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ وہ تمام قبائل میں ہمیشہ پیار محبت رکھنے کی کوشش رکھتے تھے اس کے علاوہ وہ نہ صرف بلوچستان میں بلکہ پاکستان کی سطح پر ایک اعلیٰ صبر، سیاستدان اور عظیم قبائلی رہنمای تھے، واقعہ پر ہم جتنا افسوس کریں وہ کہ ہے۔ ہم انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں، انہوں نے جو خدمات بخشیت چیف آف سارا دن اور بخشیت سابق گورنر، وفاقی وزیر، سینٹر اور بخشیت سینٹر صوبائی وزیر کے سرانجام دی ہیں۔ ہمارا ان سے قریبی رابطہ رہا ہے ان کی وہ بخشیت ہمیں ہمیشہ یاد رہے گی جس کی وجہ سے بلوچستان میں ایک پر اشوب دوریا۔ نواب رئیسانی نے ہمیشہ یہاں کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی لیکن قدرت کی طرف ہے ایسا ہوا کہ یہ حد اشپیش آیا۔ جیسا کہ ہم صاحب نے فرمایا کہ حکومت پوری کوشش کر رہی ہے اور نواب رئیسانی کی شہادت کے سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی حصہ برداشت نہیں کی جائے گی۔ ذمہ دار مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ یہ بات ہمارے نیئے باعث تسلیم ہے۔ ہم ان کیمیہ، عاکرستے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نواب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے بواحقین، فرزندوں، پساندگان اور عقیدت مندوں کو صبر حیل عطا فرمائے۔ شکریہ۔

میر عبد الکریم نو شیر و افی ہے۔

جناب اسیکر صاحب، معزز زایران! میں اور میرے

سامنے اس قرارداد کی پرز در حیات کرتے ہیں۔ جناب والا جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ نواب رئیسانی برصغیر کے ایک عظیم یتدرست تھے۔ نہ صرف بلوچستان کے بلکہ پورے برصغیر میں رئیسانی صاحب کا کردار کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ مثلاً ماضی میں، انگریزوں کے زمانے میں یعنی ۱۹۴۷ء سے پہلے اور بعد میں۔ اور جب ۱۹۷۲ء میں پاکستان بنا نواب رئیسانی کا کردار خاص کر اس سر زمین کے لیے تھا۔ ان میں پٹھان بلوچ یا سیدر کوئی بھی تھے ان کا سلوک سب سے ایک ساتھ۔ نواب صاحب ایک اچھے محب وطن اچھے یتدرست ساتھی ایک اچھے قوم پرست تھے۔ جناب والا میں صوبائی حکومت سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ رئیسانی صاحب کے قانون کو جدا از جلد گرفتا کر کے قانون کے حوالے کیا جائے۔

وَسَلَامٌ

سردار محمد عقوب خان ناصر وزیر آب پاٹھی و بر قیات ۔

جناب اسپیکر جو فردا داد پیش کی گئی ہے ۔ اس کے حق میں بولتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ بلوچستان ایک عظیم مدبر شریف النفس اور نڈر سیاست دان سے محروم ہو گیا ہے ۔ رئیسانی صاحب ہمارے دوست تھے ہمارے ان کے قریبی تعلقات تھے ان کا جو بھی روپیرہ ۴۰ دہ بیکش بلوچستان کی ترقی کے لیے رہا، ہماری ان کے لیے یہ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جو امر حمت میں جگہ دے را اور ان کے پیمانہ گاں کو صبر و حمل عطا فرمائے را اور اسکے ساتھ ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ ہماری اس کمی کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ بلوچستان پر نظر رکھے اور آئندہ ایسی ہستیاں ہمارے درمیان سے نہیں جانی چاہیں کیونکہ یہ ہمارے لیے ایک عظیم نقشان ہے بلوچستان میں ایسے لوگ کم پیدا ہوتے ہیں اور اس پائے کے کم لوگ ہیں ۔ ہم ایک عظیم ہستی سے محروم ہو سکتے ہیں ۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جو امر حمت میں جگہ دے ۔

میر عبد النبی جمالی وزیر کھیل و متفاقف ۔

جناب اسپیکر صاحب میں اپنے ساتھی جناب احمد خان زرکنی صاحب کی قرارداد کی حایت کرتے ہوئے چند الفاظ کہنا چاہتا ہوں کہ نواب رئیسانی صاحب اور اسکے والد محترم سردار اسد اللہ خان نے بلوچستان اور پاکستان کی جتنی خدمت کی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی اور نے اتنی خدمت نہیں کی ہو گی ۔ یہ بہت ہی المناک واقعہ ہے رب العزت کرے کہ ہمارے درمیان ایسے واقعات نہ ہوں اسکے ساتھ میں یہ گزارش کروں گا کہ ایسے چند بہت اچھے پائے کے لیڈر شہید ہوئے ہیں میں آئندہ کے لیے یہ گزارش کروں گا کہ اسلام انجھ عل تیار کیا جائے کہ جس سے پھان بلوچ مل کر اس معاملے پر سوچیں کہ ایسے واقعات روغما نہ ہوں میں یہ سب سے گزارش کروں گا کہ جو کچھ ہو جکا ہے بہت بہت بڑا ہوا یکن آئندہ کے لیے ہم کوئی

ایسا لامحہ جعل تیار کریں کہ ہمارے پاس باقی جو چند لوگ ہیں وہ سلامت رہیں بہت بہت شکریہ
والسلام۔

میال سیف الدین خان پر اچھہ ذریم منصوبہ ندی و ترقیات ہے۔

جناب اسپیکر!
میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں میرے نواب رئیسانی صاحب مرحوم کے ساتھ پہنچیں سال
سے تعلقات رہے ہیں وہ بڑے محب وطن شخص تھے پاکستان بنانے میں ان کا کردار رہا ہے
جب پاکستان بننا اسوقت وہ فوج میں تھے اور ایک فوجی کی حیثیت سے اس علک کی انہوں رجھ
نے خدمت کی۔ اس کے بعد جب وہ سیاسی میدان میں آئے تو نہ صرف انہوں نے بلوچستان
کی بدل پاکستان کی بھی خدمت کی میراں سے فریبی را بذریعہ رکھا ہے۔ وہ بڑے عظیم شخص تھے۔ وہ بڑے
بڑے عہدوں پر فائز رہے اسکے علاوہ صوبائی وزیر، مرکزی وزیر اور صوبہ بلوچستان کے گورنر
بھی رہے ہیں انہیں بھی اور وہ میں پاکستان کی فائدہ گی بھی کرتے رہے ہیں۔ اسکے ساتھ ساتھ
وہ ایک بہترین زمیندار بھی تھے۔ زمیندار حیثیت سے بھی انہوں نے کافی خدمات سراجیام دی ہیں
اسکے ساتھ وہ علک کے بہترین شخص بھی تھے۔ لئکے مرنس سے ہمیں جو نقصان ہوا ہے وہ ایک
بڑا نقصان ہے۔ یہ صرف سارے بلوچستان کا بلکہ پورے پاکستان کا نقصان ہے میں بھی اس
قرارداد کی پوری حمایت کرتا ہوں۔ شکریہ۔

مسٹر فضیلہ عالیانی ہے۔

جناب اسپیکر! جناب رئیسانی مرحوم ایک عظیم
سیاستدان تھے۔ ہمارا ان سے فرمی رشته تھا وہ ایک لپچے رشته دار تھے جیوں نے اپنے
رشته داری کے فرائض میں کبھی کوتانی نہیں کی ہے۔ جیسا کہ میرے بھائیوں نے انکی بہت
خوبیوں کا ذکر کیا ہے۔ واقعی وہ دیے شخص تھے یہ کہا گیا ہے کہ وہ محب وطن تھے۔ انہوں نے

پاکستان کی فوج میں خدمات سر انجام دی ہیں وہ شروع سے رے کر اپنی آخری زندگی یعنی اب تک محبت وطن رہے ہیں۔

جانب والا جب کچھی کے ایکشن کے بعد وہ بارڈر کے قریب محسوس ہوئے۔ اور وہاں میں سال تک رہے تو ان کو دہان پر افغان حکومت نے کئی پارٹیشن کی کہ آپ اُسیں ہمارا ساتھ دیں یہ ہم آپ کو سہویات دیں گے بیرنکر میانی صاحبِ مردم ایک محبت وطن شخص تھے۔ انکو پاکستان سے محبت تھی وہ پاکستان کے وفادار تھے انہوں نے پاکستان کی حکومت کا ساتھ دیتے ہوئے افغان حکومت سے کہا کہ اب بھرپور مکملات آئی ہیں لیکن آخر ان کا کچھ نہ کچھ تصفیہ ہو جائے گا۔ میں پاکستانی ہوں اس لیے اپنے ملک سے میں خود ری نہیں کر سکتا۔

جانب اسکیسا وہ اس ملک اور قبائل کیلئے ایک دولت تھے جسے ہم اب کھو بیٹھے ہیں۔ جس نے تمام عمر پاکستان کے ساتھ وفاداری کی اگر اب اس کے ساتھ انصاف نہ کیا گی اگر وہ لوگ جو انکے قتل میں موت ہیں اور اگر اس واقعہ کا پوری طرح سے تصفیہ نہ کیا گی تو یہ قوم ناامید ہو جائے گی کہ ایک شخص جزو اور ایک قبیلہ کا اور علاقہ کا سردار تھا جو اپنے ہر عمل سے اور اپنے فعل سے پاکستانی تھے۔ اس قوم کی حوصلہ افزائی کرنے اور اس قوم میں محبت پیدا کرنے کیلئے یہ ضروری ہو گا کہ انکے ساتھ انصاف کیا جائے۔ جانب والا جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا بلوچوں کے ساتھ میں کہ وہ انصاف پسند ہوتے ہیں۔ انہیں بھی اس معاشرے میں انصاف چاہتے۔ اور اگر اس معاشرے میں انصاف ہو تو ایئر میسے واقعات نہیں ہونگے۔ ہماری نوجوان نسل جن کا آپ نے فرمایا ہے وہ بھی اسی درجے پر چین ہیں اگر وہ انصاف ڈھونڈتے ہیں تو انکو انصاف مشکل سے ملتا ہے۔ لیکن اب قائدِ ایوان کی یقین دھانی کے بعد اس صوبے کے عوام اور سب کو فائدہ ہو گا انکی حوصلہ افزائی ہو گی کہ سب کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔ مجرم کو پکڑا جائے گا۔ اب تک جس شخص نے پاکستان سے وفاداری کی ہے اور وہ کسی لائیج میں نہیں آیا۔ اگر اسکے ساتھ

العاف نہ ہو سکا تمام قوم اور تمام صوبے کے عوام آپ کی آواز پر لیک کہیں گے اور اس حکومت کا ساتھ دیں گے۔ میں سمجھتی ہوں یہ قوم آنی رجعت پسند نہیں ہے وہ اپنے ہر فائدے اور نقصان کو سمجھتی ہیں۔ اگر دشمن انکو بہ کامیں بھی تو سکے بہ کانے میں نہیں آتے ہیں۔ لیکن آپ کا منفاذ عمل آپ کا فیصلہ جو بروقت ہو وہ اس قوم کو تباہی سے بچاسکے گا۔ اس سے بہت اچھے نتائج ہماسے ملتے آئیں گے۔

جناب والا ہم رسمیانی صاحب کے لیے جتنا بھی افسوس کریں کہ ہے۔ اب جبکہ ہم انکو کھو چکے ہیں ایسے ہیرے بہت سالوں بعد پیدا ہوتے ہیں میں آپ سب سے درخواست کرتی ہوں اور اپیل کرتی ہوں کہ انصاف ضرور کیا جائے بوجستان جس میں اپنک قبائلی نظام رائج ہے۔ اس میں کچھ ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں اگر انکا بروقت مداواہ کیا گیا تو اس کے نتائج اچھے نہ ہونگے۔ یہاں میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو صبر جیل عطا فرمائے۔ رسمیانی صاحب سے غلطی خفتت وہ انسان مزیر پیدا ہونگے۔ جو یہی قوم کی خدمت کریں گے اور اپنے ملک کے ساتھ وفا دار اور محب وطن رہیں کسی کو یہ موقع نہ دیں گے کہ کوئی کہے کہ یہ ملک کے خلاف ہے۔ چاہے یہاں کوئی بھی ہتا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی اپنے بگوار سے خود ظاہر کر دیا ہے کہ وہ محب وطن ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی فرق نہیں ہے چاہے کوئی بلوچ ہو یا پختہ ہو یا سینڈ ہو سب برابر میں۔ ان کے کوشش رہی ہے کہ وہ انصاف سے رہیں۔ رسمیانی صاحب کا بھی ایسا ہی مزاج تھا۔ آج ہر شخص چلے ہے وہ کسی مکتبہ نکلے تعلق رکھتا ہو چاہے کسی قبیلہ سے تعلق رکھتا ہو۔ پاکستان کے دوسرے صوبوں کے لوگ بھی یہ سوچ رہے ہیں کہ رسمیانی صاحب کے جانے سے جو خلاپیدا ہو گے اس کو کیسے پر کیا جائے گا۔ اسکو پر کرنے میں بہت عرصہ لگے گا۔ مگر ہماری کوشش ہو گی کہ اسے جلد پر کیا جائے۔ اور معاشرے میں سب کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔

مسٹر اسپیکر: جناب نواب غوث بخش خان رسمیانی کا بہیمانہ قتل ایک بزرگان

حرکت ہے اسکی جتنی بھی مدد کیجائے وہ کم ہے۔ مرحوم اپاکستان کے ایک بلند پایہ سیاستدان اور اسن پسندیدہ محب وطن شخص تھے ان کی موت سے جو خلاپیدا ہوا ہے وہ بھی بھی پرندہ ہو سکے گا۔ وہ اس انسانی کے مہنگاری کے تھے۔ انہوں نے مختلف حیثیتوں سے قوم اور ملک اور عورت بلوچستان کے لیے جوگہ اقدار خدمات انجام دی ہیں وہ قابل تحسین ہیں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو رحمت الغفران میں جگد دے۔ اور بسماںگان کو صبر حمل عطا فرمائے۔

آمين۔

اب قاری صاحب مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کرائیں گے۔

(دعائے مغفرت کی گئی)

وقہ سوالات

ہمسٹر اسپیکر : اب وقفہ سوالات ہے۔ پہلا سوال میر عبدالکریم نو شیروانی صاحب کا ہے۔ برائے ہبہ بانی وہ اپنا سوال دریافت کریں۔

بنج. ۳۴۔ میر عبدالکریم نو شیروانی۔

کیا وہ میر مال انہ اہ کرم مطلع قرما یعنی گے کہ سال ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۷ء تک کتنے افراد کو کتنی اراضی الات کی گئی ہے ف麟ے وار تفصیل دی جائے۔

میر عبدالنیجی جمالی۔ وزیر مال

سوال متذکرہ کے جواب میں لگزارش ہے کہ بورڈ آف ریونیور کے دستیاب گوشوارے کے مطابق کل ۲۱۳ افراد کوہ بہائی یونیورسٹی ۵۵۵ م، ۶۳، ۶۵، ۶۷، ۶۹، ۷۰ پول اردو ۱۲، ایکڑ براۓ دوکان ۳۱۱، ۹۳، ۵ مریع نفل ۳۳، پول - ۳ روڑ - ۸ ایکڑ

بہائی نو راست ۳۴۰ - ۱۹۸۷ء ایکڑ الات ہوئی تھی جس کی فہرست درج ذیل ہے۔ مگر ان الائچیں پر سروت عملدرآمد کیا گیا ہے مندرجہ بالا الائچیں کے سلسلے میں سروت نہ صرف عملدرآمد روک دیتے کے احکامات جاری ہو لے ہی بلکہ بصورت قبضہ اس ملکیت کو سرکاری کا درج کر کے قابلین سے واپس لے کے یہی ذہنی کے احکامات بھی جاری ہو چکے ہیں۔

ضلع وارگوشوارہ الامنٹ سرکاری اراضی

نمبر	نام ٹینی	رہائشی	تجارتی	ذریعے
۵	۳	۲	۱	
-	کوئٹہ مرلیخ گز ۷۰،۱۰۰			۱
-	لودالائی مرلیخ گز ۲،۰۰۰ ۰-۰-۰۷۹			۲
-	پنجورہ مرلیخ گز ۲۸۲۳۷۶	۳۲،۸۸،۵۳۵		۳
-	تریت مرلیخ گز ۱۲۱۳۸۴	= ۱۲۱۳۸۴		۴
-	گوارہ مرلیخ گز ۱۰۰۰	۱۰۰۰		۵
۶-۱-۰۸	-	-		۶ خضدار
۱۹۳۶-۲-۳۸	۱۳۵۸۰ امرلیخ گز	-		۷ سید
-	۰ ۰ ۱۸۰ مرلیخ گز	۱۶۱		۸ پشین
-	= ۵۰۰۰	= ۵-۵۰۰		۹ خاران
-	۰ ۵۰۰ امرلیخ گز	= ۵۰۰		۱۰ چاغی
میران کل				
۵۰-۰-۳۹۳۱۲				
۰۵-۰-۳۹۳۱۲				
۰۵-۰-۳۹۳۱۲				
۰۵-۰-۳۹۳۱۲				

ضلعی وارگوشوارہ دوران پاپنڈی نیدر لعیہ بورڈ آف رے یونیورسٹی

نمبر تاریخی	الامین کافم	ایسا ایڈ	جگہ	ذرائعہ الائچہ
۱	۲	۳	۴	۵
۱ ۲۰۰۰-۱۹۸۶ REV	محمد علی ولد میر حافظ خان	۶۰۰ نت	چنگیز	یحکم وزیریہ مال
				۶-۳-۱۹۸۶
۲ ۱۹۸۶-۲-۱۷	مسٹر مقبول محمد ولد علیش	۲۵۰۰ نت	الیفنا	الیفنا
۳ ۱۹۸۶-۲-۲۳	الیفنا موز خد ۲۰۰۰ نت	۲۰۰۰ نت	گوادر	الیفنا موز خد
۴ ۱۹۸۶-۲-۲۴	الیفنا موز خد ۲۰۰۰ نت	۲۰۰۰ نت	الیفنا	الیفنا موز خد
۵ ۱۹۸۶-۲-۲۵	محمد عارف ولد قادر خش	۲۰۰۰ نت	تریت	الیفنا موز خد
۶ =	ڈاکٹر سین انید نور	۲۰۰۰ نت	=	الیفنا موز خد
۷ =	معطف خان ولد علیسماں	۲۰۰۰ نت	=	موز خد
۸ =	عبد الغفار ولد علیسماں	۹۰۰ نت	=	موز خد
۹ =	کمال حسین ولد علی خان	۹۰۰ نت	=	موز خد
۱۰ =	مولال ولد میر عبد الغفار	۲۰۰۰ نت	گوادر	موز خد
۱۱ =	محمد اکبر ولد کووا احمد	۲۰۰۰ نت	=	موز خد
۱۲ =	چاکر خان ولد میر عبد الغفور	۲۰۰۰ نت	=	موز خد
۱۳ =	میر شرف برادر ۲۰۰۰ نت	۲۰۰۰ نت	=	۲۰۰۰-۱۷/۱۹۸۶ فوج
۱۴ =	عبد الغفور ولد میر سہیم کافٹا	۲۰۰۰ نت	چنگیز	موز خد
۱۵ =	محمد صدیق ولد محمد کبیر	۱۵۰۰ نت	=	موز خد
۱۶ =	جمیل احمد	۳۰۰ نت	=	موز خد

=	=	=	۲۰۰۵۰	علام محمد ولد فیض محمد	=	۱۴
=	=	=	۳۰۰۵۰	منصور احمد ولد عبد الغالق	=	۱۵
=	=	=	۳۰۰۱۰	شرفیں ولد سید محمد	=	۱۶
=	=	=	۷۰۰۱۰	فاروق حسن اور عارف بلوچ	=	۱۷
=	=	=	۳۰۰۱۸	شاور ولد قادر بخش	=	۱۸
منسوخ	=	=	۱۰۰۱۵۰	شاکر علی ولد مزرا علی حسین	=	۱۹
			۱۰۰۱۰۰	مطہر ذاکر دھرم حسن ولد حاجی عبدالرحمان	=	۲۰
=	=	=	۱۵۰۱۵۰	غفور ولد حاجی صالح محمد	=	۲۱
=	=	=	۱۵۰۱۵۰	مراد بخش ولد سنار	=	۲۲
=	=	=	۱۰۰۱۰۰	سید حیرش کر اللہ	=	۲۳
۲۶	=	=	۱۰۰۱۰۰	۱. حاجی عبدالرحمن ولدیت ۲. حاجی محمد ایس	=	۲۴
			۱۰۰۱۰۰	حاجی الطہر محمد	=	۲۵
			۱۰۰۱۰۰	۱. احمد حسین ۲. محمد فواز ۳. عبد الملک	=	۲۶
			۱۰۰۱۰۰	۱. عبد اللہ ولد سعید اداور ۲. برکت علی ولد حاجی بلوچ	=	۲۷
=	=	=	۲۰۰۱۳۰	صیفی احمد ولد قادر بخش	=	۲۸
=	=	=	۲۰۰۱۳۰	محمد عارف ولد صیفی	=	۲۹
=	=	=	۱۰۰۱۰۰	۱. قادر بخش بلوچ ۲. حاصل خان ۳. خالد ۴. انس قصار	=	۳۰

۵۶	عبدالحیدی ولد اصل حمد	۱۰۰۰	افٹ ترتیب
۵۷	شاکر علی ولد مرنز احسین علی	۲۳۰۰	۱۲۰۰ افت پنجگور
۵۸	محمد اقبال ولد فقیر حمد	۳۰۰۰	۳۰۰۰ افت
۵۹	ار خدا سیداد ولد جیا بیرون	۵۰۰۰	۵۰۰۰ مریع فٹ پنجگور
۶۰	۲۔ لشیر احمد ولد خدا سیداد		وزیر مال
۶۱	محمد الحقوی ولد طحان	۳۰۰۰	۳۰۰۰ مریع فٹ
۶۲	۱۔ محمد اسحق		۱۔ محمد اسحق
۶۳	۲۔ محمد اقبال ولد میت فقر حمد	۳۰۰۰	۳۰۰۰ افت
۶۴	مکہم خدا خیش	۲۵۰۰	۲۵۰۰ افت
۶۵	مکہم خدا خیش	۲۵۰۰	۲۵۰۰ افت
۶۶	بدل خان ولد فدا احمد	۸۰۰	۸۰۰ افت
۶۷	مراد خیش ولد غلام رسول	۵۰۰	۵۰۰ مریع فٹ گوادر
۶۸	حاجی علی اکبر ولد حاجی شیر فراز	۲۰۰۰	۲۰۰۰ مریع فٹ
۶۹	انتساب ولد محمد حسن	۲۰۰۰	۲۰۰۰ مریع فٹ
۷۰	محمد ولد حاجی احمد	۲۰۰۰	۲۰۰۰ مریع فٹ
۷۱	فضل احمد ولد فخر حمد	۲۰۰۰	۲۰۰۰ مریع فٹ
۷۲	خالد ولد موسیٰ	۲۰۰۰	۲۰۰۰ مریع فٹ
۷۳	فاضل علی ولد جان ولد علی ولد جان	۲۰۰۰	۲۰۰۰ مریع فٹ
۷۴	حاجی عبدالرحمن خان ولد شاہ غرشب	۱۰۰۰	۱۰۰۰ مریع فٹ
۷۵	محمد قاسم ولد میرا فضل حمد	۱۰۰۰	۱۰۰۰ پنجگور
۷۶	منتظر احمد ولد غلام حسین	۲۰۰۰	۲۰۰۰ مریع فٹ
۷۷	محمد سماعیل ولد محمد یوسف	۲۰۰۰	۲۰۰۰ مریع فٹ

٦٧	٢٠٥٢٠	قادر بخش ولد محمد	٢٠٥٢٠
٦٨	٥٥٥٥٠	شنا ولد ولد حاجي محمد	٥٥٥٥٠
٦٩	٥٥٥٥٠	جعفر محمد كريم ولد كوداينك	٥٥٥٥٠
٧٠	٣٠٥٢٠	عبد الحكيم ولد عبد الكريم	٣٠٥٢٠
٧١	٣٠٥٣٠	محمد الفرج ولد سليمان	٣٠٥٣٠
٧٢	٢٠٤٢٠	طهور احمد ولد كاغلا حسنه	٢٠٤٢٠
٧٣	١٠٠٥٨٠	محمد سليم ولد امير علي	١٠٠٥٨٠
٧٤	١٠٠٥٨٠	محمد علید اللہ ولد حاجی قافر بخش	١٠٠٥٨٠
٧٥	٦٣٠٠	امیر محمد کافوزی ولد اغاخند سیپول پشین	٦٣٠٠
٧٦	٥٣٠٠	نفضل کشم	٥٣٠٠

۱. حاجي محمد ولد شير محمد

۲. دینار ولد فضل کرم ۹۰.۱۵.۱۵ نظم پنجگور وزیر مال

۳. خالد محمود ولد فقر محمد

٨٧	٢١٢,١٢,٨٨	٢٢,٥,٨٦ مخزن ١٩٥٥٢٢	ڈاکٹر نعمت اللہ چکی	بیکار پنجگور	بیکار وزیر مال
٨٨	١٥٠,٥٠	"	طہواحد ولد عبد العزیز	"	"
٨٩	٢٠٠,٣٠٠	"	مسٹر محمد علی رنڈ ولد شاهزاد	"	گولار
٩٠	١٣٠,٦٠	"	فضل محمد فدا حسون ولد قادر بخش	"	پنجگور
٩١	١٠٠,٤٠	"	محمد جان ولد میرداد محمد	"	"
٩٢	٢٠٠,٢٠	"	عبد الرؤوف ولد میر محمد علی	"	گولار
٩٣	٣٠٠,٣٠	"	میرناصر علی ولد حاجی دلشہ	"	"
٩٤	٨٠,٨٠	"	محمد احمد	"	"
٩٥	٢٣,٣٠	"	عبد الرؤوف ولد میر محمد علی رنڈ	"	ترتیب

				درویش	۹۴
"		گوادر	۱۰۰×۱۰۰	"	۹۶
"	تریت	۵۵×۵۵	"	محمد علی رنده شاہ مزار	۹۷
"	گوادر	۲۰۰×۲۰۰	"	شمار علی ولد نیاز عمد	۹۸
"	تریت	۵۵×۵۵	"	رن بیر دله میر محمد علی رنده	۹۹
"	گوادر	۲۰۰×۲۰۰	"	عبد الرحمن	۱۰۰
"	تریت	۳۰۰×۳۰۰	"	محمد علی رنده حاجی شاہ مزار	۱۰۱
"	چنگور	۱۵۰×۱۰۰	"	ڈاکٹر محمد فر ولد طوک	۱۰۲
"	بریفت	۱۲×۱۳	"	محمد اسماعیل	۱۰۳
"	ہرایک	"	"	میوه خان	
"	"	"	"	سے خالدین	
"	"	"	"	کے افسران	
"	پشین	۵۰×۱۲	"	سید عبد الحی ولد سید خان محمد	۱۰۴
"	چنگور	۳۰۰×۳۰۰	"	امیر علی ولد عبد اللہ	۱۰۵
"	چنگور	۶۰۰×۶۰۰	"	محمد صدیق ولد حاجی شیر جان	۱۰۶
"	چنگور	۳۰۰×۳۰۰	"	محمد حسن ولد محمد بخش	۱۰۷
"	گز	۳۰۰×۳۰۰	"	احماد احمد ولد محمد صدیق	۱۰۸
"			"	محمد علی ولد علی خان	
بخدمت وزیر اعلیٰ				محمد نعیم	
	چنگور	۱۲۰×۲۰	"	مصطفیٰ سوکت ولد علی جان	۱۰۹
		"	"	محمد اختر ولد عبد الرحمن	۱۱۰
		"	"	مصطفیٰ فخر اللہ ولد ولی محمد	
	گز	۳۰۰×۳۰۰	"	دلداد ولد	
		"	"	شیب احمد ولد	

"	"	"	"	مسٹر فیض احمد ولد اد خدا
"	"	۳ مربع گز	۰۰۰	محمد الیوب ولد عبدالمجید
"	"	۳۶ فٹ	۶۷	محمد اوریس ولد
"	"	۴۰۰ گز	۴۰۰	مسٹر فہد ولد عبدوالراش اور
"	"	"	"	قیم ولد اد خدا
"	"	۳۰۰ گز	۳۰۰	عبدالوارث ولد خان محمد
"	"	"	"	دادخدا ولد خان محمد
"	"	۵۰۰ ۱۰۰	۵۰۰	محمد حمزہ ولد کیم دین
"	"	۴۰۰ ۶۰۰	۶۰۰	فدا ولد عبد الواحد
"	"	۳۰ ۳۰ گز	۳۰	محمد شحیب ولد حابی شیرخان
"	"	"	"	علی احمد ولد عیوب الوراب
"	"	۳۰۰ ۳۰۰	۳۰۰	محمد حسن ولد حاجی محمد بخشش
"	۵۰۰	"	"	سید طارق محمود کھیران
"	تحمیل بارکان	"	"	"
"	۶۰۰	گز چتکان پنجکور	"	لعل بخش
"	۳۰۰	"	"	مع عبد الواحد
"	۲۲۰	"	"	س عبد الواحد
"	۲۲۰	"	"	س عبد الواسع
"	۶۰۰	مربع گز	"	ل فہماں عیل
"	۶۰۰	"	"	ل فلام یں
"	۶۰۰	"	"	ل محمد اندر
"	۰۰۰	م	"	ل فہماں

٥	محمد اکبر	مبلغ گز	بنگوئر	بھکم ذیروال
"	فی محمد صفر	"	۲۴۰	
"	فی محمد افضل	"	۲۴۰	
"	ڈاکٹر محمد نور ولد محمد ملک	۱۵۰	۱۰۰ × ۱۵۰	۲۹/۸۶ ۲۱/۱۳/۸۹/۲۱۲۶۴۰۸, ۱۲۳
"	نور زمان ولد مسیح رضا پیر محمد	۶۰۰	"	۲۰/۱۸۵۷/۲۲۳۵/۲۹, ۱۲۴
"	امیر علی ولد حاجی محمد بخش	۴۰۰	"	۰/۳۲۲۵/۲۹, ۱۲۵
"	شاہ نہمان ولد پیر محمد	۴۰۰	"	۱/۲۳ ۰/۳۲۲۰/۲۹
"	احماد فدا احمد ولد قادر بخش	۲۰۰ × ۲۰۰	"	۰/۸۶ ۱۲۶
"	بڑ طارق محمود ولد فقیر محمد	۲۰۰ × ۲۰۰		
"	بڑ محمد الفر و ولد عبد القادر	"		
"	فیصل کرم ولد محمد کرم	"		
"	بڑ منظور احمد ولد محمد کرم	"		
"	بڑ محمد الیوب ولد عبدالجید	"		
"	بڑ محمد ابراہیم ولد عرض محمد	"		
"	بڑ عبدالواحد ولد عبد اللہ کرم	۲۵۰ × ۲۵۰	"	
"	بڑ فقیر احمد ولد عبد اللہ کرم	"		
"	بڑ محمد علی ولد علی بخش	۲۰۰ × ۲۰۰		
"	بڑ محمد ابراہیم ولد عرض محمد	۱۵	۸۰ × ۱۵	
"	بڑ صوفی عبد الرحمن	۶۰۰	"	۸۶/۳۲۲۵/۲۹, ۱۲۸
"	بڑ محمد صالح	۳۰۰		
"	بڑ محمد اسحاق	"		
"	بڑ محمد حیات	"		
"	بڑ محمد حیتم	"		

۱۰	بشیر احمد ولد خلیل احمد	۳۵۰	"	"
"	محمد ولد حاجی مولا بخش	۲۵۰	۱۴۶	۱۴۶
"	مکھ ولد حاجی دار	۲۵۰	"	۱۴۸
۱۴۹	ندر احمد شاہ ولد نور احمد شاہ	۲۰۰	۲۰۰	۲۰۰
"	محمد اکبر ولد محمد عیسے	۱۵۰	مریع گز چکان پنجبور	"
۱۵۰	ڈاکٹر ملک ولد حاجی عبدالسلام	۹۳۰	۹۳۰	۹۳۰
"	میر حیدر علی ولد میر عبد البغی	۴۳۰	"	"
"	ڈاکٹر حسین ولد فقیر محمد	۶۳۰	"	"
۱۶۱	عابد حسین ولد قفیر محمد طویح	۲۵۰	"	پیشہ کوٹلا
"	صالح محمد ولد عبد الواحد	۳۵۰	"	"
"	حاصل خان ولد عمر	۳۵۰	"	"
"	سکندر خان ولد زمان خان	۳۵۰	"	"
"	محمد علی ولد ملک محمد عمر	۲۵۰	"	"
"	محمد فضیل ولد محمد شریعت	۳۵۰	"	"
"	غلام مصطفیٰ ولد عبد الصمد	۳۵۰	"	"
"	قادر بخش ولد محمد کرم	۳۵۰	"	"
"	شیعی محمد ولد صحت بخش	۳۵۰	۵، ۴، ۸، ۷، ۲۱۳-۱۳/Rcv/۱۹	۱۴۷
"	تاج میر ولد محمد بخش	۳۵۰	"	"
"	محمد اصغر ولد محمد ابراہیم	۳۵۰	"	"
۱۶۲	معتاذ اللہ خان ولد حاجی نیز گر کارڈ	۱۸۰	مریع گز سرخاب شین	"
۱۶۳	طالب حسین ولد حاجی محمد علی	۸۰	مریع گز تفان چاقی	"

۱۶۳	مریع گز	تفان/چاغنی	وزیر مال	۵۰۰	غلام رسول ولد فقیر محمد	۱۳/Rev/۸۷، ۲۱۳، ۱۳، ۵، ۶، ۸۶ مورخ ۶/۱۳/۱۳/Rev/۸۷، ۱۶۳
"	"	"	"	۵۰۰	تاج میر ولد محمد بخش	"
"	"	"	"	۵۰۰	فخر علی ولد دوست محمد	"
"	"	"	"	۵۰۰	حاجی غلامنی ولد سید محمد شاہ	"
"	"	"	"	۵۰۰	حاجی زمان خان ولد چاگر دین	"
"	"	"	"	۵۰۰	تاج محمد ولد خان محمد	"
"	"	"	"	۵۰۰	محمد حنیف ولد حاجی محمد بخش	"
"	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	ڈاکٹر تاج محمد ولد فقیر محمد	۱۳/Rev/۸۷، ۲۱۳، ۱۳، ۵، ۶، ۸۶ مورخ ۶/۱۳/۱۳/Rev/۸۷، ۱۶۴
"	"	"	"	۱۵۰	کپیلن عبدالرشید ولد رستار	"
"	پنجگور	پنجگور	پنجگور	۲۰۰	اعظم محمد ولد محمد	"
"	"	"	"	"	فراحمد ولد عطاء محمد	"
"	"	"	"	"	محمد خان ولد شاہ محمد	"
"	کوہہ	کوہہ	کوہہ	۴۰۰	حافظ محمد حسین	"
"	دکی	دکی	دکی	۳۴۰	شیرا قشن ولد طاہر	۱۳/Rev/۸۷، ۲۱۳، ۱۳، ۵، ۶، ۸۶ مورخ ۶/۱۳/۱۳/Rev/۸۷، ۱۶۹
"	پنجگور	پنجگور	پنجگور	۸۸۵	مسٹر گل سلام ولد دوست خان	"
"	"	"	"	۱۲۵	دوست محمد ولد جان محمد	"
"	"	"	"	۵۰۰	عبد الرحیم ولد عبد الحقائق	"
"	پستی	پستی	پستی	۱	محمد اصغر ولد ندا عثمان	"
"	وید خالد	وید خالد	وید خالد	۲۰	وید خالد ولد خالد	"
"	لوار الائی	لوار الائی	لوار الائی	تین یول	محمد عالم ولد حاجی پیرادین	"
"	پنجگور	پنجگور	پنجگور	۳۰۰	محمد محمد ولد پیر جان	"
"	دکی	دکی	دکی	۶۰	فضیل اللہ ولد بحیب اللہ	"

- = = = غلام رسول ولد فقیر محمد اور ۲۲ دیگر ۱۴۰۳ ایکڑ = = =
- صفحہ نمبر ۱۰۰
- = = = حضین اللہ ولد غلام رسول اور = = = ۲۲
- = = = ۳ دیگر صفحہ نمبر ۱۰۲ ۱۵۱-۱-۱۲ ایکڑ = = =
- = = = رحمت اللہ ولد علی محمد اور = = = ۲۲
- = = = ۳ دیگر صفحہ نمبر ۱۰۳ ۱۳۹-۱-۲۸ ایکڑ = = =
- = = = شیر احمد ولد محمد افضل اور = = = ۲۵
- = = = ۳ دیگر صفحہ نمبر ۱۰۶ پر ۱۳-۲-۱۳۹ ایکڑ = = =
- = = = حاجی محمد شریف ولد محمد جخش = = = ۲۶
- = = = اور دیگر صفحہ نمبر ۱۰۸ ۱۲۳-۲-۲۸ ایکڑ = = =
- = = = سکندر خیل ولد خیل احمد اور = = = ۲۷
- = = = ۳ دوسرے (صفحہ ۱۱۰) ۱۴۵-۱-۱ ایکڑ = = =
- = = = ۲۱۳-۱۳/RCV I/۸۶۰ مخوب ۲۲ فکیل احمد ولد احمد جخش پیر کاسب وزیر مال = = = ۲۸
- = = = اچان زیب ولد ظفر اللہ ۱۷-۲-۱۰۸۳ ایکڑ = = =
- = = = محمد شریف ولد پسند خان اور = = = ۲۹
- = = = دیگر صفحہ نمبر ۱۱۳ ۱۳۸-۰-۲۸ = = =
- = = = ۲۱۳-۱۳/RCV III/۸۶۰ مخوب ۲۳ عبدال قادر ولد سید محمد ۱۵۰۶۳۰۰ مریع فٹ بنجگور = = = ۳۰
- = = = ۲۱۳-۰-۰۰۲۵ سعید احمد ولد ریم خان ۲۶۰ گز کوئٹہ = = =
- = = = ۳ دیگر (صفحہ نمبر ۱۲۰)
- = = = عبدال قادر ولد نامعلوم ۶۱ ایکڑ خضدار = = = ۳۱
- = = = ۲۱۳-۰-۰۰۱۰ ایم محمد ولد میاں خان ۱۰۰ مریع فٹ رکنی / بارکھان = = =

میر عبدالکریم نوشر والی (ضمی سوال)

ایس سوچیا سی اور انیس سوچیا سی ستاسی میں دیئے گئے تھے۔ جہاں تک بوجپستان کی اراضیات کا تعلق ہے تو وہاں مکان تعمیر ہو چکے ہیں۔ لوگ وہاں پر کافی عرصہ سے رہائش اختیار کئے ہوئے ہیں۔ میں اس کا جواب چاہتا ہوں۔

وزیرِ مال:- جناب اسپیکر! جب ہم آئے تو ہمیں پتہ نہیں تھا۔ اس وقت میر بورڈ آف بریونی نے ہمیں لٹائیڈ نہیں کیا۔ لیکن جب ہم نے دیکھا کہ اس میں یہ بتے ترتیبی ہے۔ جیسے سیلائٹ ٹاؤن میں ہوا۔ لہذا ہم نے کہا کہ میونسپل کمیٹی اور ٹاؤن کمیٹیز کے تحت صحیح پلاننگ کر کے الائمنٹ پکھائے۔

میر عبدالکریم نوشر والی. جناب والا، اس وقت وہاں مکانات تعمیر ہو چکے ہیں۔ لوگ رہ رہے ہیں۔ ان کو سرست رہنے دیں میں کہوں گا اگر ہو سکے تو ان کی الائمنٹ منسوخ نہ کریں۔

وزیرِ مال:- میں گذارش کروں گا کہ اس پر ہم غور کریں گے اور جام صاحب سے بھی گذارش کروں گا کہ دیکھیں وہاں بھیجیں جو وہاں جا کر صورت حال چیک کریں۔

میر عبدالکریم نوشر والی. جناب والا! لوگوں کا یہ سر خراج ہوا ہے اس پر.....

وزیرِ مال:- اسی لئے میں خرض کیا ہے کہ کیٹھ جا کر معاملے کو اچھی طرح سے دیکھے۔.....

مسٹر اسپلیکر: مسٹر صاحب اسپلیکر سے اجازت لے کر بات کریں۔

میر عبدالکریم نو شیر والی۔ جناب والا! یہ کب تک ہو گا۔ کیوں کب بیٹھے گی؟

وزیر اعلیٰ: جناب والا! آپ کی اجازت سے میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔
وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ الائٹنٹ کا مقصد یہ ہے کہ وہ افراد جن کے پاس رہنے کو
مجذوب نہیں، انہوں نے اس شکل میں الائٹنٹ دی جائے۔ اب چونکہ الائٹنٹ ہو چکی ہے جیسا کہ کہا گیا ہے
اس ایوان کے سامنے اس دوران میں کوئی طریقہ کاروائیں کروں گا اور اسکو اسیل سے منتظر کروں گا
تاکہ آئندہ معلوم ہو سکے کہ الائٹنٹ کا کیا طریقہ کار ہو گا نیز آئندہ اس قسم کی بے قاعدگی
بھی نہیں ہوں چاہیے۔ حالانکہ وزیر موصوف تے واضح طور پر کہا ہے کہ اس وقت پاپنڈی
 موجود تھی لیکن اسکے علم میں نہیں تھا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسی الائٹنٹ ہموجس کا قانونی جواز
بھی ہو اور وہ خاطبے کے مطابق بھی ہوتا کہ آئندہ کسی پر کوئی غلط انگلی نہیں اٹھا کے
ہے ایوان کے ذریعے ایسا طریقہ برداشت کار لایا جائے۔ امید ہے کہ معزز کرنے
میری اس وضاحت سے متفق ہونگے۔

میر عبدالکریم نو شیر والی۔ شکریہ جناب۔

مسٹر اسپلیکر: اگلا سوال۔

ب۔ ۱۳۲، میر عبدالکریم نو شیر والی۔ کیا وزیر مال از راہ کرم

مطاع فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۸۵ء میں پچھا راضی الائٹ کرنے کے بعد
الائٹ نسخ کر دی گئی ہے؟

(ب) اگر جزو رائف کا جواب ثابت میں ہے تو مذکورہ الائٹ کی نسخی
کی کیا دجوہات ہیں؟

وزیر مال ۔۔۔ رافت یہ درست نہیں ہے۔

(ب) جیسا کہ جزو الف میں جواب دیدیا گیا ہے۔

میر عبدالکریم نوٹشرواں ۔۔۔ جاپ دالا! اس بارے میں بھلی چیز
منصوبہ نے یقین دلایا ہے اس سوال کا جواب تو تھیک ہے۔ اسیلے کہ دونوں
سوالات ایک جیسے ہیں۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ اگر مکن ہو سکے تو جلد از جلد
اس کا فیصلہ کیا جائے کیونکہ لوگ بہت پریشان میں گواہ سے لیکر کوٹھے تک
الائٹ ہوئی۔ لہذا اسی اسمبلی اجلاس کے دوران فیصلہ کیا جائے۔

وزیر مال ۔۔۔ جاپ اسپیکر! بھی جام صاحب نے بتایا کہ اسی دوران ہو گا

مسئلہ اسپیکر ۔۔۔ اسکا سوال۔

نمبر ۵۲۵ میر عبدالکریم نوٹشرواں ۔۔۔ کیا وزیر مال از راہ حرم

مطلع فرمائیں گے کہ۔

الف) اسال ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء تک کن کن اضلاع میں نائب تحصیلدار بھرتوں کی کی گئی ہیں اور تابحال کتنی آسامیاں خالی ہیں۔

رب) اس عرصہ میں کتنے پٹواریوں کو نائب تحصیلدار کے عہدوں پر ترقی دی گئی اور انہیں کن کن اضلاع میں تعینات گیا گیا ہے مکمل تفضیل دی جا ہے۔

وزیر مال

اس سوال کی تفصیل بورڈ آف ریونیو میں موجود نہیں ہے۔ اور ضلعی مکشروں سے طلب کی جا رہی ہے۔ مکمل اطلاعات اور کوائف موصول ہونے پر اس سوال کا جواب پیش کیا جائے گا۔

جناب اسپیکر! دضاحت کیا گئی کرتا ہوں کہ میں نے کمشز صاحب سے پورٹ مانگی ہے اور اس سیشن کے دوران میں تفصیل جواب دوں گا۔ ہمارے ذرائع محدود میں علاقے دور دارز ہیں کمشز صاحب جان سے تفصیل پورٹ مانگی کی گئی ہے تفصیل ملنے پر بتا سکوں گا۔

مسٹر اسپیکر۔ میر خیال میں یہ کوئی قابل قبول غدر نہیں ہے۔ اور اچھی روایت بھی نہیں منشڑ صاحب تیار ہوا یا کھریں۔

وزیر مال۔ جناب! آپکی بات درست ہے ہم نے کمشز کو ٹیکیس کے ذریعے لکھا ہے اگر دوہجواب دینگے تو ہم بتا سکیں گے۔ ہم اسکے سوا اور کیا کر سکتے ہیں؟

مسٹر اسپیکر ۔ کوئی ناکمل جواب اس بدل آئندہ تبوں نہیں کر سکے ۔ وزیر صاحب اپنی پاری آنے پر اسکا جواب دیں آپ کے لیے جو دن مقرر ہو گا اسی دن اسکا جواب دیں ۔

وزیر مال ۔ جناب اسپیکر! ایک گزارش ہے کہ واقعی محکمہ میرے پاس ہے لیکن میں صرف تحصیلہ رہنمک تعینات کر سکتا ہوں ۔

مسٹر اسپیکر ۔ بہر حال جواب آپ کو دینا ہو گا۔ یہ آپ کا کام ہے کہ کمشٹ صاحب سے جواب حاصل کریں لیکن ایوان میں مکمل جواب ہونا چاہیے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا! میں آپ کو ٹیلیکس کی کاپیاں ٹیلیفون سسج فرزا در پیڑ کی تقویں میں دے دوں گا اس سے زیادہ ہم کیا کر سکتے ہیں؟

پرنس میکی چان پلوچ ۔ جناب اسپیکر! مجھے افسوس ہے کہ وزیر صاحب کا بات کمشٹ نہیں ہانتا۔ یہ کیسے چل رہا ہے؟ ہم عوام کے خائدے ہیں مہربانی صاحب نہیں مانیں گے تو کیا ہو گا؟ آخر آپ منظر ہیں کمشٹ کو بر طرف کیا جا سکتا ہے ہم تو عوام کے خائدے ہیں مہربانی فرمائیں ٹائم پر جواب دیا جائے۔ اسکا مطلب ہے کہ کمشٹ کے رحم در کرم پر ہمارا کام چل رہا ہے۔

وزیر مال ۔ جناب اسپیکر! ہم پوری کوشش کرنے کے لیے جواب وقت

پرہ بجا ہے۔

ملک محمد یوسف اچکزائی ۔ جناب اسپیکر صاحب اجازت ہو تو میں وزیر صاحب سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ کمشنروں سے روپرٹ طلب کی جا رہی ہے لیکن انہوں نے یہ دعاحت نہیں کی کہ نائب تھیسیلدر اوں کی پولٹ کمشن صاحب پر کرتے ہیں یا وزیر صاحب۔ ہمارے اکثر دیکھتے ہیں یہ بات آئی ہے کہ کمشن صاحبان یہ کہتے ہیں کہ وزیر اکو اختیار ہے ہمیں کوئی اختیار نہیں ہے۔ اگر ان کی بات درست ہے تو لوٹ سمجھو ہونا چاہئے۔ یہ دعاحت کریں کہ ان خالی آسمانیوں کو کون پر کرتا ہے؟

وزیر مال ۔ جناب والا! اس میں کوڑہ کہا جاتا ہے۔ ان میں منشی کامنٹر اور ڈپٹی کمشن کا اور پر موشن کوڑہ ہوتا ہے۔

میر عزیز الکرم نو شیروالی ۔ جناب والا! ضمن سوا!

مسٹر اسپیکر ۔ آپ کے بہت ضمن سوال ہو گئے ہیں تشریف رکھیں۔
ہم اسوان مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ صاحب کا ہے۔

نلا: ۱۰۵ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
ضلع نصیر آباد میں سال ۸۶-۱۹۰۶ کے دوران قدرتی آفات سے عوام کا کس قدر
جانی و مالی نقصان ہوا اور کتنے متاثرین کو مالی امداد دی گئی۔ متاثرین کے نام و کوائف و امدادی
رقم کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔؟

وزیر مال و۔

سال ۱۹۸۶ء کے دوران قدرتی آفات سے ضلع نصیر آباد میں کوئی جان نقصان بھی ہوا ہے۔
 البتہ کچھ مکانات اور زرعی زمینوں کو نقصان ہوا ہے۔ یہ نقصانات تحصیل اوستہ محمد اور سب تحصیل تیسری میں ہوئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مقامی انتظامیہ نے مبلغ ۲۰،۷۴۳ روپے سے تحصیل اوستہ محمد کے متاثرین میں تقسیم کیے ہیں۔ اور مبلغ ۱۰،۰۴۱ روپے سے سب تحصیل تیسرے متاثرین میں تقسیم کیے ہیں۔ اس قدرتی آفات سے ضلع نصیر آباد میں کل ۵۲۳ افراد متاثر ہوئے ہیں جن کی فہرست درج ذیل ہے۔

تقسیم امدادی رقم سیلا بزدگان ۱۹۸۶ء

نمبر	نام اعلیٰ	نام بنکر	رتبہ	رقم	دستخط صلح کندہ	دستخط تصییغ کندہ
۱	چکیزہ	لامحمد وغیرہ جلال خضور بخش ولد علی بخش ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۲	"	قادر بخش ولد مولا بخش ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۳	"	غلام علی ولد علی بخش ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۴	"	عزیز اللہ ولد عزیز بخش ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۵	"	علی بخش ولد فقیر محمد ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۶	"	عبد الحق ولد شکر ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۷	"	فتح ولد مولا بخش ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۸	"	بختیار ولد شکر ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۹	"	پیغمبر ولد گلے ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۱۰	"	امیر بخش ولد عزیز بخش ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۱۱	"	علی حسن ولد صریح ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۱۲	"	غلام اخان ولد شریت ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		
۱۳	"	رسول بخش ولد شکر ماچھی	۱۶	۶۰۰/-		

۱۲	گو خان دلکار بخت قارن بخش ولد و سارا	۴۰/-	۱۹
۱۵	مولانا بخشش ولد و سارا	۷۰/-	۱۹
۱۶	ایمیشش ولد سکھو بیان ولد بھوت	۴۰/-	۱۶
۱۷	کورٹ ولد برکت	۷۰/-	۱۶
۱۸	عمر ولد خان محمد پیر برد	۷۰/-	۱۷
۱۹	عبدالکریم ولد عطر جو یا	۷۰/-	۱۹
۲۰	محمد علی ولد گل محمد راضی ولد ولی محمد	۷۰/-	۱۹
۲۱	سیر محمد ولد محمد بخش بھو	۷۰/-	۱۷
۲۲	شہزاد ولیل عبد اللہ ولد مولانا بخش بھو	۷۰/-	۱۷
۲۳	برستان ولد سید احمد عبدالخاق ولد عطر جو یا ..	۷۰/-	۱۹
۲۴	محمد خان ولد فتح نور بدلتی الله ولد درست محمد ..	۷۰/-	۱۷
۲۵	محمد خان ولد فتح نور پام حس ولد ایاسی بھو ..	۷۰/-	۱۷
۲۶	شاہزاد ولد اقبال دین محمد ولد فدا بخش ..	۷۰/-	۱۷
۲۷	شہزاد ولد اقبال دین محمد ولد فدا بخش ..	۷۰/-	۱۷
۲۸	بہتر شمارہ پچھہ ۵۹ تا ۱۱۰۱ نام کا شکار رقم	۵۰/-	۱۹
۲۹	آدم خان دلکیریا رسید ولد جلال زند	۵۰/-	۱۹
۳۰	نادر محمد ولد علی فواز زند	۴۰/-	۱۹
۳۱	محمد امین ولد جام قاسم ولد رین محمد زند	۴۰/-	۱۹
۳۲	صیشہ ولد خان محمد	۴۰/-	۱۹
۳۳	غلام حیدر ولد علی محمد برقان خاں ولد درست محمد	۴۰/-	۱۹
۳۴	محب علی ولد درست محمد	۴۰/-	۱۹
۳۵	غلام قارو ولد محمد صدیق میاں خان صحبتہ چو یا	۵۰/-	۱۹
۳۶	صحبت ولد حضر	۴۰/-	۱۹
۳۷	محمد صدیق ولد محمد امام بناء و شمس	۳۰/-	۱۸

۵۰۰/-	۱۹	پیر محمد ولد خیر محمد چوہا	محمد علی قریب ولد احمد دادا	۳۶
۵۰۰/-	۱۷	الدرستہ ولد خیر محمد	غلام رسول ولد محمد باشم	۳۶
۳۰۰/-	۸-	غلام مصطفیٰ ولد حسینی	خورکاشت	۳۸
۶۰۰/-	۱۷	محمد خان ولد فیض محمد	۴	۳۹
۴۰۰/-	۱۶	غلام سرور ولد محمد از تبریز	فیض محمد ولد محمد باشم	۴
۳۰۰/-	۸	عمر ولد پیریہ	۴	۴۰
۳۰۰/-	۱۳۰	ولی محمد ولد شاه علی	پیریہ ولد طاہر	۴
۵۰۰/-	۱۶	میر حسن ولد محمد جمالی	رسنم ولد محمد بخش	۴
۵۰۰/-	۱۶	خان محمد ولد محمد صدیق	سیفیل ولد عالم	۴
۵۰۰/-	۱۴-	محمد بخش ولد خدا بخش	دربیار ولد اہم بخش	۴
۴۰۰/-	۱۶	علی خان ولد پیارہ	خان محمد ولد فیض محمد	۴
۵۰۰/-	۱۶-	عبد الخالق ولد عطر	بہادر ولد جوتا	۴
۵۰۰/-	۱۶-	اعتبار ولد جوتا	۴	۵۱
۵۰۰/-	۱۲	زینت ولد اشکن کیم جمالی	سلیمان محمد ولد شہید	۵۲
۵۰۰/-	۱۲۰	شمسدیں ولد مرا علی	خورکاشت	۵۲
۳۰۰/-	۸	محمد صدیق ولد نکھل آشم	۴	۵۳
۴۰۰/-	۱۶-	محمد بخش ولد طاہر	ولی محمد ولد سلطان خان	۵۴
۶۰۰/-	۱۶-	رئیس عطر ولد مٹھا	۴	۵۵
۵۰۰/-	۱۲	محمد خان ولد بُجھ جمالی	علی مدد ولد سیفیان	۵۶
۵۰۰/-	۱۲	کوڑا ولد صاحب	خورکاشت	۵۷
۳۰۰/-	۸-	خادون ولد عطر	محمد صدیق ولد ماشم	۵۸

۶۱	"	تاتر ولد عطر چوڑا	گل حسن ولد شیر و جوڑا	۹۰۰/ ۱۴
۶۲	"	غلام تاجر ولد محمد صدیق	بھٹان ولد اشہد رضا	۲۰۰/ ۱۷
۶۳	"	صالح ولد احمد رضا	"	۳۰۰/ ۸-
۶۴	"	کورڈا ولد صاحبے	سکیمہ ولد دیدر جوڑا	۳۰۰/ ۸
۶۵	"	لوگنگ ولد گورہر	رسول بخشش ولد گل محمد	۹۰۰/ ۱۹-
۶۶	"	بہرام ولد جام	غلام احسین ولد گل محمد	۴۰۰/ ۶
۶۷	"	عبدالکرم ولد عطر	ستار ولد ہاشم	۹۰۰/ ۱۶
۶۸	"	الثیریار ولد پیر	"	۳۰۰/ ۸
۶۹	"	گھنور ولد لوگنگ	خور کاشت	۹۰۰/ ۱۶
۷۰	"	ندر ولد اللہ یار چوڑا	"	۵۰/- ۱۳۰
۷۱	"	رضامحمد ولد زبچہ	خود کاشت	۶۰۰/ ۱۶
۷۲	"	رضامحمد ولد بیجہ چوڑا	جمعہ ولد میر اعلیٰ چوڑا	۳۰۰/ ۸
۷۳	"	سلطان ولد علی محمد	محمد ولد محمد صدیق چوڑا	۲۰۰/- ۸
۷۴	"	فاسیم ولد محمد صدیق	"	۳۰۰/- ۸
۷۵	"	جنگی ولد علی محنت	علی محمد ولد اشیا۔	۵۰۰/- ۱۵
۷۶	"	بنی بخش ولد امیر بخش	بت علی شیر ولد صالح جوہیہ	۹۰۰/- ۱۶
۷۷	"	محمد اکبر ولد حضور بخش	میر گل ولد بیگ محمد	۵۰۰/- ۱۲
۷۸	"	فیض محمد ولد سہراپ	علی جان ولد بہادر جوہیہ	۵۰۰/- ۱۶
۷۹	"	حاجی محمد صدیق جوہیہ	دسرار ولد صوبیدار	۹۰۰/- ۱۶
۸۰	"	"	جان محمد ولد فرید	۶۰۰/- ۱۶
۸۱	"	اللہ رکھیہ ولد بن جمالی	منظور احمد ولد محمد بخش	۹۰۰/- ۱۶
۸۲	"	میانمار ولد بن جمالی	رسانان ولد تلفر بخش	۹۰۰/- ۱۶-
۸۳	"	عزت ولد کامران	فاضل ولد کرٹا	۹۰۰/- ۱۶

محمد صدیق ولد محمد شام	۱۶	۳۰/	۸۳
اشرکیمودرین جمال فرید ملک محمد شام	۱۴	۴۰/	۸۴
غلام حیدر ولد غلام حسین جنت محمد ولد حسین بخشش	۸	۳۰/	۸۵
پیر بخشش رندر محمد جنت سلطانان ولد یادی محمد	۱۶	۴۰/	۸۶
بوستان ولد سائنا در محمد صالح ولد عثمان	۱۶	۴۰/	۸۷
کوئل آباد رئیس قاره بخش، ائمه شافعی امام بخشش ولد علی محمد			۸۸
رئیس خانہ کتاباز	۱۶	۴۰/	
رسول بخشش ولد قاره بخشش			۸۹
محمد بخشش ولد نور محمد			"
سید بابر کتاباز	۱۶	۴۰/	
حاجی خان وغیرہ عمران محمد صدیق ولد فونگ	۸	۳۰/	۹۰
کتاباز			
پدر ولد در محمد کتاباز	۸	۳۰/	۹۱
جعفر ولد علی محمد			۹۲
کتاباز	۱۶	۴۰/	۹۳
احمد ولد فیض محمد	۱۶	۴۰/	۹۳
کتاباز			
رئیس خانہ وغیرہ محمد پناہ ولد روشنیز			۹۴
کتاباز	۸	۴۰/	.
غلام بنی ولد سائبیخی			۹۵
کتاباز	۱۶	۴۰/	
عالیم خان وغیرہ عمران فیض محمد کتاباز ولد			۹۶
رسول بخشش	۱۶	۴۰/	

۹۶	گھاڑی	غلاممحمد	عظمیم ولد ولیار بخت	۱۴	۱/۹۰۰
۹۷	"	سید ولد کریم بخش		"	۱/۹۰۰
۹۸					
۹۹					
۱۰۰					
۱۰۱					
۱۰۲					
۱۰۳					
۱۰۴					
۱۰۵					
۱۰۶					
۱۰۷					
۱۰۸					
۱۰۹					
۱۱۰					
۱۱۱					

۱۱۲			جانب دل قادر بخش دیدار علی دل شیر علی	۹۰/-	۱۴
۱۱۳		"	حاجی سو مرد دلگامن	۳۰/-	۸
۱۱۴		"	الی بخش ولد ویرام محمد الزور ولد غلام حسین	۳۵/-	۱۲
۱۱۵			بند مندو خاوند بخش خود کاشت	۲۰/-	۸
۱۱۶		"	محمد حیات دل خیر بخش حاجی دل شیر محمد همیں	۶۰/-	۱۴
۱۱۷		"	غلام رسول دل محمد رمضان	۴۰/-	۱۶
۱۱۸		"	جان محمد عمران نمکار دل عزت بخش	۶۰/-	۱۴
۱۱۹		"	پر کت علی ولد حاجی خان	۶۰/-	۱۶
			عمرانی		
۱۲۰		"	بشاں	۶۰/-	۱۶
۱۲۱		"	چھپه ولد لقمان گوپاگ غلام حیدر ولد صالح	۶۰/-	۱۶
۱۲۲		"	میرزاں گوپاگ	۶۰/-	۱۶
۱۲۳			کوئل ایار نسل دل محبت با بہہ خان ولد حاجی ،		
			خان جمال فوت ہو چکا ہے محراب خان زو نگا		
۱۲۴		"	اماں بخش ولد پیر بخش عبد القادر پیروز	۳۰/-	۸
۱۲۵		"	کوئل ایار دیدار علی دل شیر علی سیال پیروز	۶۰/-	۱۶
			زو نگا		
۱۲۶		"	دش و ولد حاجی غلام حسین	۶۰/-	۱۶
			رو نگا		
۱۲۶		"	ہاؤن ولد کرام بخش پیروز محمر ولد حاجی پیروز	۳۰/-	۸
			رو نگا		

رئیس خانان	رئیس خانه وله او نخیر	۸	"	"	۱۳۸
با غاخان وغیره	سراب وله حمیده خان زونگا	۸	"	"	۱۳۹
۳۰۰/-					
۱۵۰/-	۳	"	"	"	۱۴۰
۴۰۰/-	۱۶	اکبر خان رونگا	"	"	۱۴۱
۳۷۵/-	۱۷	غلام حسین رونگا	شکر خان وله سعید خان	"	۱۴۲
		زونگا			
با غاخان وغیره	بختیار وله حمیده زونگا	۱۵-	۵۵۰/-	"	۱۴۳
۱۵۰/-	۳	بیون بیرون سرکار بفریدنید لکش	بدل وله رلار براہموٹی	"	۱۴۴
۳۰۰/-	۸	"	سعدالله وله دلمار	"	۱۴۵
۲۰۰/-	۸	صاحب وله دلمار	"	"	۱۴۶
۵/-	۸	پندو وله عظیم چووانی	"	"	۱۴۷
۶۰/-	۱۶	غلام رسول وله عبدالله	"	"	۱۴۸
۶/-	۶	واحدجیش وله نہال جلنی	"	"	۱۴۹
۴۵/-	۱۰	الدکیس وله بیرام	"	"	۱۵۰
۵۰/-	۲۰	میر محمد وله پریل	"	"	۱۵۱
۵۵/-	۱۳	شیر محمد وله پیلوان	"	"	۱۵۲
۵۵-	۱۳	اقبال وله پیلوان	"	"	۱۵۳
۴۰/-	۱۶	نساں وله پریل	"	"	۱۵۴
۴۰/-	۱۶	محمد پناہ وله سخان پریل	"	"	۱۵۵
/۴۰/-	۱۶	پندو وله عظیم چووانی	"	"	۱۵۶
۴۰/-	۱۶	شیر اوار وله عظیم	"	"	۱۵۷
۴۰/-	۱۶	محمد عالم وله سفر	"	"	۱۵۸

۱۲۹ باطنی هنر سرکار فردیع یزد
پسوان ولد برادر طرگ

ذکور کمیش

۶۰۰/	میرزا نجاش دلد محمد عثمان مگسی	۱۴	"	"	"	۱۰۰
۶۰۰/	سونبا و لعل عطا محمد خان زیری	۱۶	"	"	"	۱۵۱
۳۰۰/	شہزاد ولد المدار حامطیه	۱۰	"	"	"	۱۵۲
۳۰۰/	حفندل اردند خدا نجاش	۱۰۰	"	"	"	۱۵۳
۳۵۰-	خادم نجاش دلد عطا محمد	۱۲	"	"	"	۱۵۴
۳۵۰/	ولی محمد ولد حسینو	۱۲-	"	"	"	۱۰۰
۴۵۰/	حکیب علی ولد سونبا	۱۲-	"	"	"	۱۰۶
۴۰۰/	کرام علی ولد سونبا	۱۰۱	"	"	"	۱۰۴
	فریز ولد محمد عالم قرم		"	"	"	۱۰۸
۶۰۰/	درگ	۱۶				
۶۰۰/	علی پیر اولد پیر	۱۶	"	"	"	۱۰۹
۶۰۰/	شایخی ولد عبدالله عمرانی	۱۶	"	"	"	۱۴۰
۳۰۰-	علی حسن ولد درمیں عمرانی	۱۰	"	"	"	۱۶۱
۴۰۰/	ساتھی ولد ایریاڑگ	۱۶	"	"	"	۱۶۲
۴۰۰/	چاجی ولد محمد بوسڈرگ	۱۶	"	"	"	۱۶۳
۴۰۰/	بیشام ولد رئیس بارل	۱۶	"	"	"	۱۶۴
۴۰۰/	رشید ولد هزار بخش	۱۶-	"	"	"	۱۴۰
۴۰۰/	چاکر ولد علی جان	۱۶-	"	"	"	۱۶۷
۴۰۰/	بلال ولد بارل	۱۶-	"	"	"	۱۶۶
۳۵۰/	محمد بناد ولد سفر جبانی	۱۶-	"	"	"	۱۶۸

۳۵۰/-	۱۲	غوث بخش ولد پناه	"	"	۱۶۹
۵۵/-	۱۳	بصیران ولد سرینها زارگ	"	"	۱۶۰
۵۵/-	۱۳	بیک پیرول ولد بخبر	"	"	۱۶۱
۶۰۰/-	۱۴	بیکار ولد جنگل دست زارگ	"	"	۱۶۲
۶۰۰/-	۱۵	پسلوان ولد پارادیگ	"	"	۱۶۳
۶۰۰/-	۱۶	پیران بخش ولد عثمان ملکی	"	"	۱۶۴
۷۰۰/-	۱۶	سونا ولد عطاء الله چاندی	"	"	۱۶۵
۷۰۰/-	۱۷	شیدار الدار چاندی	"	"	۱۶۶
۳۰۰/-	۱۸	جند اولد خدا بخش	"	"	۱۶۷
۳۵۰/-	۱۹	خاوند بخش ولد عطاء محمد	"	"	۱۶۸
۳۵۰/-	۲۰	ولی محمد ولد رحیم نو	"	"	۱۶۹
۳۵۰/-	۲۱	محب علی ولد سرینها	"	"	۱۷۰
۳۵۰/-	۲۲	کاعلی ولد سرینها	"	"	۱۷۱
۴۰۰/-	۲۳	فوجور ولد محمد عالم قرم زارگ	"	"	۱۷۲
۴۰۰/-	۲۴	علی مراد ولد پیرول	"	"	۱۷۳
۴۰۰/-	۲۵	شاپنی ولد عبد الله عمرانی	"	"	۱۷۴
۴۰۰/-	۲۶	علی حسن ولد احسن عمرانی	"	"	۱۷۵
			"	"	۱۷۶

نام ممتازہ **نمبر شمار** **رقم**

۱	حاجی جیہے خان زوہنگا روشن	۱۵۰/- دو پسے
۲	الور	" ۱۳۰/-
۳	بھانا خان	" ۱۳۰/-
۴	جیہے بنی خشیں	" ۱۲۰/-
۵	جام اپدریسہ محمد خشیں سیدنل	۸۵/-
۶	قائم اپدریسہ غلام اسرار	۸۵/-
۷	حاجی سور	۸۵/-
۸	فیر محمد نذریسہ حاجی سور	۹۰/-
۹	در محمد	۸۵/-
۱۰	عیسیٰ خان	۹/-
۱۱	علی نواز	۱۰/-
۱۲	محمد حسن سندھی	۸۵/-
۱۳	دارڑی سونہا	۱۲۵/-
۱۴	گھنی محمد	۸۵/-
۱۵	وارث	۹۰/-
۱۶	گھنر (متارد لک گھنر)	۱۱۰/-
۱۷	حافظ فتح	۹۰/-
۱۸	جیہے لاہور (نذریسہ حاجی جیہے خان)	۱۲۰/-
۱۹	اللہ گڑھ (نذریسہ حاجی جیہے خان)	۱۳۰/-

۲۲	غلام حسین	۱۱۰/-
۲۳	عفیورا (بزریعہ خان محمد)	۱۱۰/-
۲۴	خان محمد	۱۱۰/-
۲۵	حسن بدست مولہ محمد خان	۸۵/-
۲۶	محمدور (بزریعہ حاجی جمیعہ خان)	۸۵/-
۲۷	علی حسن (بزریعہ محمد یوسف)	۸۵/-
۲۸	اللہ بخش (اللہ بخش)	۸۵/-
۲۹	محمد حسن سندھی	۸۵/-
۳۰	غلام مصطفیٰ	۱۱۰/-
۳۱	خادم حسین	۹۰/-
۳۲	منظور	۸۵/-
۳۳	قربان	۸۵/-
۳۴	بغن	۸۵/-
۳۵	احمد	۸۵/-
۳۶	فیر محمد	۸۵/-
۳۷	در محمد	۸۵/-
۳۸	صفر	۸۵/-
۳۹	علی محمد	۹۰/-
۴۰	داود بزریعہ غلام حیدر	۱۱۰/-
۴۱	صدیق بزریعہ میر حسن	۹۰/-
۴۲	پبل کتبار	۸۵/-
۴۳	قادر بخش	۸۵/-

۳۷ -	رسول بخش	۸۵/-
۳۵ -	فتح خمد	۸۵/-
۳۶ -	محمد تقہ محمد پناہ	۸۵/-
۳۷ -	اول خیر	۱۱۰/-
۳۸ -	بُرھا	۱۱۰/-
۳۹ -	غلام نبی	۹۰/-
۴۰ -	خمیس	۸۵/-
۴۱ -	عبد الوحید	۸۵/-
۴۲ -	سادن	۹۵/-
۴۳ -	مزاری بذریعہ خمیس	۱۱۰/-
۴۴ -	داد محمد	۱۱۰/-
۴۵ -	غلام نبی	۸۵/-
۴۶ -	غلام مصطفیٰ	۸۵/-
۴۷ -	لیاقت بذریعہ الہی بخش	۸۵/-
۴۸ -	الہی بخش	۸۵/-
۴۹ -	وریام بذریعہ محمد	۸۵/-
۵۰ -	گل حسن بذریعہ رئیس حسین	- ۸۵/-
۵۱	محمود	۸۵/-
۵۲	محمد	۸۵/-
۵۳	نازو	۹۰/-
۵۴	عطر	۹۰/-
۵۵	برکت	۱۱۰/-

۱۱۰/-	لیاقت	۶۶
۸۵۰/-	محمد حسن	۶۷
۸۵۰/-	امام بخش	۶۸
۸۵۰/-	سید بزرگ دلخیز	۶۹
۸۵۰/-	عجمان	۷۰
۸۵۰/-	خادم حسین	۷۱
۹۰۰/-	احمد	۷۲
۸۵۰/-	خاند	۷۳
۸۵۰/-	فتح محمد	۷۴
۸۵۰/-	الثغر کھیل	۷۵
۸۵۰/-	قربان	۷۶
۸۵۰/-	رئیس حسین	۷۷
۸۵۰/-	جان محمد	۷۸
۹۰۰/-	رئیس گداش	۷۹
۹۰۰/-	محبوب	۸۰
۸۵۰/-	رسول بخش	۸۱
۸۵۰/-	محمد بخش کٹبار	۸۲
۸۵۰/-	المددۃ بندریہ حاجی جمیع خان	۸۳
۸۵۰/-	حسین	۸۴
۹۰۰/-	محمد نسی	۸۵
۸۵۰/-	محمد پناہ	۸۶
۸۵۰/-	ڈنر تکسی	۸۷

جیدر (میرسن) سر	۸۵۰/-	۸۸
گھرام	۸۵۰/-	۸۹
جیدر	۸۵۰/-	۹۰
صدیق	۹۰۰	۹۱
رضا محمد (عرض محمد ولد رضا محمد)	۸۵۰/-	۹۲
بسام	۸۵۰/-	۹۳
مهراب	۸۵۰/-	۹۴
امیر غش	۸۵۰/-	۹۵
کریم غش (عابد حسین ولد کریم غش)	۸۵۰/-	۹۶
محمد موسی	۸۵۰/-	۹۷
خاوم حسین ولد قادر غش	۵۰۰/-	۹۸
جانب حسین ولد قادر غش	۵۰۰/-	۹۹
گلزار ولد گھرام	۵۰۰/-	۱۰۰
پیرل ولد اللہ عزیز	۵۰۰/-	۱۰۱
یار محمد ولد نور محمد	۵۰۰/-	۱۰۲
غلام مصطفی ولد	۳۵۰/- سر	۱۰۳
معبول خان نجاری		
غلام رسول ولد		-۱۰۴
شیفع محمد	۳۵۰/- سر	
شیر محمد ولد گاهی	۳۵۰/-	۱۰۵
محمد حیم ولد بیگان	۳۵۰/-	۱۰۶
کرم خان ولد دین محمد	۳۵۰/-	۱۰۷

زاب خان ولد بینگان -/- ۳۵۰	ش	ش	۱۰۸
محمد صالح ولد فاضل محمد -/- ۳۵۰	ش	ش	۱۰۹
بیگ محمد ولد شاہی خان -/- ۳۵۰	ش	ش	۱۱۰
محمد غطیم ولد دادخواہ نیچاری -/- ۳۵۰	ش	ش	۱۱۱
خیر محمد ولد میر محمد -/- ۳۵۰	ش	ش	۱۱۲
محمد نور ولد خا محمد -/- ۳۵۰	ش	ش	۱۱۳
مساٹہ عالیشان -/- ۵۰۰	ش	ش	۱۱۴
مساٹہ نازل -/- ۵۰۰	ش	ش	۱۱۵
مساٹہ مول -/- ۳۰۰	ش	ش	۱۱۶
قادر خبش جویا -/- ۱۰۰	ش	ش	۱۱۷
خوب علی -/- ۱۰۰	ش	ش	۱۱۸
رئیس عنایت -/- ۳۵۰	خودس بردن	ش	۱۱۹
رئیس محمد -/- ۳۵۰	"	ش	۱۲۰
غلام غوث -/- ۲۵۰	"	ش	۱۲۱
رئیس جام -/- ۱۳۰	"	ش	۱۲۲
محمد مولی -/- ۱۰۰	"	ش	۱۲۳
پیر محمد -/- ۲۹۰	"	ش	۱۲۴
علی خان اندرون کوچھ فیقر محمد -/- ۳۵۰	سلیمان ولد امام خبش	ش	۱۲۵
نیچاری			
صاحبزاد ولد امام خبش -/- ۳۵۰	"	ش	۱۲۶
محمد صدیقی ولد محمود -/- ۳۵۰	"	ش	۱۲۷
محمد حیات ولد محمد -/- ۳۵۰	"	ش	۱۲۸

دار محمد ولد شیر محمد	۳۵۰/-	"	"	۱۲۹
عبد الرحمن ولد احمد خان	۳۵۰/-	"	"	۱۳۰
شکر خان ولد جمیع خان	۳۵۰/-	"	"	۱۳۱
عبد الرحمن ولد میر زین حاری	۳۵۰/-	"	"	۱۳۲
جمع خان ولد رودین	۳۵۰/-	"	"	۱۳۳
محمد عمر ولد ازاد خان	۳۵۰/-	"	"	۱۳۴
محمد فضل ولد "	۳۵۰/-	"	"	۱۳۵
حاجی محمد کریم "	۳۵۰/-	"	"	۱۳۶
حاجی محمد ولد رودین	۳۵۰/-	"	"	۱۳۷
فیقر محمد ولد شفیع محمد	۳۵۰/-	"	"	۱۳۸
نیماری		"	"	
حاجا خان ولد رودین نیماری	۳۵۰/-	"	"	۱۳۹
حاجی جیل ولد دشتاد	۳۵۰/-	"	"	۱۴۰
حاجی یا محمد ولد محمد	۳۵۰/-	"	"	۱۴۱
رمضان ولد دین محمد	۳۵۰/-	"	"	۱۴۲
فتح محمد ولد تیمور	۳۵۰/-	"	"	۱۴۳
وزیر ولد نوکر	۳۵۰/-	"	"	۱۴۴
جان محمد ولد باڈ خان	۳۵۰/-	"	"	۱۴۵
محمد رمضان ولد دوت خان	۳۵۰/-	"	"	۱۴۶
الدر کھسیہ ہٹھی	۱۳۰/-	جہنہ قبو	"	۱۴۷
تاج محمد ولد حاجی یا محمد	۱۳۰/-	"	"	۱۴۸
ہٹھی				

۱۳۰/-	سماج محمد ولد پار محمد لٹھر
۲۵۰/-	علی خان اندوں گولڈ حاجی پیر محمد ولد سہراں حاجی پیر محمد نیچاری نیپاری
۳۵/-	" " حاجی محمد ایوب ولد عزیز احمد
۲۵/-	" " قائم خان
۲۵/-	" " محمد علی ولد بوببر
۳۵/-	" " عوزت بخش ولد رازک
۳۵/-	" " حاجی شیربل ولد محمد علی
۱۸۰/-	" " کہنہ تجوہ محمد خان ولد شاہرا پندرانی
۱۸۰/-	" " محمد مراد ولد طوطا خان
۱۸۰/-	" " صالح محمد ولد وارث خان پندرانی
۱۸۰/-	" " محمد باشم خان ولد وارث خان
۱۸۰/-	" " سماج جنک
۱۹۰/-	" " محمد علی ولد رانیچاری
۱۹۰/-	" " حاجی رسول بخش ولد نور احمد بڑی
۵۰/-	" " محمد پناہ زند
۹۳۰/-	بیڑڑہ داہ قبول مدبلا خان ولد رسول بخش عمرانی
۹۳۰/-	قبول حاجی احمد ولد عالم خان عمرانی
۲۱۰۰/-	الشدآ بار النساء خان ولد محمد ایوب عمرانی
۲۱۰۰/-	" " قاضی عبد العزیز ولد عبدالرحمن عمرانی
۲۱۰۰/-	" " محمد مراد ولد محمد امین عمرانی "

۲۱۰۰/-	حاجی شیر محمد ولد ملا محمد " "	
۵۰۰/-	رئیس اللہ طائف ولد وہنی بخش " "	
۶۰۰/-	میر ولی محمد ولد محمود خان " "	
۱۵۰۰/-	سارنگ واد ٹانگری ملک محمد کبر نہڑی	
۱۳۱۲/-	محمود ولد قاضی سعد اللہ محمد بن	"
۷۰۰/-	محمد عثمان ولد سعید خان باڑیں	"
۶۵۰/-	حاجی رسول بخش ولد لٹرا حمسد	"
	لہڑی	
۱۱۳۰/-	بدی خان پند رانی	"
۱۸۰/-	علی اکبر ولد جیا درست میتھکل	"
۱۲۰/-	خوشنور میر عبدالحیم ولد پیر بخش	"
۲۵۰/-	ارباب خان زند ولد قادر بخش	
	ڈنگری	
۲۵۰/-	اللہ بخش زند ولد محمد خان	"
۳۵۰/-	غلام قادر زند ولد عبد اللہ	"
۲۵۰/-	پڑھا ولد حاجی گلاب زند	" "
۳۰۰/-	عبد العزیز لاکھی	" "
۱۳۰۰/-	حاجی فیض محمد ولد عبد الکریم	" "
	شاہروانی	
۱۶۰۰/-	حاجی حمید اللہ خواجہ خیل	" "

سازنگ واه بار محمد و طوطا پندرانی
و عکوفی گوچه صالح خور
پندرانی

۳۲۰/-	مراد بخش دله طوطا	"
۳۲۰/-	در محمد ولد طوطا	"
۳۲۰/-	غلام رسول ولد محمد مراد	"
۳۲۰/-	عبدالحقائق ولد محمد مراد	"
۳۲۰/-	عبدالملك محمد ولد مراد	"
۳۵۰/-	محمد پناه ولد گلاب زند	"
۳۲۰/-	محمد مراد ولد طوطا پندرانی	"
۳۲۰/-	ونکرخان ولد محمد مراد	"
۳۲۰/-	شاه محمد ولد محمد مراد	"
۳۲۰/-	خان محمد ولد نونکرخان	"
۳۲۰/-	فخرالله ولد محمد	"
۳۲۰/-	محمد علی ولد محمد	"
۳۲۰/-	رفیق احمد ولد محمد	"
۹۸۰/-	غلام قادر ولد حشمت بخش عمرانی	"
۵۸۰/-	محمد قاسم ولد محمد بخش	"
۵۸۰/-	ربن شاه ڈنہ عمرانی بوٹھان	"
۵۰۰/-	جیان محمد ولد رضا محمد عمرانی	"
۳۰۰/-	مولانا بخش ولد حاجی شاه محمد	"
	عمرانی	"

سازگار وادگری	صالح محمد ولدوارش خان	۳۲۰/-
گوچ صالح چیندانی	پندرانی	
۳۴۰/-	محمد خان شاہزاده	"
۱۱۵۰/-	ربخواز ولد دینی بخش عربانی	مصرانی
۷۵۰/-	ولمداد ولد دینی بخش	"
۶۹۰/-	محمد مرار ولد کرم بخش	"
۴۳۰/-	حضره ولد کرم بخش	"
۶۲۰/-	حسین بخش ولد دینی بخش	"
۹۲۰/-	قادر بخش ولد جباری بخش	"
۹۸۰/-	وسافرا ولد امیر بخش	"
۹۸۰/-	خان محمد ولد امیر بخش	"
۱۸۳۰/-	خیر پر خوگانی پیانا ولد مزاری عربانی جونگانی	مصرانی
۶۰۰/-	قیصر فیضانی ولد پیوان فیقر عربانی	"
۳۸۰/-	شاہزاده	"
۹۰۰/-	خدا بخش ولد حبیم بخش عربانی	"
۹۵۰.	علی شیر ولد محباب خان	"
۸۰۰/-	شاه ولی ولد رسول بخش	"
خودس واد گوچهولوی	میوا خان ولد الہی بخش کھوسر	۳۵ . ۰/-
نمیر احمد	نمیر احمد	صحبت کھوسر
" " "	یار محمد ولد دین محمد	"
نمیر احمد	سولیمان ولد مجتبیت خان	"
نمیر احمد	محمد بچل کھوسر	"

فروس داه گوٹھ	رئیس عنایت ولد رئیس هرگان	۳۵۰ ر.	عنایت ولجه	داجه
" "	محمد داجه	۲۰ ر.	خیر بور جونگان	خرم ولد اللہ داد عمرانی جونگان
" "	امیر جان ولدمزاری "	۱۸۳ ر.	خروس داه گوٹھ	دلراد ولد خیر محمد "
" "	نور احمد	۳۰۰ ر.	مولانا نشان رئیسانی	محمد نصیر ولد خیر محمد "
" "		۳۰۰ ر.	خروس داه گوٹھ	مراد خان ولد اعقم "
" "		۳۰۰ ر.	خروس داه گوٹھ مولوی	نذریہ احمد ولد مولوی صحبت
" "	نذریہ احمد	۳۰۰ ر.	صحبت کھوس	کھوس
" "	بندیحہ نذریہ احمد	۳۰۰ ر.	لعل محمد ولد صحبت خان کھوس	پیرل ولد صحبت خان کھوس
" "		۳۵۰ ر.	خروس داه المددن	احمد طاں ولد پریما کھوس
" "	بندیحہ احمد خان	۳۵۰ ر.	گوٹھ مولانا نشان رئیسانی	فقیر محمد ولد جان کھوس
" "		۳۰۰ ر.		دڑیہ عبدالعزیز ولد فرد و بیلارئیسانی
" "	بندیحہ نور احمد	۳۰۰ ر.		محمد یاہم ولد محمد ابراهیم "
" "		۳۰۰ ر.		علم دین ولد میہانی خان بتکه
" "		۳۰۰ ر.		غلام حسین ولد غلام محمد
" "		۳۰۰ ر.		کریم بخش ولد حاجی خان رئیسانی
" "		۳۰۰ ر.		علی محمد ولد عبد اللطیف "
" "		۳۰۰ ر.		احمد خان ولد محمد خان "

بذریعہ نوراحمد	۳۰۰/-	خروس واه گو کولا جش در شہ ولد مجید الرحمن ریسٹانی ریسٹانی
	۳۰۰/-	رسول بخش ولد میہاں خان ، " "
" "	۳۰۰/-	بنی بخش ولد دین محمد ، " "
بذریعہ رسول بخش	۳۰۰/-	صوفی غلام رسول ولد میہاں خان ، " "
" "	۳۰۰/-	مولانا بخش ولد میہاں خان ، " "
" "	۳۰۰/-	حضور بخش ، " "
بذریعہ نوراحمد	۳۰۰/-	عید محمد ولد محمد رحیم ، " "
" "	۳۰۰/-	نوراحمد ولد مولانا جش ریسٹانی ، " "
" "	۳۰۰/-	گل محمد ، " "
" "	۳۰۰/-	محمد نور ولد محمد نصر ، " "
" "	۳۰۰/-	نور محمد ، " "
" "	۳۰۰/-	لعل بخش ولد سنتی بخش ، " "
" "	۳۰۰/-	شامیر خان ولد دین محمد ، " "
" "	۳۰۰/-	خان محمد ولد داد محمد ، " "
" "	۳۰۰/-	ولی محمد ولد میلما خان ، " "
بذریعہ غلام معین	۳۵۰/-	خروس واه گو لٹھ الی بخش ولد علی مراد کھوس الی بخش کھوس
"	۲۵۰/-	رستم خان ولد دام ، " "
	۲۵۰/-	کرم خان ولد دام کھوس ، " "
	۲۵۰/-	غلام مصطفیٰ ولد دام ، " "
بذریعہ غیر عالم	۲۵۰/-	محرامین ولد دریا خان ، " "

مخد عالم ولد مورخان ۳۵۰. ہوت خان ولد فقیر اللہ یار کھوس ۳۵۰.
بذریعہ محمد عالم

مسٹر اقبال احمد خان کھوسرہ : جناب والا ! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جہاں تک
سب سیدی کا تعلق ہے وہ تو سیداب زدگان کو دی گئی ہے۔ ہمیں تو ابھی تک معلوم
نہیں ہوا کہ یہ رقم کس کس کو دی گئی ہے۔ ہمیں آج تک کسی ایک فرد نے بھی نہیں بتایا
کہ ہمیں کچھ ملا بھی ہے ؟
میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ

وزیر ریونیو و کھیل و ثقافت : جناب اسپیکر ! معزز رکن۔ پہلے اپنے اس
ضمنی سوال کا جواب تو سن لیں۔ ہم جو یہاں سے جو پیسے بھیجتے ہیں ان تقاضائیہ ان کو تقسیم
کرتی ہے اور ان سے دصولی کے دستخط لیتی ہے۔ اگر آپ ان کے دستخط دیکھنا چاہیں
تو ہمارے پاس ان کے دستخط کنندہ کا لمحہ ہوا ہے۔ یہ بکوئی ایسی بات نہیں ہے۔
انہیں رقم ملی ہے اگر آپ کو یہیں نہیں آتا تو دہاں کے ڈپٹی کمشنر سے آپ تصدیق کر سکتے ہیں۔

میر سعی خلی عرانی : (ضمنی سوال) جناب والا ! اس سوال کے جواب صفحہ ۲۵
سے لیکر ۳۱ تک کے نام میرے حلقہ انتخابات میں آتے ہیں۔ جہاں تک بھی
طمہرے دہاں پر ایک روپیہ بھی تقسیم نہیں کیا گیا ہے۔ منشیر صاحب نے جو جواب
دیا ہے اس کے بارے میں یہ ہوں گا کہ انہوں نے غلط جواب دیا ہے۔ کیونکہ نذرِ حمد
جو میرا بزرگ ہے اس کا نام دو مرتبہ لکھا ہوا ہے۔

دزیر مال۔ جناب والا! پر شنگ میں غلطی ہو گئی ہو گی۔ اگر میر صاحب اس کی تصدیق چاہتے ہیں تو ہم ان کو تصدیق کروادیں گے۔ جناب والا! ہمیں اس کی لست وہاں سے ملی ہے۔ ہم پیسے کمشنر اور ڈپٹی کمشنروں کے نام بھیتے ہیں۔ یہ پیسے وہی تقسیم کرتے ہیں۔ یہ ڈبل پر شنگ ہو گئی ہو گی۔ انہیں پیسے لے یا نہیں لے اس کی تصدیق اگر معزز میر چاہتے ہیں تو کروادی جائے گی۔ اگر وہ چاہتے ہیں تو ہم اس پر انخواڑی کرواسکتے ہیں۔ اور بھران کے خلاف کار روانی کریں۔

میر فتح علی عمرانی۔ جناب والا! اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اس میں ایوان سے تین چار میر لئے جائیں۔ ہمیں اس جواب سے تسلی نہیں ہے۔ دنیز صاحب نے غلط جواب دیا ہے۔

دزیر مال۔ جناب والا! اگر آپ چاہیں تو کمیٹی بنائی کروالیں مجھے کوئی اعتراف نہیں ہے۔

دزیر اعلیٰ۔ جناب والا! میں یہ کہوں گا کہ اگر معزز رکن کو یہ یقین ہے کہ جو تفصیل جواب میں دی گئی ہے یا جو رقم تقسیم کی گئی ہے وہ انتظامیہ یعنی کمشنر نے تقسیم نہیں کی ہے تو وہ اس کی تفصیل اور فہرست مجھے دے دی اور بتائیں کہ ان افراد میں رقم تقسیم نہیں کی گئی ہے۔ فوری طور پر اس معاملے میں انتظامیہ سے تحقیقات شروع کی جائے گی۔

مسٹر اقبال احمد خان کھو سہ : جناب والا! یہ تو سیداب نرگان کی بات تھی۔
نصیر آباد میں دو گاؤں جل سکتے تھے۔ ان کو امدادی رقم امیں سے ایک روپیہ بھی نہیں دیا گیا
جہاں تک درخواستوں کا تعلق ہے تو وہ بھی دی گئی تھیں۔

وزیر ممال : جناب والا! درخواستیں ہمارے پاس نہیں آئیں۔ اگر آئیں ہوں گی
تو انتظامیہ کے پاس آئیں ہوں گی۔ ہمارے پاس اس قسم کی کوئی درخواست ڈریہ چلنے کی نہیں
آئی۔ اگر ہمارے پاس اس نوعیت کی کوئی درخواست آئے گی تو ہم ضرور امداد کریں گے۔

مسٹر اسپیکر : قائد الیوان کی یقین دہانی کے بعد کہ ان لوگوں کے نام دے دیں۔
جنہیں امدادی رقم نہیں دی گئی ہے۔ تاکہ وہ اس پر تحقیقات کرائیں۔۔۔۔۔

میر فتح علی عمرانی : جناب اسپیکر! مسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے۔
ہمیں دوبارہ بھی یہی جواب ملے گا۔ جناب والا! یہاں پر ایک محضی بنا جائے ان کے
نام تجویز کئے جائیں جو اس معاملے کی انحرافی کرے۔

وزیر اعلیٰ : جناب والا! آپ اس کے متعلق تحریری طور پر لکھ کر دیں۔ میں رکن
اسٹبلی کو مخزنس سمجھتا ہوں اور ان کے بیان کی تقدیریں کرتا ہوں کہ واقعی ایسا ہوا ہو گا۔
کیونکہ یہ جمہوری حکومت ہے اور جمہوری دودھ ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم قانون
کی بالا دستی کو قائم رکھیں۔ آپ تحریری طور پر لکھ کر دیں۔ میں فوری طور پر اس کی

تحقیقات کراؤں گا۔ ان سے پوچھا جائے گا۔ اگر آپ چاہیں کئے تو ان کی انسٹریکشن کے ذریعہ تحقیقات کروائی جائے گی۔

میر فتح علی عمرانی۔ جناب والا! تحریری طور پر میں درخواست دوں تو اس پر کیا ہوگا۔ انکو اُمری ہوگی کیسی بچے گا۔ اگر ہمیں سوال کا جواب غلط ملے تو پھر آئندہ ہم سوال نہیں کریں گے۔

مسٹر اسپیکر۔ یہ لمبی چوڑی لست ہے آپ کو ساری لست پر اعتراض ہے۔ یا کسی ایک نام پر تاکہ اس کے متعلق تحقیقات کروائی جائے۔

میر فتح علی عمرانی۔ جناب والا! اس سوال کا جواب سراہم غلط ہے۔ لہذا اس کے لئے کہیٹی مقرکی جائے۔

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! مخزذ رکن کو اس بات کا علم ہونا چاہئے۔ جب کوئی چیز ایوان کے سامنے پیش ہوتی ہے۔ تو وہ اس ایوان کا استھاق بن جاتا ہے۔ اگر تحقیقات میں خدا شرعاً ستہ یہ بات صحیح ثابت نہیں ہوتی تو پھر اس آدمی کا بھی استھاق بن جاتا ہے۔ کہ وہ اپنا استھاق پیش کرے لیکن چونکہ اس آدمی کو یہ اختیار نہیں ہو گا کہ وہ اسمبلی میں اپنا استھاق پیش کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہتر طریقہ کار ہے اگر مخزذ رکن یہ سمجھتے ہیں کہ پوری لست کے ناموں کا امداد نہیں ملی۔ تو انشاء اللہ اس پر پوری تحقیقات کراؤں گا۔ اسے ہمیں کہیں یہ معلوم ہو گیا کہ مستحقین افراد کو امدادی

رقم نہیں ملی ہے۔ تو انشاء اللہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اور ہم معزز ممبر صاحب سے یہ تو فتح رکھتے ہیں کہ وہ انکو اُمری میں ہمارا ساتھ دیں گے۔ اور جن افراد کو پسیے نہیں ملے۔ ان کو بطور شہادت یہاں پیش کیں گے۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ: (ضمی سوال) جناب والا! یہ اتنی بڑی رقم ہے۔ جو زکوٰۃ میں تقسیم ہو رہی ہے۔ اگر اس سے فلاحی ادارے بنائے جائیں تو یہاں چھا اقدام ہو گا۔ میری یہ تجویز ہے اس زکوٰۃ کی رقم سے فلاحی ادارے بنائے جائیں۔

وزیرِ مال۔ جونکو زکوٰۃ عشر میرا مسئلہ نہیں ہے اس کے متعلق وزیر اعلیٰ ہی مقرر جواب دے سکتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ۔ یہ سوال جو عشر اور زکوٰۃ کے متعلق پوچھا گیا ہے۔ لیکن میرے معزز ممبر خوب جانتے ہیں کہ زکوٰۃ کیا ہوتی ہے اور اسلام کے مطابق اس کا معرف کیا ہے اور زکوٰۃ دعشر کے تقسیم کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ فلاحی ادارے زکوٰۃ کے نزدے میں نہیں آتے۔ میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ زکوٰۃ اور عشر کی رقم صحیح اسلامی طریقہ سے اور اصولوں کے مطابق خرچ کی جائے گی۔

بلا۔ ۵۰۳۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

کیا وزیرِ مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

صال ۸۶ - ۱۹۸۵ء اور ۸۷ - ۱۹۸۶ء کے دوران مطلع تصریح آباد کے زمینداروں سے

کس قدر مالیہ رہنمائی نے اور عشر وصول کیا گیا۔ اور اس رقم سے ضلع میں کہاں کہاں اور کون کون سے فلاجی ادارے قائم کئے گئے۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔؟

دنسیٹری مال۔

سال ۱۹۸۵ء ۱۹۸۶ء کے دوران فلم نصیر آباد میں زمینداروں سے
درج ذیل رقائق و مسویں کرے گئے ہیں۔

سال	آبیانہ	عشر	مالیہ
۱۹۸۴ء	۲۷۶۰۱۳	۳۶/۱۳	-
۱۹۸۵ء	۱۹/۳۶	۱۳/۱۳	۱۳۰۰۱۰ اور ۱۹
۱۹۸۶ء	۳۲۸۰	۱۹/۲۸	۳۲۸۰ دوستہ (سابقہ سال)
۱۹۸۷ء	۱۱/۲۵	۵۹/۱۳	۱۳/۵۹ دوستہ (سابقہ سال)
کل رقم			۸۰/۸۰ میں ۳۸۹/۸۰۶۹ دوستہ ۳۵۲/۰ میں ۳۸۹/۸۰

چونکہ ضلع نیپر آباد میں عشر کے مرے سے فلاحتی اور سے کا قیام اب تک مل میں نہیں آیا ہے۔ اور عشر کے رقومات مقامی زکوٰۃ کمیٹی مسحیین کے امداد کے طور پر حسب برایات زیر استعمال ہے۔ جو کہ کل رقم مبلغ ۳۸۹/۸۰ و ۵۵ و ۷۸ روپے ہیں۔

نذر ۵۰۳۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

کیا دنسرہ مال از راہ کہم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ سال چاول کی فصلات کو کیرپے لگنے سے کافی نقصان پہنچاتھا۔ جس سے زمینداروں کا کافی مالی نقصان ہوا ہے۔

(ب) اگر جزء (الف) کا بواب اثبات میں ہے تو اس سلسلہ میں حکومت کی جانب سے زمینداروں کو مالیہ رأی بیانے میں کوئی رعایت دی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہات ہیں؟

وزیر مال۔

(الف) اس سلسلہ میں یہ ذکر کرنا بے جاہ نہ ہو گا کگز شستہ سال چادل کے فصلات کو کیڑے لگنے کے باعث میں چند شکایات موصول ہوئے۔ جس پر کے بارے میں فوری طور پر کارروائی عمل میں لائی گئی۔ اور محکمہ زراعت کو ہدائی اسپرے کرنے کی تائید کی گئی۔ آن کے بعد کسی زمیندار سے آبیانہ / مالیہ کی معافی / کمی کے بارے میں کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ اوس تہ محمد سب ڈویژن میں صرف ایک زمیندار نے تھوڑی رقم (یعنی مبلغ ۵۷/۲۳۱۸) کی معافی کے سے درخواست دی ہے جو کہ زیر کارروائی ہے۔ اس سے عیاں ہے کہ شالی کے فصل کیڑوں سے خام نقصان نہیں ہو لبے۔ اس لئے متعلقہ سوال کے باعث میں کسی رعایت یا معافی کا جواز باقی نہیں رہتا۔

(ب) جیسا کہ جزء (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

وزیر زراعت۔ جناب والا! اس سوال کے جواب سے میں خود بھی ذاتی طور پر مطمئن نہیں ہوں۔ واقعی وہاں فصل کو کیڑا لکھا تھا۔ اور نقصان بھی زیادہ ہوا تھا۔ اس کے بارے میں میری یہ وفاقت ہے۔ اور یہ میرا فرض بھی ہے کہ میں سوال کے متعلق صحیح تباوں۔ تاہم نقصان ہوا ہے۔ اس کے لئے صحیح طریقہ کار جو ہوتا ہے وہ نہیں اپنایا گیا۔ میں وزیر اعلیٰ سے گزارش کر دیں گا۔ کیونکہ نقصان ہوا ہے۔ میرے خیال میں تیس فی صد نقصان ہوا ہے۔ وہ اس کے ازالہ کریں۔

نام ۱۵۔ سردار چاکر خان ڈوکمی

کی وزیر مال از رہ کرم مطلع فرمائیں گے۔ کہ صوبے میں دونئے ڈویژن اور چند اضلاع کے قیام سے بس تدریجیاً ذیل آسامیاں پیدا کی گئی ہیں۔ اور ان پر کس قدر بیرونی افراد کی تقریب ہو چکی ہے۔ ان کے نام سخونت، تقاضی/ڈومی سائل وغیرہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

۱۔ تحسیندار ۲۔ نائب تحسیندار

۳۔ شعبہ مال کے لئے پوٹھیں

۴۔ مسٹریں اٹاف (رازگریہ اتنا ۱۶)

۵۔ یوزیر عدل کے لئے پوٹھیں۔

وزیر مال

سال روایان یعنی ۱۹۸۶ء میں دونئے ڈویژن نیپر آباد و ڈوب اور ایک مطلع نیابت محل میں آئے۔ جن کے لئے مندرجہ ذیل آسامیاں پیدا کی گئیں۔

۱۔ تحسیندار

۲۔ نائب تحسیندار

۳۔ شعبہ مال

(محاسب و صدر قانونگو)

۴۔ مسٹریں اٹاف

رازگریہ اتنا ۱۶

کل آسامیاں

۹۵

مندرجہ بالا آسامیوں میں سے ۱۵ آسامیاں جو برآہ راست بھرتی کے زمرے میں آتی تھیں پُرکی گئیں ہیں۔ جنکی تفصیل ذیل ہے۔ باقیمانہ آسامیاں نذریعہ ترقی و تبادلہ پُرکی گئیں ہیں۔

تفصیلات آسامی جو برآہ راست بھرتی کے زمرے میں آتی ہیں اور پُرکی گئیں۔

نمبر شمار	نام اہلکار	عبدہ	ضلع / سکونت
I نصیر آباد ڈولین			
۱	مسٹر عزیز الدلہ	جوہر کمک	ضلع کچھی
۲	مسٹر حفیظ الدلہ	"	، نصیر آباد
۳	مسٹر حبیر خان	"	، کچھی
۴	مسٹر افتخار احمد	"	ڈولین میان ضلع نصیر آباد
۵	مسٹر دلی محمد	"	ضلع کچھی
۶	مسٹر عبد الجمید	"	ضلع نصیر آباد
۷	مسٹر غلام سرور	ڈرائیور	"
۸	مسٹر عبدالجبار	"	"
۹	مسٹر محمد اکبر	دفتری	"
۱۰	مسٹر محمد اکلم	ریکارڈ کیپر	"
۱۱	مسٹر نذیر جیسی	نائب قاصد	"
۱۲	مسٹر گدا میں	"	ضلع کچھی
۱۳	مسٹر محمد عیسیٰ	"	ضلع نصیر آباد
۱۴	مسٹر مسٹرو	"	ضلع کچھی
۱۵	مسٹر خادم علی	خلاصی	"

صلح نصر آباد	چوکیدار	مسٹر ہزار خان	۱۶
صلح کجھی	"	مسٹر محمد بخش	۱۷
" نصیر آباد	خاک روپ	مسٹر بلوک	۱۸

II ڈوبے ڈویٹ

صلح لورالائی	جوں سیر کلرک	مسٹر داد محمد	۱
"	"	مسٹر عبد النظام	۲
"	"	مسٹر جمال خان	۳
ڈوبے اسال چلح کوئٹہ	سینیٹر ٹاپست	مسٹر رشید احمد	۴
صلح ثوب	کیسر ٹیکر	مسٹر غازی اللہ	۵
صلح لورالائی	دفتری	مسٹر امام بخش	۶
"	نائب قاہد	مسٹر عبد الرزاق	۷
"	"	مسٹر محمد صدیق	۸
"	"	مسٹر ذیکر محمد	۹
"	"	مسٹر خادم گل	۱۰
"	چوکیدار	مسٹر سلطان	۱۱
"	"	مسٹر پائند خان	۱۲
"	ڈائیور	مسٹر وزیر محمد	۱۳
"	"	مسٹر محمد صدیق	۱۴
ڈوبے اسال چلح لورالائی	خلاصی	مسٹر انگوخت خان	۱۵
"	خاک روپ	مسٹر مشکورا نوریت عیین	۱۶
صلح لورالائی	گک	مسٹر غلام	۱۷
"	مالی	مسٹر کالوفان	۱۸

III ضلع زیارتے

ضلع زیارت	جونیئر کلرک	مسٹر علی خان	۱
" سبی	"	مسٹر محمد مختار	۲
" زیارت	دفتری	مسٹر محمد اسماعیل	۳
"	ریکارڈ لینینٹنٹ	مسٹر عبدالرحمن	۴
"	چوکیدار	مسٹر محمد امین	۵
"	نائب قاصد	مسٹر میر عالم	۶
"	"	مسٹر کنادخان	۷
"	"	مسٹر عبید الدین	۸
"	خاک روپ	مسٹر ارشد مسحی	۹
ضلع سبی	چوکیدار	مسٹر عبید الغنی	۱۰
" زیارت	نائب قاصد	مسٹر عبد الباقی	۱۱
"	"	مسٹر محمد نذار	۱۲
ڈویسائیں ضلع سبی	خاک روپ	مسٹر مودہ بن مسحی	۱۳
ڈویسائیں ضلع سبی	جونیئر کلرک	مسٹر عبداللہ جان	۱۴
ضلع زیارت	"	مسٹر محمد جہانگیر	۱۵
"	"		

• میر حاکر خان ڈومکی - جناب اسپیکر اسی مرل نمبر ۴ میں بتایا گیا ہے۔ کہ
ضلع پھی میں بیویز کی آسامیاں نہیں رکھی گئی ہیں یہ کیوں ہے کیا یہ ضلع تسلیم شدہ نہیں ہے ہے۔

وزیر مہال۔ یہ اصلاح اور نئے ڈویژن توبن چکے ہیں۔ لیکن ان کا عملی طور پر اطلاق اس سال جولائی سے ہو گا۔ بھرا گئے مالی سال میں آسامیاں دیگر رکھی جائیں گی۔ دیگر کام کا عملہ تعینات کرنا وہاں کے کمشٹ اور ڈپی کمشٹ کا کام ہوتا ہے۔ وہی مقرر کرتا ہے۔ اس ضمنی سوال کے متعلق جواب میں بھی پوری تفصیل ہو برداشت ہے۔

مسٹر اسٹیکر پریمیر ہے۔

الگاسوال نمبر ۲۰۰۳ء ہے۔

بلا ۲۰۰۳ء۔ میر عبدالکریم نوشیدانی۔

کیا وزیر کھیل و ثقافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔
(الف) ایوب اسٹیڈیم میں زیر تعمیر پورٹس ہاؤسٹل کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے۔ اور اب تک اس ہاؤسٹل کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ کی جا چکی ہے۔ نیز یہ ہاؤسٹل کتنے عرصے میں مکمل ہو گا۔ تفصیل دی جائے۔

وزیر کھیل و ثقافت

ایوب اسٹیڈیم کے نزدیک وفاقی حکومت کے خرچ پر پاکستان پورٹس بورڈ کی طرف سے دو منصوبہ زیر تعمیر ہیں۔

۱۔ نیشنل پورٹس ٹریننگ دکو چنگ سنسٹر

۲۔ پورٹسین ہوسٹل۔

کو چنگ سنسٹر کی تعمیر کا تخمینہ ۹۔ لاکھ روپے کا ہے۔ اب تک اس منصوبہ پر ۵۶ لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ اور تو قعہ ہے کہ اگلے سال تک یہ منصوبہ مکمل ہو جائے گا۔

پورٹسین ہوسٹل کی تعمیر کا تخمینہ ۶۔ لاکھ روپے کا ہے۔ اب تک اس منصوبہ پر تیس

لائکو روپ خرچ ہو چکے ہیں۔ تو قعہ ہے کہ اس سال کے آخر تک کام مکمل ہو جائے گا۔

میر عبدالکریم نوٹسیر دانیز (ضمی سوال) میں وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ اس تعمیر کا ٹھیک کن ٹھیکیاروں کو دیا گیا ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت. جناب والابا یہ کام فیڈرل پورٹس بورڈ کرتا ہے۔ ہم نہیں کرتے ہیں۔ یہ ان کے اختیار میں ہے۔

مسٹر اسپیکر: اگلے سوال بھی میر عبدالکریم نوٹسیر دانی مطابق کا ہے۔

نلا۔ ۳۲۸۔ میر عبدالکریم نوٹسیر دانی۔

کیا وزیر کھیل و ثقافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ -
(الف) صوبہ بلوچستان میں مختلف کھیلوں کے لئے سالانہ کل کتنی رقم مخصوص کی جاتی ہے۔
رمیں) سال ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۶ء تک کین کھیلوں کے فروغ کے لئے کیس قدر رقم خرچ کی جا چکی ہے؟ ضلع دار تفصیل دی جائے۔

وزیر کھیل و ثقافت۔

(الف) حکومت بلوچستان کی طرف سے کھیلوں کی ترقی و ترویج کے لئے سالانہ اٹھارہ لاکھ روپیے کی گرانٹ ان ایڈ منظور کی جاتی ہے۔ مالی سال ۸۵-۸۶ء کے دوران مختلف کھیلوں پر پندرہ لاکھ دس بزار نو سو سنتر روپے (۱۵،۰۹،۰۰) خرچ کئے گئے جس کی تفصیل درج ذیل گوشوارہ ۸۶-۸۵ میں ملاحظہ ہو۔

مالی سال ۱۹۸۶ء کے دوران ابتدک مختلف کھیلوں پر تیرہ لاکھ اٹھادن ہے اتنے سو
تاسی روپے تیس پیسے (۳۰۔ ۱۳۵۸۳۸۸) خرچ کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج
ذیل گوشوارہ ۱۹۸۶-۸۷ میں ہے۔

(ب) ۱۹۸۵ء کے مالی سال کے دوران حکومت بلوچستان کے اضلاع میں کھیلوں کی ترقی
و ترویج کے لئے سالانہ ترقیات پروگرام کے تحت ۲۵ لاکھ روپے کی گرانٹ منظور کی تھی جس کی
ضلع دار تقسیم ذیل ضلع دار فہرست برائے ۱۹۵۸-۸۶ میں ملاحظہ ہو۔

گوشوارہ رقم خرچ برائے مختلف کھیلوں مالی سال ۱۹۸۵-۸۶ء جو کہ بلوچستان میں مختلف کھیلوں پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل

نمبر شمارہ	نام کھیل	رقم	رد پے
۱	باقی -	۱۰۵.../-	رد پے
۲	فٹ بال -	۱۸۳.../-	رد پے
۳	کرکٹ -	۱۲۸۳۰۰/-	رد پے
۴	وین پورٹس -	۳۶۵..../-	رد پے
۵	اچیکس -	۳۱۰۰..../-	رد پے
۶	ویٹ لفٹنگ -	۵۰۰..../-	رد پے
۷	باؤ بلڈنگ -	۱۳۰۰..../-	رد پے
۸	شیبل ٹینس -	۳۵۰۰../-	رد پے
۹	بیٹ ٹینس -	۳۵.../-	رد پے
۱۰	لائ ٹیس -	۸۳۰۰../-	رد پے

روپے	۵۰۰۰/-	باکسٹنگ -	- ۱۱
روپے	۳۵۰۰/-	سکھار رکٹ -	- ۱۲
روپے	۳۵۰۰/-	ویمن ہائی -	- ۱۳
روپے	۳۶۴۰۰/-	باکسٹ بال -	- ۱۴
روپے	۸۰۰/-	پولو کلب -	- ۱۵
روپے	۱۳۰۰/-	جوڈو کرائٹ -	- ۱۶
روپے	۱۳۰۰/-	والی بال -	- ۱۷
روپے	۱۱۲۰۰/-	او لیک لیموی اشین	- ۱۸
روپے	۱۱۲۰۰/-	کرکٹ کوچنگ سکول	- ۱۹
روپے	۱۹۰۰/-	سائیکلنگ	- ۲۰
روپے	۳۵۰۰/-	شترنچ	- ۲۱
روپے	۱۳۰۰/-	ریلینگ	- ۲۲
روپے	۸۰۰/-	سوینٹنگ	- ۲۳
روپے	۳۵۰۰/-	شومنگ بال	- ۲۴
روپے	۸۰۰/-	کبڈی	- ۲۵
روپے	۸۰۰/-	ٹیک دنڈو	- ۲۶
روپے	۵۰۰/-	گاف کلب	- ۲۷
روپے	۸۰۰/-	بایکرڈ انڈسٹریز	- ۲۸
روپے	۸۰۰/-	بیس بال	- ۲۹
روپے	۳۶۲۲۰۰/-	اکیسوں نیشنل گیمز	- ۳۰
روپے	۱۰۰۰/-	کوہ پنجابی	- ۳۱

کل رقم - ۱۵ روز ۱۰,۰۰۰ روپے

۸۷۔ ۱۹۸۶ء کے مالی سال کے دوران صوبہ بلوچستان میں مختلف کھیلوں پر خرچ کی گئی رقوم کی تفصیل۔

نمبر شمار	کھیل	رقم
- ۱	باقی	۱۳۵,۰۰۰/-
- ۲	فٹ بال	۳,۱۱۵۲/-
- ۳	کرکٹ	۲۳۳۲۸۵/-
- ۴	ولین پورٹس	۳۲,۵۰۰/-
- ۵	اچیلٹکس	۵۶,۵۵۳,۴۶/-
- ۶	ویٹ لفتگ	۵۰,۰۰۰/-
- ۷	باؤ دی بلڈنگ	۳۰,۰۰۰/-
- ۸	شیل نیشن	۱,۰۰۰/-
- ۹	بیڈ منڈن	۳۵,۰۰۰/-
- ۱۰	لان ٹیکس	۵,۰۰۰/-
- ۱۱	باکسٹک	۱,۰۰۰/- راہ
- ۱۲	سکواش پرکٹیس	۳,۰۰۰/-
- ۱۳	باکھٹ بال	۳۶,۲۵۰/-
- ۱۴	پولو کلب	۱,۰۰۰/-
- ۱۵	جوڑو کرائٹے	۱۳,۰۰۰/-
- ۱۶	والی بال	۱۸۸۵۶/-

اویلپک اسکون	۲۸،۲۰۰/-	-۱۸
کرکٹ کوچنگ سکول	۱۱،۲۰۰/-	-۱۹
سائیکلنگ	۱۳،۰۰۰/-	-۲۰
چین (شترنج)	۱،۰۰۰/-	-۲۱
ریسلنگ	۱۵،۰۰۰/-	-۲۲
شوٹنگ بال	۳۰،۰۰۰/-	-۲۳
کبڈی	۱،۰۰۰/-	-۲۴
ٹیک ونڈو	۱،۰۰۰/-	-۲۵
کلف کلب	۳۰،۰۰۰/-	-۲۶
بلید اور سفر کر	۱،۰۰۰/-	-۲۷
کوہ پیچائی اماؤنٹنگ	۱،۰۰۰/-	-۲۸
ٹوٹل :- سر ۲۳،۰۰۰/-	۱۳۵،۸۳۸،۰۰۰/-	

بلوچستان کے اضلاع میں کھیلوں کی ترقی و ترویج کے لئے
خصوصی گرانٹ برائے سال ۱۹۸۵-۸۶

کوئٹہ	۱
پشاور	۲
بوراںی	۳
ژوب	۴
چاغی	۵

۹۱۳۳۳۶۱۲	سبی	-۴
۲۰۲۰۲۶۶۲	نصیر آباد	-۵
۳۸۸۳۸۶۹۹	کوہلو	-۶
۲۸۵۹۱۶۳۸	ڈیرہ بجھی	-۷
۱۵۰۳۸۹۵۵۰	چھپی	-۸
۱۳۶۳۶۸۸	قلات	-۹
۱۶۳۶۱۶۳۶۱۲	خضدار	-۱۰
۵۲۹۲۳۶۲۵	خاران	-۱۱
۹۹۵۲۶۵۰	سبیدہ	-۱۲
۱۶۲۸۱۶۱۲	تربت	-۱۳
۹۰۱۳۰۰۰	چنگوکر	-۱۴
۸۶۰۲۳۵۴۵	گوادر	-۱۵
۲۵۹۹۹۹۸۱	ٹولی۔	

میر عبدالکریم نو شیروالی :- رضنی سوال (جانب اپیکر) میں

وزیر موصوف سے پوچھتا ہوں کہ ۱۹۸۵ اور ۱۹۸۶ میں یہ رقم کتن کتن اصلاح پر خرچ کی گئی تھی

وزیر برلن کھیل و معافت :- جانب والا ابتو سال ۱۹۸۸-۸۹ میں ہے پسروں

کی مدد میں جتنی بھی رقم ہوتی ہے وہ ہم ڈپٹی کمشنر کو بھیتے ہیں اور یہی کہتے ہیں کہ آپ اپنے اصلاح میں اپنے حلقے کے مشورے سے کھیل کر ائمیں اور یہ رقم خرچ کریں۔ یہ رقم ہم آبادی کی بنیاد پر تقسیم کرتے ہیں۔ اگر بمر صاحب کھیل کر ائنے کا بندوبست کریں گے تو ہم رقم میکھ دیں گے۔

میر عبد اللہ کریم (وشیر وانی) :- جناب والاہ ۱۹۸۸ء سے پیکر بجک ۱۹۸۸ء تک ہمیں اس رقم سے کچھ نہیں دلہے۔

وزیر مراد کھیل و ثقافت میں جناب اپنے اپ سنت ہیں۔ آپ اپنے پیشہ کمشن سے پوچھیں ضرور رقم میں ہو گئی یہ اس کے پاس ہو گئی۔ آپ سپورٹس کریئس۔

آفیا عبد الطاہر (رمذنی مول) کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ یہاں تو کوئی کرکٹ کھیلتا نہیں ہے پھر یہ لاکھوں روپے کرکٹ کی مدینیت کیوں رکھ دیتے ہیں۔؟

وزیر کھیل و ثقافت میں یہ سب کو معلوم ہے کہ ہم نے پچھلے سال نیشنل گیمز کے لئے سچے۔ دیسٹ انڈیز کی نیم بھی آئی تھی۔ جس سے ساتھ کرکٹ کامیاب ہوا تھا۔ اور بھی کرکٹ میچ تھے ہماری بلوچستان کی کرکٹ نیم تھی جس سے دیسٹ انڈیز کی نیم یہت کم رن سے یعنی صرف تیرہ رن سے جیتھر بھی گویا کرکٹ بھی یہاں ہوتا ہے۔ یہ گیم ہوتا ہے اسکا ایک ایک بیٹ بہت ہنگا ہوتا ہے اسپر زیادہ پیسہ خرچ ہوتا ہے اور اسکے ساتھ فٹبال بھی تو ہماری قوی گیم ہے۔ اسکو بھی فروغ دیا جاتا ہے فٹبال کے پیچ رکھے جاتے ہیں تو کلکٹ رکھا جاتا ہے کرکٹ میں ملکت تو نہیں ہوتا ہے۔ اس کو کوئی اہتمام ہوتی نہیں ہے بلکہ اس پر تو زیادہ خرچ ہوتا ہے۔

آفیا عبد الطاہر جناب اپنے ۱۹۸۴-۸۵ء میں نیشنل گیمز ہوتے تھے اور دیسٹ انڈیز کی کرکٹ نیم آئی تھی۔ لیکن اسکا خرچ تواب دکھایا جا رہا ہے جو کہ میں اللہ روپے کے قریب ہے۔

وزیر برائے کھیل و ثقافت ۱۔

جناب والا یہ خرچ تو پھر سال ہی ہوا تھا پھر سال

بجٹ میں ہمارے پاس پیسے نہیں تھے اسیلے اب رکھے گئے ہیں درحقیقت یہ پیسے پھر سال کے ہی ہیں۔

آفیڈ الظاہر۔ رضمنی سوال، مٹرا سپکر اکیا وزیر موصوف بتائیں کہ اس صوبے میں

کوئی گرفت نہیں کھیلا زیادہ تر فٹ بال کھیلا جاتا ہے لیکن گرفت پر کس حساب سے قسم خرچ ہوئے۔

وزیر کھیل و ثقافت ۲۔

جناب والا پھر سال ہم نے نیشنل گینز کرو دئے تھے دیسٹ انڈیز کی ٹیم بھی آئی تھی انہوں نے پاکستان ایون کو آسانی سے جیتا تھا جبکہ بلوچستان ایون سے وہ بہت ہی کم نزد سے جیتے تھے۔ جناب والا گرفت بھی بھاہ ہوتی ہے چونکہ یہ مہنگی گیم ہے ایک ایک بیٹ پر تاروں روپے خرچ ہوتے ہیں لیکن ساقتمانی یہ بھی عرض کرتا ہوا کہیاں فٹ بال نیشنل گیم ہے بھی کھیلا جاتا ہے۔ مالی بارغ میں ٹورنمنٹ ہوتا ہے اسکے ملک سے جو پیسے بچ جاتے ہیں اس کے ذریعے سپر ٹریڈ ہورڈلے ریپریور وغیرہ کردا تھے ہیں۔ واضح رہے کہ فٹبال ایشن سپر ٹریڈ بورڈ کے تحت ہے

آفیڈ الظاہر۔

جناب اسپکر اسال انیس سو چھا سی چھیا سی میں تو نیشنل گینز ہوئے تھے۔ اپر ایک لاکھ ستائیں ہزار میں گرد پے خرچ ہوئے۔ لیکن سال انیس سو چھا سی چھیا سی میں بھی گرفت پر دو لاکھ چڑھا ایسیں تقریباً سات سو پچھتر روپے خرچ کیئے گئے۔ جناب والا یہ کوئی فیلم اٹی تھی یہ

وزیر کھیل و ثقافت۔ پچھے سال جنپت میں ہمارے پاس پیش نہیں تھا اسکو پورا کرنے کے لیے دیسٹریکٹ پر خرچ کئے گئے تھے۔ جناب والا! یہ پسے اگلے ماہی سال میں چلے جاتے ہیں۔

مسٹر اسپیکر۔ اگلا سوال منظہ اقبال احمد خان کھوسہ صاحب کا ہے۔

ناظم۔ ۳۰۵۔ مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ۔

کیا وزیر کھیل و ثقافت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے۔ کہ

(الف) صوبہ بلوچستان میں کھیلوں کے فروع کیلئے کہاں کھہاں اسٹیڈیم تعمیر کئے جا رہے ہیں؟
(ب) کیا ضلع فضیر آباد میں اسٹیڈیم تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر عنوان ہے۔ کیونکہ یہ ضلع تعلیمی لحاظ سے صوبے کا اہم مطلع ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت۔

(الف) وفاقی حکومت کے تعاون سے تربت ابی اور قلات میں سپورٹس اسٹیڈیم تعمیر کرنے کے منصوبے اصولی طور پر منظور کر لئے گئے ہیں لیکن ابھی تک تعمیر شروع نہیں ہوئی۔
(ب) وفاقی حکومت نے ضلع فضیر آباد میں چھیس لاکھ روپے کی لاگت سے سپورٹس اسٹیڈیم کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے۔ یہ اسٹیڈیم اوستہ محمد میں تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔

میر فتح علی عمرانی۔ (رضمی سوال) کیا وزیر موصوف بتائیں گے اوستہ محمد میں اسٹیڈیم کس خوشی میں تعمیر کیا جا رہا ہے۔ یہ پسے ڈیرہ مراد جمالی پر خرچ کئے جائیں۔

وزیر کھیل و ثقافت ۴۔ جناب والا وہ تواب ضلع بن گیا ہے۔

میر فتح علی عمرانی ۱۔ جناب اسپیکر اسٹینڈم ڈویرن ہلڈ کو افریں تغیر کیا جائے آپ اس کیلئے پیسے باہر سے لیتے ہیں یہاں سے تو نہیں لیتے۔

وزیر کھیل و ثقافت ۵۔ جناب والا آپ کو اورستہ محمد پر کیوں اعتراض ہے؟ یہ بھی چالیس پچاس ہزار آبادی کا شہر ہے آپ کے پورے ڈویرن میں اتنا بڑا شہر نہیں ہے اسی طرح قلات کا ہلڈ کو اٹھنے والے ہے میکن اسٹینڈم قلات میں بن رہا ہے۔ آپ ذاتیات کو باہمیں نہ کریں۔

میر فتح علی عمرانی ۶۔ براہ مہربانی مجھے بتا بیں کہ اورستہ محمد کی آبادی زیاد ہے یا ڈیرہ مراد جمالی کی؟

وزیر کھیل و ثقافت ۶۔ ڈیرہ مراد جمالی ڈویرن ہلڈ کو اثر ہے۔ اورستہ محمد بھی تو آپ کا ہی شہر ہے۔ آپ کے پورے ڈویرن میں اتنا بڑا شہر نہیں ہے۔

پرنس یکیے جان باوچ ۷۔ جناب اسپیکر قلات کیلئے ایک لاکھ پیسہ ہزار روپا آئے ہیں میکن اب تک ایک روپیہ بھی نہیں علا اسکی کیا وجہ ہے؟

وزیر کھیل و ثقافت ۷۔ جناب والا اسٹینڈم کی تغیر کیلئے ہوتا یہ ہے کہ ہر

سال ہمیں وفاقی حکومت اس شرائط کے ساتھ پیش دیتی ہے کہ حکومت بلوچستان بھی اسکے ساتھ پچیس لاکھ روپے دیگی۔ جناب والا اسکے سال کے لیے گرانٹ منظور ہو رہے چکی ہے انشا اللہ جولائی میں کام شروع ہو جائے گا

مسٹر اسپیکر : کیا اسکے لیے کوئی کیمی مقرر کیجیئی ہے تاکہ وہ سفارش کرے کہ کس جگہ پر اسی طبقہ تغیر کیا جائے؟ اس کیمی کی سفارشات پر آپ عمل درآمد کرتے ہوئے گئے؟
یہاں سے سفارشات جاتی ہوں گی؟

وزیر کھیل ولقافت : یہ بھروسے پہلے منظور شد ہے پس پیشہ سفر کے ذریعے آرہے ہیں۔

پرنس لیکیے جان بلونچ : جناب والا اپنے سفر کے ذریعے آہے ہیں
یہ کہتے ہیں کہ جو مسلم لیگ میں آئے گا اسوقت ہم بنائیں گے ورنہ ایک سال سے پہلے سڑک ہے ہیں۔

وزیر کھیل ولقافت : جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ انکی شرائط ہے کہ پروشن
گورنمنٹ بھروسے پچیس لاکھ روپے دے۔ اسکے لیے وفاقی حکومت پچاس لاکھ روپے فراہم کرتی ہے
جب تک صوبائی حکومت کافناہس فری پارٹمنٹ پیسہ نہیں دیگا اہمیت کے کام شروع کریں گے؟

مسٹر اسپیکر : میں معزز رکن کے کہوں گا کہ وہ اسپیکر کے اجازت لے کر
بات کریں۔

پرنس پیکے جان بوجہ ۔ جناب اسپیکر۔ معافی چاہتا ہوں دراصل دونوں جذباتی ہو گئے تھے۔ شکریہ۔

اعلانات۔ رخصت کی درخواستیں

مسٹر اسپیکر۔ اب سپیکر یعنی اسمبلی اعلانات پڑھ کر سنائیں گے

مسٹر اختر حسین خان سکریٹری اسمبلی۔ سردار خیر محمد خان تین

نے درخواست دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے
لہذا انکے حق میں تا اختمام اجلاس رخصت منظور کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی۔ حاجی شیخ ظریف خان مندوخیل صاحب نے درخواست
کی ہے کہ ضروری کام کے سلسلے میں وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ اس لئے انکے
حق میں رخصت منظور کیجائے۔

مسٹر اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجائے؟

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی۔

ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ - وزیر مواصلات و تعمیرات نے لکھا ہے کہ وہ ابھی تک یماریں لہذا جلاس میں شرکت نہیں کر سکتے اس لیے موجودہ اجلاس کے پا قیادتوں کے لیے انکے حق میں رخصت منظور کی جائے۔

مسٹر اسپیکر۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی۔

واب تیمور شاہ جو گزی وزیر صحت نے فرمایا ہے

کہ ایک میٹنگ کی وجہ سے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ لہذا انہیں آج کی رخصت دی جائے۔

مسٹر اسپیکر۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی۔

سردار نشار علی صاحب نے درخواست ارسال کی ہے کہ ذاتی مصروفیات کی وجہ سے وہ آج کے اسمبلی اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے لہذا انکے حق میں آج کی رخصت منظور کیجائے۔

مسٹر اسپیکر۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسٹبلی

مر. محمد صالح بھوتانی صاحب نے اپنی درخواست میں فرمایا ہے کہ انہی طبیعت ناساز ہے لہذا آج کے جلاں اسٹبلی میں شرکت نہیں کر سکتے اب لئے اب لئے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

مistraspeck

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کیجا گیا ہے؟
(رخصت منظور کی گئی)

ضمی بجٹ برائے سال ۱۹۱۶ سے پر عام بحث

مسٹر اسپیکر

اب ضمی بجٹ بابت سال ایسوسچیاٹی ستاسی پر عام بحث ہو گی جن اراکین کے نام پکارے جائیں وہ اظہار خیال فرمائیں تا ہم اگر کوئی اور مبر صحی اظہار خیال کرنا چاہیں تو انہیں بھی موقع فراہم کیا جائے گا۔

میں سب سے پہلے میر عبد الکریم نو شیروانی صاحب کو دعوت و نگاہ ضمی بجٹ پر اظہار خیال فرمائیں (اس موقع پر جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب تشریف لائے اور اجلاس کی کارروائی کی صدارت کی)

میر عبد الکریم نو شیروانی۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم

جناب اسپیکر! معززہ اراکین ایوان۔ السلام علیکم۔ میں ایس سو ستاسی اتحادی کے بجٹ کو انقلابی بجٹ قرار دیتا ہوں یہ بجٹ عوای نمائندوں کا دوسرا بجٹ ہے جب کے یہ گورنمنٹ وجود میں آئی ہے یہ دوسرا بجٹ ہے اور بلوچستان بھر شعبے کو مد نظر رکھ کر یہ بنایا گیا ہے۔

سب سے پہلے میں وزیر خزانہ صاحب ائمہ رفقائے کار فناں سکریٹری سکریٹری پی ایڈ
ڈی کو مبارک باد بیش کرتا ہوں جنور نے سورج سمجھ کر بلوچستان کے ہر ضلع کے مسائل کو مد نظر کر کے
کراس بجٹ کو مرتب کیا ہے اور وزیر خزانہ نے اسکو اسمبلی کی تھی بلڈنگ میں پیش کیا۔ جناب والا
اگر اس بجٹ کی تفصیل میں جائیں تو اس میں دو پوامنٹ آہم میں پہلے ریجکیشن ہے پرانی اسکول چارچ
پہلے ایک نیجہ ہوتا تھا اب وہاں دو کر دیئے گئے ہیں اور ان اسکولوں میں لمحہ سنجیز کی تعداد کو اب دو کر دیا گی ہے
بلوچستان میں ۔۔۔۔۔

مسنون فضیلہ عالیاً فی - رپومنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر اکرم نو شیر وانی
صاحب ضمیں بجٹ پر بات کر رہے ہیں یا سالانہ بجٹ پر کیونکہ آج کا دن ضمیں بجٹ پر عام بحث کے لیے
مخصوص ہے ۔

مسنون طریقی اسپیکر۔ اسوقت انکو ضمیں بجٹ پر بونا چاہئے بہرحال انکو بولتے
دیں جیسا بھی بولیں ۔

مسنون فضیلہ عالیاً فی - جناب والا بہرحال یہ آپ کی روشنگی کے میکن
آج کا دن ضمیں بجٹ پر بولتے کا ہے ۔

مسنون طریقی اسپیکر۔ آرڈر آف دی ڈے بھولی ہی ہے وہ اگر بول سہے ہیں تو ۔۔۔۔۔

میر عبد الکریم نو شیر وانی۔ میں انیس سوچیاں سماں کے بجٹ پر
بھی بول سکتا ہوں ۔

جناب والا خاص طور پر بلوچستان کے عوام کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ وہ اگر ۱۹۸۶-۸۷ کے بحث کو دیکھنا چاہتے ہیں تو اسے ریاستی علاقے میں جا کر دیکھیں جانپر والٹر سپلائی کا جال بچایا گیا ہے۔ جہاں پر بسیک بیلڈنگ یونٹ کی ضرورت نہیں وہاں پر بسیک بیلڈنگ یونٹ دیا گیا ہے۔ آپ خاصکر ۱۹۸۶-۸۷ کے بحث کو دیکھیں تو اس سے خاران کی کافی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ وہاں لوگ پانی کے لئے ترس ہے تھے رکروں کے لیے لوگ پریشان تھے۔ اسکو لوں کی بلڈنگ نہیں تھی۔ خاصکر والٹر سپلائی میں پانی چار سو فٹ کی گھرائی کے کنٹوں سے پانی لکھا رہے تھے۔ اسوقت ہم خاران ڈسٹرکٹ میں گیراہ بورنگ کیے ہیں۔ جس سے کم از کم دو ہزار لوگ پانی پی سے ہیں۔ ہم نے انہیں بسیک بیلڈنگ سنبھال دیتے ہیں۔ خاران میں پہلے ایک سول ہسپتال تھا۔ چار ڈسپنسریاں اور دو بسیک بیلڈنگ سنبھال تھے۔ اگر کوئی دیکھنا چاہتا ہے تو خاران میں جا کر دیکھے کہ وہاں پر کتنی ترقی ہو رہی ہے۔ ہمارے دوست مخالفت کرتے ہیں کہ ایمپل اے حضرات کو روشنوت دی گئی ہے۔ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ایمپل حضرات کا فائدہ نہیں ہے بلکہ یہ عوام کا فائدہ ہے۔ بلوچستان کے غریب عوام کا فائدہ ہے یہ جا کر ان غریب عوام سے پوچھیں کہ وہاں کیا ہوا ہے جناب والا! اگر یہی رفتار رہی تو ۱۹۹۰ء تک ہم انہیں دکھائیں گے، ۱۹۷۲ء سے لیکر ہمارے اقتدار میں آنے سے پہلے یعنی سنتیس سال کا کام ایک طرف اور ہمارا کام دوسری طرف۔ اس بات کو ہم انسانِ اللہ تعالیٰ ثابت کر دیں گے۔ بلوچستان کی حکومت نیک بیٹی سے کام کر رہی ہے بشرطیک عوام کا تعاون ہمارے ساتھ ہو۔ عوام کے اندر

یہ جتنی ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ کوئی مسئلہ ایسا نہ ہو گا جو حل نہ ہو سکے۔ جناب والا اسوقت جو فضا ہوں نے پیدا کی ہے۔ انہوں نے بلوچ اور پختہان کا مسئلہ کھڑا کیا ہے انہیں معلوم ہوتا چاہیے کہ بلوچ اور پختہان ایک مل پاپ کی اولاد ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم ہوتا چاہیے کہ صدیوں سے

ان کی رسم و روح اور انکی ثقافت ایک ہے ان میں کوئی فرق نہیں۔ ہے۔ چاہے وہ پڑھان ہو
بلوچ ہو یا سیلہ ہو۔ جناب والا! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے بھائی ہمارے لیڈر جو یہ تاثر
دے رہے ہیں کہ اس صوبے میں کچھ نہیں ہو تو میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وہ اگر بلوچستان
میں ترقی دیکھتا چاہتے ہیں تو ایسا چشمہ پہنس جس سے انہیں بلوچستان کی ترقی نظر آئے جن عوامی
نمائندوں کو لوگوں نے دوڑ دیے ہیں وہ بدستور اپنے علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ جناب والا! کام ہو رہا
ہے۔ اور انشا اللہ تعالیٰ ہماری حکومت بلوچستان میں اسی زفار سے کام کرتی رہے گی۔ چونکہ
ہمارے محبے کے سائل زیادہ اور دسائل کم ہیں لہذا ان دسائل کے اندر رہ کر ہمیں پہنچنے مسائل
حل کرنے ہیں۔ اور انشا اللہ یہ حکومت جناب وزیر اعظم پاکستان کے پانچ نکاتی پروگرام مسائل
کو حل کرے گی۔ کیونکہ اس وقت پانچ نکاتی پروگرام ایم آر ڈی کے لئے ایک ایٹم نہیں ہے۔ اس
پانچ نکاتی پروگرام میں سب سے پہلے حکومت نے ایجوکیشن، ہیلتھ، پانی سڑکیں اور کھیل آبادیوں
کو ترجیح دی ہے آپ جاکر دیکھیں کہ پانچ نکاتی پروگرام کے تحت کیا ہو رہا ہے۔ اس پروگرام
سے زیادہ تر ویہا توں کو فائدہ ہے۔ ان ویہا توں میں لوگ پانی کے لیے ترس رہے تھے۔
ہیئت کے لئے ترس رہے تھے جب سے پروگرام شروع ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک
اس سے کم کم چالیس فیصد مسائل حل ہوئے ہیں۔ یہ پروگرام ہر قبیل کو پانی مہیا کرے گا۔
ہر قبیل کو ہشتاں مہیا کرے گا۔ اور ایجوکیشن کے لئے بلڈنگ مہیا کرے گا۔ اسکے ساتھ جو دوسرے
سائل ہیں وہ جناب جو نجور صاحب کے پانچ نکاتی پروگرام کے تحت حل ہونگے۔ میں پہنچنے والے
صاحبان سے یہ کہوں گا کہ جب وہ کینٹ کی میٹنگ میں مشتمل ہیں تو فراخ دلی سے کام لیں۔ کیوں کہ
وہ وہاں پر پاریمانی سیکریٹری نہیں ہوتے۔ وزیر اصحاب اپنے اختیارات کو اپنے حلقہ انتخابات تک
حدود نہ رکھیں۔ منٹر صاحبان کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہر ضلع انہی کا ضلع ہے ہر علاقہ انہی کا علاقہ ہے
وہ سے علاقوں کو اپنا علاقہ سمجھیں اور فراخ دلی سے کام لیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کا کوئی

ایسا مسئلہ نہیں ہے بلکہ حل اور بیان کرنے کا چال ہے۔

جناب اسپیکر میں ضمنی بحث پر جتنی تقریر کر دیں کم ہے۔ ماڈل کی حکومت نے عوام سے کہا کہ ہم عوام کو روپی گپٹا اور مکان دیں گے۔ لیکن اس حکومت نے عوام کو کیا دیا جبکہ میں خود بھی اس پارٹی میں تھا مگر کی حکومت نے روپی گپٹا اور مکان کا فروخت دیا اسکے سوا اور پچھلے نہیں دیا۔ یہ عوامی درجہ، جنم بخواہ اور صدر پاکستان کی قیادت میں آیا ہے یہ صدر پاکستان کے اس وعدہ کے مطابق ہے جو انہوں نے ۱۹۸۳ء میں پشاور کے جلسہ عالم میں کیا تھا کہ میں اس ملک میں جمہوریت لاوں گا اور منصقاً نالیکشن کروں گا۔ اس طرح انہوں نے بیکی خان کا ریکارڈ توڑ دیا۔ انہوں نے اپنے وعدہ کے مطابق ایکشن کروایا۔ پاکستان کی تاریخ میں ایسا ایکشن نہیں ہوا۔ یہ آپ کے سامنے ہے کہ اس ایوان میں آپ کے سامنے کیسے کیسے لوگ آئے ہیں۔ جنہوں نے اچھی اچھی شخصیتوں کو شکست دی ہے۔ اور وہ اپنے اپنے علاقوں کی نمائندگی کر رہے ہیں میں میں جزیل فیضِ الحق کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اپنے کرسی کو اس ملک کے عوام کے حوالے کیا۔ کون ہے جو اپنے چیزوں سے سکتا ہے اپنی کرسی پر سکتا؟ مگر ہم نے یہ حسوں کیا کہ صدر پاکستان نے عوام سے کہا کہ اپنے ملک کو سنبھالو مگر بد قسمی سے جب سے جمہوریت آئی ہے آپ دیکھیں کیا ہو رہا ہے جموں کے دھماکے میں گھیرا اور جلا د رہے کیا پاکستان ان چیزوں کے لیے بنائے ہیں یہ ملک، یہ ملک، یہ ملک اس طرح نہیں ملا۔ یہ ملک ہمیں تھا میں نہیں ملا اس کے لیے ہمیں کافی جانیں قربان کرنا پڑی ہیں بر صفت کے سلماں نے اس ملک کو مفت حاصل نہیں کیا۔ ہم کیا کر رہے ہیں ہم آج اس پاکستان سے کھیل رہے ہیں۔ ہمیں شرم آئی چاہیے۔ ہم اپنے ہمارا یہ ملک کو دیکھیں وہاں کیا ہو رہا ہے۔ ہم اپنیا کو دیکھیں وہاں کیا ہو رہا ہے ہمارے بازاروں میں روس کی ماچیں اور جاپان کے ٹیپ ملے گی وہ ان مصنوعات کو خوش آمدید نہیں کہتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے خطے سے محبت نہیں ہے۔ اس ملک سے دچھپی نہیں ہے۔ ۱۹۸۲ء سے لیکر اجتنک

ہم اسے لوث سہے ہیں۔ خدارہ آپ اس ملک پر حرم کریں یہ ملک آپ کا ملک ہے اگر یہ ملک پاکستان نہ تھا جناب اس پیکر ہمارا بھی وجود نہیں رہے گا۔ اگر یہ ملک باقی رہا تو ہم باقی رہیں گے۔ ہمیں اپنی وائیں اور بائیں طرف نہیں دیکھتا چاہیے ہمیں اپنے ملک کی طرف دیکھنا چاہیے اس سر زمین کو دیکھنا چاہیے۔ اس اچھے اور خوبصورت درخت کی طرف دیکھنا چاہیے جس کے سامنے میں ہم بیٹھتے ہوئے ہیں۔ اور جس کے پھل ہم کھارے ہے ہیں۔ خدارہ آپ اس درخت کی جڑوں نہ کاٹیں بلکہ اس کی آبیاری کریں۔ جناب والا ہم ان کو بتلانا چاہتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ یہ نام نہاد اس بیلیاں میں۔ ہم چور دروازہ سے نہیں آئے آپ ۱۹۹۰ع تک انتظار کریں اللہ میں لذت ہوتی بڑا ہے گھوڑا دوڑا میں۔ اگر عوام نے آپ کو چاہا آپ کو دوڑ دیا تو بخوشی آپ آجاییں اور اگر عوام نے آپ کو نہیں چاہا آپ کو مسترد کیا تو یہ عوام کا فیصلہ ہو گا۔ اگر آپ نے ہم کے دھماکے اور بلوچ پشاں کا سلسلہ کھڑا کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ جمہوریت کی مخالفت ہو گی۔ آپ امریکہ برطانیہ میں جا کر دیکھیں وہاں جمہوریت ہے آپ ہمارے ہمسایہ ملک انڈیا میں جا کر دیکھیں کیا وہاں جمہوریت نہیں وہاں بھی گفت شنیدے سے مسئلے حل کیئے جلتے ہیں۔ جناب والا میں اپنے بھائیوں یہ کہوں گا کہ اگر انہیں اس خطے اور اس سر زمین سے ہمدردی ہے تو وہ اگر ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ ہمارے ساتھ یہاں کے عوام کے لیے اس سر زمین کیلئے ہم سے مل کر کام کریں آپ کیوں عوام کو مدد و دار ہے ہیں کیونکہ آپ لیڈر آگے نہیں ہوتے اور عوام آگے ہوتے ہیں۔ اچھک کسی نے یہ سنائے کوئی لیڈر مرا ہو۔ لیڈر تو ان کو کہتا ہے آگے بڑھو تاکہ میں تمہارے خون سے ہر لی کھیل کر کسی تک جا پہنچوں۔ غربیوں کو بھی دیکھنا چاہیے انہی حکومت تو مخلص اور دیانت دار ہے۔ ہمارے ملک کا وزیر اعظم جناب محمد خان جو نیجو نہایت اچھا مخلص اور دیانتدار ہے۔ عوام کو چاہیے کہ ان کا آخر مضرب طکرے ملک کو ترقی کرنے والے مسلم یگ کے پلیٹ فارم پر جمع اور ک

اس کو مصیر ط بنا میں۔ لوگ کہتے ہیں کہ بھائی آپ مسلم لیگ میں کیوں آئے۔ جناب والا اس مسلم لیگ ہی نے تو آپ کو یہ خط دلایا ہے۔ اس میں آپکے یہ خوب صورت گھر اور بنگلے ہیں اب آپکو اپنے ملک میں اتنی مراحت مل رہی ہیں۔ اسکے باوجود وہ آپ مسلم لیگ کی خدمت کرتے ہیں۔ سب عوام کو سوچنا چاہیے کہ مسلم لیگ اچھی حکومت ہے اس جماعت نے بر صیفی میں آزادی کی جنگ لڑ کر یہ ملک آپ کے لیے حاصل کیا ہے۔ اس ملک میں دوسری جماعتیں بھی ہیں لیکن محمد خان جو نیجوں نے یہ محسوس کیا ہے کہ صرف یہی پارٹی ہے جس نے پاکستان کے لیے کام کیا ہے اس لیے انہوں نے اس پارٹی کو ترجیح دی ہے۔ اور اس جماعت کو کامیاب بنایا ہے۔ اب صرف یہی پارٹی ہے جو ملک کی صحیح معنوں میں خدمت کر رہی ہے۔

جناب والا اسلئے میں پاکستان کے عوام، اور بلوچستان کے عوام سے خاص کرامید کرتا ہوں کہ وہ عقل و دانش سے کام لیں گے پہنچان اور بلوچ کانفرہ چھوڑ دیں گے یہ سب عوام کے خلاف ہے یہ نفرہ وہ لوگ لگا رہے ہیں جو اس ملک سے خیر خواہ نہیں ہیں۔ یہ نفرہ ہماری دوسری قوموں کے خلاف لگایا جا رہا ہے۔ میرے دوستو! یہ لوگ پاکستان کے حامی نہیں ہیں۔ انکو پہنچان بلوچ اور سینہرے سے کوئی محبت نہیں ہے۔ ہم کسی قویت کے سلے کو ہذا نہیں دیتے ہیں ہم تمام اس خطے میں رہنے والے بھائی ہیں۔ ہم شروع سے اکٹھے رہ رہے ہیں۔ ہماری ثقافت رسم رواج ایک ہے۔ اسکے بعد کبھی مہاجر کانفرہ لگاتے ہیں کیونکہ یہ لوگ میکھ رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ حکومت اگر ۱۹۹۰ع تک برسراقتدار رہی تو کافی کام کرے گی آپ دیکھیں گے ۹۰ع تک کافی ترقی ہو چکی ہو گی۔ اور ان منافقین کے لیے کچھ کرنے کے نہیں ہو گا۔ جناب اسپیکر! ہمیں چاہیے کہ ہم نیک نیتی سے کام کریں اور خلاص ہو کر ملک و قوم کی خدمت کریں اس سے یہ ملک اور ہمارا صورت کریکا ہمیں عوام کے لیے اجتماعی طور پر سوچنا

چاہئے کسی ایک فرد کی ذات کیلئے نہیں سوچنا چاہیے۔ اہمیں اپنے علاقے میں اجتماعی اسکیوں بنانی چاہیں یہ اہمیں نہیں کرنا چاہئے کہ اہمیں جو اسی لاکھ روپے ترقیاتی کاموں کے لیے ہیں وہ ہماری ذات کے لیے ہیں۔ اگر ہم نے ان روپے کو انفرادی اسکیوں پر خرچ کیا تو یہ اچھا نہیں ہو گا کہ اہمیں چاہئے کہ ہم تمام اضلاع کے بھائیوں کا خیال رکھیں جنہوں نے ہمیں ووٹ نہیں دیا ان کا بھی خیال رکھیں اگر میں اپنی پارٹی اور اپنی ذات کا خیال رکھوں گا اور ایک فرد کیوں سوچوں گا تو یہ ملک کبھی ترقی نہیں کرے گا۔

اس ملک میں اجتماعی میں بھی تو ترقی کے لیے پیسے ہوتے تھے یہی فلڈز موجود تھے مگر کبھی اجتماعی طور پر خرچ نہیں ہوتے تھے وہ اپنی ذات کے لیے خرچ کر لیتے تھے۔ اب آپنے دیکھا ہو گا کہ ہر جگہ والر سپلانی کا جال پھاہوا ہے۔ ہر علاقے میں بیسک، ہیلٹھ سینٹر، قائم ہو رہے ہیں، اس صرب میں روڈز بنائے جا رہے ہیں۔ ملازمتوں کے سدلے میں اس بلوچستان کے ملازم کو ترقیات دی گئے ہیں۔ کتنے بے روڈ گارا فرادر کو روڈ گارا ٹالا ہے۔ پہلے بھی تو حکومت تحسین پیسے تھے۔ مگر صحیح خرچ نہیں ہوتے تھے وہ اپنی ذات کے لیے خرچ کر لیتے تھے۔

اس ترقی کا سرا صرف جام میر فلام قادر خان وزیر اعلیٰ بلوچستان کے سر ہے۔ وہ ہر کام اپنی کابینہ اور رفقاء کا رکے مشورہ سے کر رہے ہیں اصل میں جام صاحب چلتے ہیں کہ یہ ملک ترقی کرے۔ لوگ جام صاحب کی مخالفت کیوں کرتے ہیں اس لیے کہ وہ اس ملک کے خیر خواہ ہیں جام صاحب جانتے ہیں کہ مجھے اس مخالفت سے کچھ حاصل نہیں ہوگا ملک کا لیڈر اسے کہتے ہیں جو اپنے اسی ملک کی مخالفت کرے۔ یہ تو ملک سے غداری ہے اگر کوئی پاکستان کی مخالفت کرتا ہے اور وہ مجھے کبھی لیڈر کہا جائے گا تو یہ غلط ہے۔ جام صاحب کی نظر میں تمام شہری برا بریں اور وہ عوام کی یکسان خدمت کر رہے ہیں۔ اہمیں اپنے عوام کی خدمت

کرنا چاہئے۔

جناب والا میں کامشکور ہوں کہ آپ نے مجھے تقریر کرتے کیا وہ وقت ویا ہے پسکریت (الیام)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر

ایوان میں ڈیوٹی پرکھڑے ہوئے اہل کاران

کو چاہئے وہ ہوشیار کھوڑے رہیں اور نام مبران کو دیکھتے رہیں کہ کوئی معزز ممبر انکو بلا تو نہیں رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ

جناب والا میں نہایت ادب سے گوارش کروں گا کہم
بڑی سے اتر گئے ہیں اور اگر کوئی معزز کرن تقریر کرنا چاہتا ہے تو وہ ضمنی بحث پر تقریر کرے اور ان مدت
پر تقریر کر جو ضمنی بحث سے متعلق ہیں میری عرصہ ہے کہ ایجاد ہے کے مطابق کاروانی ہو راجح ضمنی
بحث پر عام بحث کا دن ہے اس پر کاروانی ہو تو ہترہ ہے گا۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر

بحث سے متعلق کتب ہم نے ایسا اضافی
رکھ دی ہیں۔ اس عام بحث کے بعد ضمنی بحث برائے سال ۱۹۸۶ء۔ ۸۷ کے مطالبات نہ
پیش کئے جائیں گے تاہم ضمنی بحث پر عام بحث چاری ہے کیا کوئی اور صاحب تقریر کیا
چاہتے ہیں؟

میاں سیف اللہ خاں پر اچھے و ندیر منصوبہ بندی و ترقیات

ضمنی بحث سال ۱۹۸۶ء۔ ۸۷ پر عام بحث ہو رہی ہے۔ میں بھی اس پر کچھ اپنے خیالات کا
اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اس ضمنی بحث کو اگر ہم دیکھیں تو اس میں پہلی بات یہ ہے کہ جب ہم اس
مریغیوں سائیڈ کو دیکھتے ہیں اس کا اندازہ جو بحث میں پیش کیا گیا ہے وہ ایک ہزار نو سو نانوے

میں تھا اور اب یہ نظر ثانی شدہ بجٹ میں ایک بزرگ نو سوترا روپے بنتا ہے۔ حکومت کے ریونیو اخراجات تین بڑا تین سو انچاس ملین تھے وہاب پانچ سو چوتیس ملین ہوئے ہیں اس طرح بجٹ میں بھر خسارہ ہوا ہے یعنی سال ۱۹۸۶ء میں خسارہ ۵۵۰ ملین کا رکھا گیا تھا۔ جواب نظر ثانی شدہ بجٹ میں ۱۵،۰۶۲ ملین ہو گیا ہے۔ ہمارے وفاقی حکومت سے جو ریونیو رنجٹ تھے ۱۳،۹۳ ملین ہو گئے مگر ہمارے اس نظر ثانی شدہ بجٹ میں بڑھ کر ۱۶ ملین ہو گئے ہیں جو کہ یہ تمام رقم وفاقی حکومت نے اس خسارہ کو پورا کرنے کیلئے دی ہے۔

جناب والا! اب دوسری طرف میں اس موزز ایوان کی توجہ سالانہ ترقیات پروگرام کی طرف دلاتا ہوں اس موزز ایوان کو یاد ہو گا کہ جب اس ایوان میں بجٹ پیش کی گیا تھا۔ اس وقت پر اندازہ تھا کہ ایک سو ترہ کے لگ بھگ اے ڈھی پی ہو گا۔ اور بجٹ میں اس کی گناہش بڑھا کر ۴۶ اکروڑ کردی گئی ہے۔ اس میں مختلف محکموں کے اخراجات ہیں میں سے خاص توجہ کے لائق حکمہ نراثت ہے جہاں خرچ کا اندازہ آٹھ کروڑ تھا وہ نظر ثانی شدہ بجٹ میں سترہ کروڑ پر جاہنپا ہے۔ اسی طرح پانی کے شبیہ میں جہاں سترہ کروڑ چالیس لاکھ کا اندازہ تھا وہ باٹیں کروڑ تر اسی لاکھ پر جاہنپا ہے۔ اس طرح ہر شبیہ میں اخراجات بڑھتے رہے ہیں۔ اور اس طرح مواصلات کے شبیہ میں آٹھ کروڑ پیسٹر بزرگ سے بڑھ کر یہ خرچ پندرہ کروڑ روپے ہو گیا۔ تعلیم کے شبیہ میں نو کروڑ نوٹ لاکھ روپے کا اندازہ تھا کہ گزشتہ سال اس میں اتنا خرچ ہو گا لیکن یہ بڑھ کر بارہ کروڑ چھوٹا ہو گی۔ دوہرل ٹو یو یونیٹ میں آٹھ کروڑ کا بجٹ میں اندازہ تھا وہ ۲۹ کروڑ اور ۲۹ لاکھ روپے ہو گیا۔

جناب والا! یہ آمدن اور اخراجات کے خاص خاص پوائیں تھے۔ جو ضمنی بجٹ سے متعلق تھے میں نے اس موزز ایوان میں پیش کئے ہیں۔ اب میں کچھ مزید ضمنی

بیٹ کے متعلق عرض کروں گا کہ اس سال ۱۹۸۶ء میں بارہ سو نئے روشنی مکول
محبوے جائیں گے۔ وہ سو نئے پرائزی اسکول کھوئے جائیں گے۔ اور پچاس ایسے امکول
ہونگے جن کو اپنے گزیدہ کر دیا جائے گا۔ اتنے اسکول کھوئنا ہمارے بوہتان میں قابل
فراہم ہے۔ اور جیسا کہ اس معزز ایوان میں سال ۱۹۸۷ء کا بیٹ اس ایوان میں
پیش کیا گیا ہے تو آپ نے دیکھا ہے کہ اس میں بھی شبہ تعلیم کی طرف خاص توجہ دی
گئی ہے مادلیس کے لیے بہت زیادہ رقوم رکھی گئی ہیں۔

اسوقت چونکہ سپلینڈری بیٹ پر بات ہو رہی ہے اور نئے سالانہ بیٹ پر بعد میں بیٹ
ہوگی۔ اس سپلینڈری بیٹ میں سال ۱۹۸۷ء میں ۱۰ ملین سپورٹس پر خرچ کیا جائے گا
سپورٹس اسکولوں میں بھی ہوتی ہے اس کا بیٹ تعلیم کے ساتھ ہے۔ اسکولوں میں
میں نے کلاس روم بنائے گئے ہیں۔ ڈیرہ بیگٹی اور کوہلوے اسکولوں میں سائنس
لیفارٹری کھولی گئی ہیں۔ بھاگ کامی میں سائنس کلائز کا اجر اکیا جا رہا ہے۔ تعلیم کے ساتھ
میں کافی ترقی ماؤں اسکولوں کو ہوئی ہے پہنچ اسکول خضدار کیلئے زمین حاصل کر لگئی
ہے اپر اگلے سال کام کیا جائے گا۔ یہ خاص طور پر توجہ کے لائق یہ ہے جیسا کہ میں
نے ابتداء میں عرض کیا کہ ایگر یکلپ پر جہاں آٹھ کروڑ روپے خرچ کا اندازہ تھا بڑھ کر
ستہ کروڑ اٹھا تو یہ لاکھ تک جا پہنچا۔

اسی طرح پانی کے شے میں جہاں ستہ کروڑ چالیس لاکھ کا اندازہ تھا وہ بڑھ کر
بائیس کروڑ تراہی لاکھ تک جا پہنچا۔ جناب واللہ گھیرنیکیش اللہ کروڑ پچھتر لاکھ سے بڑھ کر
پندرہ کروڑ پچھتر لاکھ تک اور اسی طرح تعلیم جس پر خرچ کا اندازہ نہ کروڑ نو تے لاکھ
روپے تھا بڑھ کر بارہ کروڑ روپے ہو گیا روپے ڈیویلپمنٹ جہاں آٹھ کروڑ کے
پروپرٹی ریوایز ہو کر ایس کروڑ انہتر لاکھ ہو گئی۔

جناب دالا! یہ فتحی بجٹ کے خاص پوائنٹس ایں جو میں اس نزدِ ایوان میں پیش کر سکتا ہوں۔

ساں انیس سو چھیا سی ستاسی میں چار سو مسجد اسکولز و سو پرائمری سکولز اور پیچاں
ایسے پرائمری اسکولز میں جن کا درجہ بڑھا کر مڈل اسکول کیا گیا۔ یہ ہمارے بلوچستان
کے تاریخ میں ایک بڑا کارنامہ ہے۔ جناب دالا! اس ایوان میں ہمارے فناں منظر
صاحب نے بجٹ برائے موجودہ مالی سال آپکے سامنے پیش کیا اور آپ نے دیکھا
صورت میں بہت نیادہ توجہ تعلیم پر دی جاوہ ہے۔ اس پر خرچ کی مدد کو بڑھا دیا گیا ہے
چونکہ ہم اب سپلائری بجٹ کی بات کر رہے ہیں اور انھی مالی سال کے بجٹ کی باری کچھ
دول بعد آئے گی لہذا پہلے سال انیس سو چھیا سی ستاسی کی بات کرتے ہوئے اس کا ذکر
ضروری ہو گا۔ یہ اعشاریہ آئندہ میں یعنی اٹھارہ لاکھ روپے پر خرچ ہر شیخ
جو اسکولز اور کالجز کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ کوہاڑہ ذیرینگٹی میں سانسکریت اور
لیبارٹری قائم کی گئی ہیں۔ اسی طرح بھاگ کالج میں سانسکریت قائم کیا جا رہا ہے اس
سدید میں کافی پراگرس ہوئی ہے۔ ماڈل اسکول نورانی کی تعمیر ہو چکی ہے جبکہ پبلک ہسکول
خندار کے لئے نہیں حاصل کری گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے فناں ذیپارٹمنٹ نے اور
الشاد اللہ اہل سال مخصوصہ مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اسکے علاوہ چار کروڑ روپے
ماڈل اسکول تربت پر خرچ ہو رہے ہیں۔

شعبہ صحت میں ستائیں کروڑ روپے دیوبنیوسائیڈ کے لئے اور چھکروڑ پیسیں لاکھ
روپے اسے ڈی پی سے دئے گئے خاص بات یہ ہے کہ پندرہ دیوبنیوسکاٹریاں اور چودہ
ھزار ایکسرے پلانٹ لائے گئے جن پر ایک کروڑ روپے خرچ ہوئے۔ اسی طرح
۶۷ عدد بنیادی صحت کے مرکزوں کی تعمیر میں ان میں سے چھیس مکمل ہیں اور باقی پر کام ہو گا

ہے۔ جناب والا! آپ کو یا دھوگا کہ دنیرا اعلیٰ صاحب نے سول ہسپتاں امراض قلب کے خصوصی وارڈ کا افتتاح کیا اس موقع پر ہمارے موزز لمبران بھی موجود تھے اسکے حلاوہ دل کے مریضوں کے لیے اور وارڈ قائم کر رہے ہیں امراض قلب کے مریضوں کی دیکھتی جاں ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر! واٹر سپلائی اسکیز کی طرف بھی توجہ دی جا رہی ہے۔ ایکسوپلائی واٹر سپلائی کی اسکیوں پر کام ہو رہا ہے جس پر سترہ کروڑ روپے خرچ ہو گئے اور تمیں جون تک انشا اللہ چون واٹر سپلائی اسکیں مکمل ہو سکیں گی۔ ان سے ڈیڑھ لاکھ آبادی کو اچھا اور تازہ پینے کا پانی مہیا کیا جائے گا۔

جانب والا! زراعت کے شعبہ میں واٹر چینل اور واٹر ٹینکس کو برق لائیں کیا گی؟ اور یہ پر دگرام ورلڈ بنک کا ہے اسکے تحت نیشن داروں اور بہت فائدہ پہنچایا جائے ہے اور انکی آٹھ سو پچاس ایکڑز میں یوں کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں پھیتر نائشی پلانٹس قائم کیئے گئے ہیں جہاں ہم زمینداروں کو جدید ٹنکنا لو جی سے روشناس کریں گے۔ آٹھ ایگریشن چانسلن میں کل ایریگیشن ڈیالندریشن کے ہیں۔ اسکے ذریعے جدید اور کم خرچ طریقہ آپاشی کے طریقہ سکھاتے جاتے ہیں۔ جناب والا! خاص طور پر لور لائی کو روشن اور قلات کے زمینداروں کو چاہئے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جگہ وہ فریکل ایریگیشن کو تجزیج بھی دینا چاہتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ وہ پرانے سے انکا مستقبل روشن ہو گا اور ہمارے فرد کی پیداوار بڑھے گی۔ ٹریکل ایریگیشن سسٹم عالم ایریگیشن کے طریقے سے مختلف ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم ساٹھ ایکڑز میں کوپانی مہیا کر سکتے ہیں تو اتنی ہی مقدار پانی سے ہم سو ایکڑز میں کو بذریعہ ٹریکل ایریگیشن سریاب کر سکتے ہیں۔ یعنی ساٹھ ایکڑز میں کوپانی سو ایکڑ کے لیے پورا ہوتا ہے۔

جناب عالی! حکمرانیت پندرہ بڑا من گندم کا نیج پھر مُن تو کا نیج اور میں
 مُن سبزی نیج اور تقریباً دو لاکھ فروٹ کے پودے دیئے گئے تھے۔ دریا بنک کے تحت
 اٹھارہ کروڑ روپیہ کے خرچ سے پچاس ایکڑ کا فارم ہے جس میں ایگری سکلر ایمیگیشن انڈ
 اڈ اپنیو میرچ ہو رہی ہے۔ چارا ضلائی یعنی نصیر آباد لور لائی کمپنی اور سبید میں پر میرچ
 ہو رہی ہے۔ اسکے لیے باسطہ ایکڑا زمین فراہم کی گئی ہے علاوہ اذیں سو ایکڑ پر قوبہ کا کڑا
 میں آلو فارم بنائے ہیں بائیس زرعی فارم ہیں جو سات ہزار پانچ سو ایکڑ زمین پر مشتمل ہیں
 ان پر ایک کروڑ سالہ لاکھ روپیہ خرچ آ رہا ہے۔ جناب والا اعلاؤہ اذیں حکمرانیکر
 الجنیزرنگ کے پاس دو سو اکٹھے بلڈوزر ہیں جو کہ کروڑ روپے کی اس رقم سے جسے ایم پی اے
 ایم این اے اور سینیٹر ز اسکیز کہا جاتا ہے۔ وہ رقم جمع کرتے ہیں جنکے عوض انکو بلڈوزر
 ہاوزر حکمہ نہ رکھتے الجنیزرنگ کے جانب سے سہیا کئے جاتے ہیں ابنک زمینداروں
 نے تقریباً ایک کروڑ روپے جمع کر دیئے ہیں۔ واضح کر دوں کہ بلڈوزر ہاوزر کے لیے
 ہمارا اندازہ ہے کہ تمیں لاکھ نو سے ہزار تیس جون تا سی تک مکمل کئے جائیں گے جو
 پاس بلڈوزر بالکل ناکافی ہیں جو کہ ضرورت زیادہ ہے فی الحال ہمارا اندازہ ہے کہ فوری
 ضرورت کے تحت دو سو مزید بلڈوزروں کی ضرورت ہے۔ میراذاتی خیال تو یہ ہے یہی
 ہے کہ جیسے ہی یہ حاصل کئے جائیں گے یہ دو سو بلڈوزر بھی ہمارے لیے ناکافی ثابت ہوئے
 نہادت کے میدان میں ہمارا سکوپ بہت ہے اور ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ جو
 پانی ہمارے پاس موجود ہے ہم اس کا صحیح استعمال کریں۔ کیونکہ ہم نے شعبہ نہادت
 کو زیادہ سے زیادہ ترجیح دیتی ہے۔ جناب والا اب میں ایمیگیشن کی طرف آتا ہوں
 پانچ ٹیلے ایکشن ڈیم سکلن ہو چکے ہیں۔ جو کہ چار پر کام ہو رہا ہے۔ اسکے علاوہ ہمارے
 ایک دوست برادر ملک کوئٹہ کی امداد سے انزالیں ایمیگیشن اسکیوں پر کام چل رہا ہے۔

جس پر کوں لاگت تقریباً چالیس کروڑ روپے آئے گی ۔ اس منصوبہ پر کام یورہا ہے ان شان اللہ
اگلے سال بھی کام ہوتا رہے گا۔ اس کے علاوہ برطانیہ کی امداد سے تقریباً آٹھ کروڑ روپے کی
امداد سے اسمال ایریکن اسٹیم مکمل کر رہے ہیں یہ درود بینک کے قرضہ سے علاقہ کو ترقی دینے
کے لئے ہوتا ہے ۔ چاہے امداد بریا قرضہ ہو ریا اُس کروڑ روپے کی رقم ہے جسکے تحت
اٹھائیں ایریکن اسٹیم پر کوئٹہ خپدار اس بیلڈور لائی اور پشین کے اضلاع میں کام ہو رہا
ہے ۔ ۲۰ جون تک یمن کو دستور لائے روپے کی رقم خرچ کی جائے گی ۔ ٹیوب ویں سیکٹر
میں ایم پی اسے صاحبان نے دسویوب ویل کی ڈیانٹر کی ہے یہ بھی اہم شبہ ہے جو ہمارے
صوریاتی حکومت کی استعدادی صلاحیت کو زیادہ سے زیادہ بڑھاتے ہے ۔ حکم ایریکن کو سالانہ
استحصال نوے سے سو ٹیوب ویل سالانہ ہے یہ بہت ناقابلی بات ہے ۔ ہمیں بہت سی حکم ایریکن روپیہ (Rs)
ریگیس درکار میں اس سلسلے میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کو جب بھی موقع ٹلانہ ہوئے وہ مرصع
اپنے ہاتھ سے صنائع نہیں ہونے دیا ۔ یہاں جب بھی وزیر اعظم صاحب اور صدر پاکستان
آتے ہیں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اس بات کا نشاندہی کرتے ہیں کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ ڈس
ڈی جائیں ۔ ہمارے پرانم منظر جاپان جانے والے ہیں اسکے لئے ہماری بلوچستان کی حکومت نے
جو سری بنا ہے اسیں اس شعبہ پر بھی زیادہ توجہ دی جائے اور زندگی دیا ہے کہ اس شعبہ میں ہمیں بہ
سے زیادہ ریگیں دی جائیں ۔ تاکہ ہم رکوں کے ذریعہ ٹیوب ویل لگا سکیں ۔ اور پھر ٹیوب ویل
سے باغات وغیرہ لگا سکیں ۔ یہ تباہے میں بچھے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ایک امدادی پر دگرام
ہمیں ملا تھا ۔ یہ سال ۱۹۸۶ کا ایک چھوٹا سا پروگرام تھا ۔ اس میں ٹینکنیکل لوگ تھے۔
یہ ٹینک آں اور انہوں نے کہا کہ ہم کوئٹہ اور قلات صنیع میں اپنا تجربہ کرنا چاہتے ہیں ۔ اور آپ
کے لیے پانی تلاش کرتے ہیں ۔ وہ بڑا خرسی ہیلی کو پڑھ لائے تھے ۔ جس پر قسم کے آلات
نصب تھے ۔ اس سے گامز نیز لعنی ریٹیو یو ایکٹیو میشن کے ذریعہ پانی تلاش کرنے کے لیے

اپنی تحقیقات کو سکتے تھے۔ چونکہ اس طیم نے اپنی تحقیقات کیلئے کو روٹ شہر کے جنوب سے
لیکر قلات کی حد تک کا ایریا لیا تھا اس میں ہزار گنجی کا علاقہ بھی شامل ہے تو غوری کا علاقہ بھی شامل
اس طرح اس سردوے میں قلات میں جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے اور پھر سپرینڈ ڈگاری کی
طرف جاتے ہوئے ریڑا غول گاؤں سے پہنچے وہ علاقہ سردوے کیلئے منتخب کئے۔ اور اس کے بعد
حاجی شہر کا علاقہ جو قلات شہر کے قریب ہے۔ یہ ایسا علاقہ ہے جہاں بہترین قسم کے زمین
ہے۔ وہاں پر پانی نہیں ہے لوگوں کو بڑی شکایت ہے۔ لیکن وہاں کی زمین بہت اچھی ہے
لیکن پانی نہیں ہے اس علاقے کو بھی اس تحقیقات کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ سردوے کے
نتائج آگے ہیں۔ بھے اس مززہ ایوان کو یہ بتاتے ہوئے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ ہمیں
ایک ہزار فٹ کی گھرائی پر پانی ملا ہے۔ وادی کو روٹ میں پانی ملا ہے اور جو سپرینڈ سے
ڈگاری کی طرف کا تھوڑا سا علاقہ انہوں نے دی مقابیعنی نصف وادی انہوں نے تھی اس
میں پانی ملا ہے۔ حالانکہ وہاں پر پانی ہزار فٹ زیر زمین ہے۔ اس طرح حاجی شہر قلات کی وادی
میں پانی ملا ہے، اب یہ تجربہ تو کامیاب ہو گیا ہے۔ گرہم نے اب یہ دیکھنا ہے کہ کیا واقعی
وہاں سے پانی نکلتا ہے۔ اسکے لیے ہم نے اگلے سال سات ٹیبوبریل لگانے کیلئے رکھے
ہیں اسی ہزار فٹ کی گھرائی کے لیے تاکہ ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ واقعی یہ سردوے کام کر رہا
ہے یا نہیں اگر ان جگہوں سے پانی نکلتا ہے تو ہمیں یقین ہو جائے گا اور سارے صور
میں اس سے ایک انقلاب برپا ہو گا۔ کیونکہ ہمارے پاس کئی اچھی وادیاں ہیں مگر وہاں پانی
نہیں ہے۔ ایسے علاقے میں تاہم میں آپ کا وقت صنائع نہیں کرنا چاہتا ان علاقوں کا ذکر
کر کے۔ جہاں اچھی نہیں تو ہے مگر پانی نہیں ہے۔ اگر یہ میکنوجی کا میاب ہو گئی تم اسے
بڑھائیں گے اور اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ جاپ والا بلوچستان
کو ترقی دینے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ایکری پلکو کو خصوصی توجہ دیں۔ اور جیسا کہ کہا گیا کہ ایکری پلکو

میں فروٹ فارمنگ کو زیادہ توجہ دینی پڑا ہے اس میں سب ہو خوبی ہو یا سنتل نون کے دوسرا سے فروٹ ہوں یا کوٹل ایسیاں میں کوکونٹ دیگرہ کو ترجیح دینی ہے۔ زراعت کے شعبے میں پاکستان میں ہمارے پاس فروٹ فارمنگ کی ایک بہت بڑی مارکیٹ ہے اس کی ہمارے پاس ڈیاٹھ ہے۔ اس کے بعد جو شعبہ زیادہ توجہ کا مستقیم ہے وہ لائیوسٹاک کا شعبہ ہے۔ ہمارے پاس بہت اتمم ہیں لیکن ماٹھی میں ہمپر انہی قوچہ نہیں دی گئی ہے ہمارے متعلقہ دریہ اس میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور شکایت کرتے رہتے ہیں کہ ہمیں کم رقم دی گئی ہے۔ میں ان کے اتفاق کرتا ہوں اس میں ہمارا اپنا قصور بھی ہے یعنی حکمہ کے لئے کوئی مٹھوں پر دگرام نہیں بنایا گیا اگر حکمہ کیلئے مٹھوں پر دگرام بنائے ہوئے تو آج اس کے لئے پیسے رکھنے کی بھی کنجائش ہو سکتی تھی۔ میں ان سے بہت پر امید ہوں کہ وہ اس شعبہ پر بہت توجہ دے رہے ہیں جس سے انشاء اللہ اس شعبہ میں مزید ترقی ہوگی اس شعبہ کا اصل مقصد یعنی میں اور بھیکٹ یہ ہے کہ گوشت فیڈ انڈسے اور دول کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔ موجودہ سال میں دیکیں پر دیکشن مکمل ہو چکا ہے۔ جو کہ نو میں ڈوز سالانہ تیار کریگا۔ جس سے ہم کیش کی صحت کی حفاظت ہم کر پائیں گے۔ اسکے علاوہ ایک فیڈ مل تیار ہو چکی ہے جسکی صلاحیت پنیٹھ میٹ فیڈ روڈنے تیار کرنا ہوگی۔ ایسی مل پورے صوبے میں کہیں نہیں تھی یہ مل کوٹھ کے قریب تیار ہو چکی ہے۔ فی الحال یہ مل پھیسٹھ میٹ روڈنے فیڈ تیار کر رہا ہے۔ ہر قسم کی فیڈ تیار کر سکت ہے۔

صنعت میں وہ ہینڈی کرافٹ میں۔ جن پر حکومت ڈو کوڈ خرچ کرتی ہے۔ پولٹری فیڈ کیلئے مل لگانی جا رہی ہے۔ اس پولٹری فیڈ مل سے جانوروں کے لئے معیاری خوارک حاصل ہوگی۔ اس سے چارہ کے اخراجات میں کمی ہو جائے گی۔ اس فیڈ میں دھامن ہوتے ہیں جو یماری میں مدافعت کا کام دیتے ہیں۔ اس صورت میں چھڈیری فارم چھڈلائیوسٹاک فارم چل رہے ہیں جس پر

اندازہ اُنہاں افراد کی میں جو فریق ۳ کروڑ ۵۸ لاکھ روپے ہوتا ہے۔ جیسا کہ وزیر خزانہ نے کہا ہے ہمارا ارادہ
اگلے ماں سال ہم صوبے میں مزید پولیسی فارم فائم کریں گے۔ صنعت میں ۹۶ ہینڈی کرافٹ
منڈر میں جو کام کر رہے ہیں جن کے متعلق پہلے بھجو کہا گیا ہے کہ دو کروڑ روپے فریق ہونگے۔ اتنے
منڈروں میں لوگوں کو قابیں باقی سکھائیں گے۔ اور اس کے لیے ایک پر دگرام مرتب کیا گیا ہے جب
ایک قابین باقی منڈر میں جو شخص کام سیکھ جائے گا وہ اسکو مستقبل میں کام آئے گا۔ یہ ایسی
نویت کا پر دگرام ہو گا جیسے پہلے زمانے میں روول ڈیلوپمنٹ پر دگرام ہوتا تھا۔ اس میں وجہان
کے لوگوں کو مختلف ٹرینیگیں تربیت دی جاتی تھی۔ بلوچستان میں بھی ان ہینڈی کرافٹس منڈر میں ۳۰
ان کو مختلف ہزار میں تربیت دیجئے۔ اس پر دگرام کے تحت جو شخص کام سیکھ جائیں گے وہ گھر میں
بھی کام کر سکھیں گے۔ اور اپنی گھر میلوں آمدن بڑھا سکھیں گے ہم نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ ایک
لاکھ لوگوں سارے بلوچستان میں گئیں گے۔ اس طرح سے ایک لاکھ افراد کے رو دنگار میں اضافہ کریں
گے یہ بہت زیادہ اضافہ ہو گا اگر ایک عورت اور اسکے دو بیٹے کام سیکھ جاتے ہیں وہ گھر میں
روزانہ چار گھنٹے بھی کام کریں تو انکو اس قابین باقی میں بہرہ زد میں سے تیس روپے کی آمدنی
ہو سکتی ہے۔ یہ بہت بڑی ہیز ہے اس پر توجہ بہرہ ہی ہے ان منڈروں میں کام کرنے والوں کے لیے
ڈیلیفہ کی رقم بھی بڑھا کر سورہ پے ماہوار سے دوسرا دوپے ماہوار کردی گئی ہے۔ اس شبہ
میں بھی ہم نے خاص توجہ روکیوں کی طرف دی ہے۔ اگر لڑکوں کو تربیت دی جائے تو وہ بڑے ہو کر
کام چھوڑ دیتے ہیں یا کام بدلتے رہتے ہیں سو قسم کے اور کام کرنے لگ جاتے ہیں لیکن اگر
کسی لڑکی کی شادی بھی ہو جائے تو وہ اپنا ہزار سا تھے لے جائے گی۔ اس لیئے ہم اس ہزار میں
عورتوں کو ترقیج دے رہے ہیں یہ بہت اچھا پر دگرام ہے۔ میں اپنے صوبائی حکمر سی اینڈ ڈیلو
کو شاپش دیتا ہوں۔ یہ حکمر دو ہزار پانچ سو میل بھی متر کوں کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ ہمارے بلوچستان
میں وسائل بہت اسی مدد و دہن اگر صحیح دیکھا جائے تو ہر سال میں فی صد متر کوں کی دیکھ بھال ہوئی

چاہئے۔ ابھی تک ہمارے وسائل دیسے نہیں ہیں کہ ہم برس فی صدر کی ضرورت کو یورا کر سکیں ہمارے صوبے میں پانچ سو شنگل روڑز ہیں۔ جن کا خیال بھی تکریم اینڈ ڈیپو کرنے ہے۔ لیکن پاس ۲۰۰۰ اگر بیڈر میں۔ اور سڑکوں کی دیکھ بھال کیونے عذ ہے۔ یشنل ہائی ویڈ کی وفاقی حکومت دیکھ بھال کرنے ہے وفاقی حکومت کا اپنا عذر ہے وفاقی حکومت بھی ان پر پہنچاں کر دو۔ نہیں لاکھ رہاؤ خرچ کرتی ہے۔

جناب اسپیکر! صحنی بجٹ کے یہ اہم پوائنٹس تھے میں یعنی تقریر کو لہا نہیں کرنا چاہتا۔ آپ کو یہ سپلینڈری بجٹ دیکھ کر امیدان ہو گا کہ یہ بہت اچھا ہے۔ یہ حکومت صوبے بلوچستان کے لوگوں پر خصوصی توجہ دے رہی ہے وقت کے ساتھ ساتھ یہ صوبہ ترقی کر رہا ہے۔ اس دفعہ جس نئے چیز پر توجہ دی جا رہی ہے وہ وزیر اعظم کا پانچ نکاتی پروگرام ہے، اسکے تحت ایم پی اے لپنے علاقے میں نشانہ سی کرتا ہے کہ یہ پروگرام ہے اور یہ علاقے کی ضرورت ہے۔ ایم پی اے کی نشانہ ہی پر پھر متعلق تکمیل کرنے کی درآمد کرتے ہیں۔ یہ سال ۸۷-۸۶ ۱۹ جو گزر رہا ہے اس میں وزیر اعظم کے پانچ نکاتی پروگرام کے مطابق پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ ایم پی اے صاحبان کی نشانہ ہی سے دیہاتی علاقوں کو بڑی توجہ ملی ہے اور یہ اسکیم اگلے سال بھی جاری رہے گی۔ اگلے سال کا جب بجٹ سامنے آئے گا پھر اس پر غور ہو گا۔ جب اسکیمات پر عقل ہو جائے اسکے تاثر پر غور ہو گا میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی تقریبی کرتا ہوں۔ شکریہ۔ (تالیاں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- جام صاحب آپ کچھ فرمائیں گے؟

میر جام غلام قادر خاں، وزیر تھے۔ جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب! اوہ موز اکیں اسبلی۔ میرے ساتھی نے صحنی بجٹ پر جو مددی تقریر کے ہے میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا

ہوں اگر ضمی بجٹ کو دیکھا جائے ہاں پر ان رقومات ذکر کیا گیا ہے۔ کئی شعبوں میں اخراجات بڑھے ہیں اور کچھ پیسے یعنی رقومات وفاقی حکومت سے آنا تھیں جو نہ آ سکیں۔ پہنچن اور علاوہ میں تحریکوں میں اضافہ دنیہ۔ اس ضمی بجٹ میں دکھایا گیا ہے مگر اس ضمی بجٹ پر میرے ساتھی نے مدل تقریر کی ہے انہوں نے جو اس کا جائزہ پیش کیا ہے اس سے معزز ایوان کے ہر فوج کے علم میں اضافہ ہوا ہو گا یہ نظر ثانی شدہ بجٹ تھا اگر اس طرح سے نظر ثانی نہ کی جائے اور ضمی بجٹ کے ذریعے پیسے مہماں کیا جائے تو یہ کافی سی آگے نہیں چل سکتی ہے اس بجٹ کے ذریعہ جو مزید اخراجات مانگے گئے ہیں وہ انتہائی ضروری ہیں لہذا میری گزارش ہے کہ ان کی اہمیت کے پیش نظر مزید وقت ضائع کئے بغیر انکو منظور کیا جائے۔

جناب والا! چند چیزیں جن کا میں یہاں ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس سال ۷۸۴ع
بجٹ بھی آپ نے دیکھا ہو گا اس میں بھی اسی چیز کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اور حکومت کی پوری خواہش ہے کہ عوام ترقی کریں ملک میں تشویحاتی پولیسی میدان اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں ترقی کریں۔ زیادہ سے زیادہ اسکوں کھو لے جائیں۔ ان اسکوں کا میاں اچھا بنا یا جائے ان میں مزید صراعات دی جائیں۔ مگر سب سے بڑی اور ضروری اہم بات یہ ہے کہ ملکت اور خصوصاً اس صوبے میں امن امان ہو اگر اس و امان نہیں ہے تو ترقی جتنی کریں وہ ہر میدان میں کارہ ہو گا۔ جتنے بھی میوب دیں لگائے جائیں جس شعبے میں بھی ترقی ہو وہ امن و امان کے بغیر نظر نہیں آتی ہے۔ جب تک درست ملک میں امن و امان نہ ہو اس خطہ بلوچستان میں امن امان قائم نہیں کر سکتے ہیں۔ آپکو یہ بتلانے میں مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ امن و امان قائم کرنے میں بلوچستان کے عوام نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اور اس سلسلے میں بلوچستان کے عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ان کے تعاون کے بغیر صوبے میں امن و امان بھی نہیں قائم کیا جا سکتا ہے۔ اس امن و امان کو خراب کرنے کے لیے بہت دفعہ کوشش کی گئی ہے۔ اسکے لیے بہت حربے ڈھونڈے گئے ہیں لیکن بلوچستان میں جتنے رہنے

والے میں ان سب بخراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ یہ کسی کے درغلانے میں نہیں آتے ہیں۔ انہوں نے بلوچستان کے امن کو برہا دنہیں کیا۔ انہوں نے کہا بھائی تم اپنی سیاست اپنے پاس رکھو اپنی سیاست کی دو کان جیسے بھی چلا د لیکن ہم بلوچستان میں آپ کو امن میں خل ڈالنے کی کوشش میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اس کے لیے میں دوبارہ بلوچستان کے عوام کو سلام کرتا ہوں۔ اور انکو مبارک باد پیش کرتا ہوں کیوں کہ بلوچستان کے عوام نے ثابت کر دکھایا کہ ہم امن خیر اور سلامتی چاہتے ہیں۔ بلوچستان کے عوام ایسی سیاست نہیں چاہتے جو دو بھائیوں کو روشنے کیتے کی جائے۔ میں اپنے ان بھائیوں کو بتانا چاہتا ہوں جو ہمیں علیحدہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ ہم صدیوں سے یہاں رہنے والے ہیں ہم آپ کی سیاست میں نہیں آئیں گے یہاں بھائیوں کو بھائی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ نون گھاڑھاتو ہو سکتا لیکن پتلہ نہیں کیا جا سکتا۔ ہم عوام کو مزاعمت دینا چاہتے ہیں۔

جناب والا! میں ایک مثال دینا چاہتا ہوں آپنے مسافر بسوں کا نظردارہ دیکھا ہو گا بلکہ ایوان کے ہر مرز ممبر نے دیکھا ہو گا کہ کس طرح چاروں طرف سے بسوں میں انسانوں کو بھایا جاتا ہے یہ حکومت کا فرض ہے کہ اگر ایسی چیز ہو جائے تو ایسی غلط کاریوں کی وجہ سے لیکن یہ غلط کاریاں عوام کے تعاون کے بغیر ختم نہیں ہوں گی جناب والا! اگر آپ ہاتھ ڈالیں گے تو لوگ پھر اٹھیں گے کہ پسیں کی طلب و ستم کیا لیکن دوری طرف دیکھنے والے نہیں کہتے کہ عوام پر کیا ظلم ہو رہا ہے۔
جناب والا! میں گزارش

کروں گا اپنے ان بھائیوں سے کہتا ہوں کہ جو فائدہ آپ اپنے عوام سے املاکتے ہیں تو اسکے برے عوام کی سہولت کے لیے گاڑیاں بھی چلا میں یہ مالکان کا فرض ہوتا ہے کہ لوگوں کا خیال کریں۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ خیال تو صرف نجوری پر ہوتا ہے ووگوں آرام کا خیال نہیں رکھا جاتا ہے۔ جناب والا! کہیں ملکیں نہیں جیسا میرے سوز زار اکیں کو دزیر صاحب نے

بنا یاد و ہزار پانچ سو میل بھی مرکز ہے جیسے حکومت نے مینٹین کرنا ہے یعنی اسکی دیکھ بھاں کرنا ہے لیکن دوسرا طرف ایک معولی ٹول میکس لگایا گیا ہے جو سارہ سے تین لاکھ تھا لیکن یہ حکومت کو دینے میں بخشنے کا مام لیتے ہیں۔ جناب واللہ جب یہ چیز ہوتی ہیں اسینے متعلق جب بات ہوتی تو پھر دماغ سے دماغ کی محبت اور خوشحالی کی بات بھول جاتی ہے بلکہ ساری یا تین بھول جاتی ہیں یہ عوام کا فرض ہے اور جب تک عوام کا تعاون حکومت کے ساتھ نہیں ہو گا تو ہم اس قدر گند گیوں میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے۔ مثال کے طور پر اگر ہم اسمگر کو گرفت میں لیں لیکن اس کے لیے جب تک ہمیں عوام کا تعاون حاصل نہ ہو گا تو وہ اسمگر اپنے آپ کو مظلوم بنائ کر پیش کرتا ہے جناب اسپیکر! امن و امان کے نظام میں کس طریق سے بھتری پیدا ہو سکتی ہے؟ اگر لوگ قاتلوں اور اس قسم کے ملزموں کو پناہ دیں۔ آپ غور فرمائیں مظلوم یکٹے عالم کی گرفت سے بچ سکتا ہے یہ سب اشتراک اور تعاون سے ممکن ہے جیسا میں نے پہلے بھی کہا کہ میں خواجہ تحسین پیش کرتا ہوں بلوچستان کے عوام کو اور مجھے امید ہے کہ بلوچستان کے عوام ان چیزوں میں حکومت کی ساتھ تعاون کریں گے کیونکہ عوام کی حق کا سامنا کرنی حق تھا بھی نہیں کر سکتی جناب واللہ جب تک چور بازار کا نققہ ہے۔ آپ دیکھیں کہ ایک چیز ایک روپے کی ہوتی ہے پر سو روپے کی ہو جاتی ہے جب عوام حکومت کے خلاف مڑکوں پر رُستے ہیں لیکن چور بازاروں کے خلاف ہم رُڑکوں پر نہیں آتے اگر عوام میں اسکا شعور پیدا ہو جائے میں انکو یقین دلاتا ہوں یہ انکی اپنی حکومت ہے یہ عوام کا تعاون ہے اور میں یقین دانا چاہتا ہوں کہ آئندہ الشاہ اللہ پر وکانڈر اور مہنگی چیزوں پیچنے والے مہنگی چیز بچنے سے پہلے سود فوہ سو جیں گے مجھے امید ہے کہ عوام اس تحریک میں ہمارا ساتھ دیں گے اور اس قسم کے چور بازاروں اور وکانڈروں کے خلاف تعاون کریں گے جو زیادہ سے زیادہ منافع کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان پر حکومت کی گرفت اس طرح پڑسکے۔ اگر گرفت والوں کے سلسلے میں عوام کا تعاون نہ ہو تو یہ لوگ مظلوم بن سکیں گے اور کہیں گے کہ ہم پر نظم

اور تشدد ہوا لہذا یہ چیز ہو گی اگر عوام کا تعاون ہو گا تو یہ غلط کاریاں جو اس مکہ اور علاقے میں ہو رہی ہیں ان کو ہم پوری طرح سے گرفت میں لا سکیں گے۔ جماں تک بوجستان کی ترقی کا تعلق ہے میں موززار ارکین سے ضرور گوارش کروں گا کیونکہ میں پہلے بھی اعلان کی مقاکہ میں نے اسمبلی کے تمام میران کی کیفیتی بنائی ہے اور انہوں اسکا چیزیں بنایا ہے تاکہ وہ بوجستان میں ہونے والی ترقی اور دپنے علاقے میں ہونے والے کام کو دیکھیں ہر کام خواہ سڑک ہو اسکوں ہوشخانے ہوں وہ خود جاکر دیکھیں اور تحقیق کریں اسکے بعد حکومت کو اپنی رپورٹ سے آگاہ کریں ان کاموں کی تحقیق و تفتیش کریں اور آپ اگر سمجھیں کہ فلاں سڑک شفاخانہ ماؤں اسکوں یا پر اگری اور ملک اسکوں صحیح طور پر نہیں بن رہے یا کوئی ثبوت دیل ذاتی استعمال کے لیئے لگا جاتا ہے اسیلے میں تمام موزر ارکین سے عرض کر دیگا کہ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہمارے کندھ پر ڈال گئی ہے۔

جناب اپسیکرا! مجھے امید ہے کہ موزرار ارکین اسمبلی اپنی اس اہم ذمہ دار کو احسن طریقے انجام دیں گے۔ میں نے ایسے علاقوں کے دورے کیئے ہیں میں نے ایم پی اے اسمبلی دیکھیں انکا جائزہ لیا ہے اسکے لیئے میر پرداں اسیبلی صاحبان کو مبارک باد دیتا ہوں کیونکہ یہ قابل تحقیق ہیں میران اسمبلی جن کے کام آپ کے سامنے ہیں میں نے ان کے علاقوں میں ہی اور ملک اسکوں دیکھیں ہیں سڑکیں دیکھیں ہیں آب نوشی کی اسمبلی دیکھی ہیں لوگ اب محروم کرنے ہیں کہ کام ہو رہے ہیں انکے لیئے موزرار ارکین کو میں نے دہاں کیشی کا چیزیں مقرر کر دیا ہے۔ کہ وہ جاکر کام کی طرف سے کم از کم اپنی سلطنت پر کبھی بھی کسی بھائی تفتیش کریں گے تاکہ کسی قسم کی خا میوں کا اس طریقہ سے تدارک کیا جائے۔

جناب والا! میں آپکو تھیں دلاتا ہوں کہ میں نے کم از کم اپنی سلطنت پر کبھی بھی کسی بھائی

تفصیل نہیں بر تی ہے۔ میرے پاس جو بھی آیا ہے میں نے کبھی اس سے نہیں پوچھا کہ بھائی آپ پٹھانی میں یا بلوچ میں میرے لیئے توب بوجستان اور سب پاکستانی برادر ہیں سب

میرے لئے قابل احترام میں میں انہیں انشاء اللہ پاکستان اور بلوچستان سمجھوں گا۔ جناب امپیکر ای مراد فرض ہے کہ میں تمام بھائیوں کے حقوق کا تکمیل شت کروں گا۔ لہذا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور اس مقرر کو اعتماد میں لینا چاہتا ہوں جیسا میں نے پہلے بھی کہا ہے میرے پاس جو بھی اتے ہیں میں نے ان کے چہرہ پر نہیں دیکھا میں کبھی کسی بھائی سے نہیں پوچھا کہ آپ بلوچستان کے رہنے والے ہیں یا کس جگہ کے رہنے والے ہیں۔

جناب والا! جہاں تک کام کا تعلق ہے میں نے ہر ایک کام کیا ہے اسی نے میں آپ کے توسط سے اس ایوان میں گزارش کروں گا کہ اس قسم کی باتوں سے انکا مقصود بلوچستان اور پاکستان سے اندر تفریق پیدا کرنا ہے۔ جناب والا! میں جناب کے توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ یہی یا ایس علاقے میں اس صوبہ بلوچستان میں اور پاکستان میں کی جاتی میں وہ صرف آپس میں تفریق پیدا کرنے کیلئے ہوتی ہیں۔ جس کا یہاں پر کوئی جواز نہیں ہوتا ہے۔ میں انہیں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم کو شش کریں گے کہ ایسی چیزیں نہ ہوں اس کے ساتھ میں اپنے اسمبلی کے رفقاء کا ارادہ وزرا صاحبان سے یہ گزارش کروں گا کہ اسمبلی کا اجلاس بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بہت سے وزراء اور وزرداران اپنی نشتوں پر کم نظر آ رہے ہے میں انہیں بھی پہنچ کر دوران اجلاس زیادہ سے زیادہ تعداد میں موجود رہے۔ کیونکہ لوگوں کی نگاہیں ہم پر لگی ہوتی ہیں۔ وہ ہمارے ہر قول فعل کو دیکھ رہے ہوتے ہیں بلکہ ہمارے ہر حرکات و مکنات کو بڑی گہری نگاہ سے دیکھے ہیں۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ جب ہمارے پارلیمانی بورڈ کی میٹنگ ہوتی ہے اس میں بھی آپ حضرات وقت پر آنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اس میں بھی نہایت اہم مسائل حل کئے جاتے ہیں۔ لہذا اس میں بھی آپ کی موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ اب ایوان میں کافی لوگ موجود ہیں اور بعض موجود نہیں ہیں انہیں شاید کوئی ایسی خاص بات دریش ہو جس کی وجہ سے وہ نہ اسکیں ہوں لہذا میری آپ سے گزارش لوگی

کہ دران اجلاس اسیبل کوئی اور سینز ممبران کے لیے اتنی اہم نہیں ہوتی جتنا کہ اسیبل کا اجلاس - اس کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے دیگر تمام کاموں کو روک کر اس اجلاس میں شرکت کیں کیونکہ اہم اسیبل کے برداشت کے سامنے جواب دہیں کوئی بھی بات کسی بھی مرحلہ پر ہم تک پہنچی جاسکتی ہے - اسکے لیے میری ضرورت پڑ سکتی ہے آپ کی ضرورت برداشت ہے جسے امید ہے کہ میرے رفاقت کار و قوت مقرر پر آئیں گے - اور اسیبل کی کارروائی میں بھرپور حملیں گے - میں اپنے پارلیمانی سیکرٹریز اور ممبران اسیبل سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس اسیبل کی کارروائی میں حصہ لیں اور اس کے بحث و باحث میں شرکیں ہوں گے - اس طرح یہاں پر آپ جو کارروائیاں چھوڑ دیں گے وہ ردایات آئندہ نئے آئے والوں کیلئے قائم ہونگی - جسے ایسے کہ اسیبل ممبران اسیبل کی کارروائی میں دلچسپی لیں گے - اور اپنے عوام کی بہتر خدمات سرانجام دیں گے جہاں تک میرا تعلق ہے میں اپنے ہر قول فعل کا اپنے تمام اراکین اسیبل کے جواب دہ ہوں - اور جہاں تک بھر سے ہو سکتا ہے میں اپنے عوام کی خدمت کرتا رہوں گا اور جن بھائیوں نے مجھ پر اعتماد کیا ہے میری یہ کوشش ہو گی کہ میں انکے اعتماد کو ٹھیک نہ پہنچاؤں - اور اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے مجھ پر بہت بڑا اعتماد کیا ہے - جہاں تک میرے ان عزیز بھائیوں کا تعلق ہے جو اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں میں ان تمام کے اعتماد کا بھی منون ہوں کہ انہوں نے بلوچستان اسیبل کے بر مبرکے ساتھ اور میرے ساتھ تعاون کیا ہے - میں ان کو بھی اور اپنے دیگر رفقاء کو بھی یہ تباہا چاہتا ہوں کہ چاہے یہ ضمیمی کیتے ہو یا ۸۸-۸۹ ارع کا بجٹ ہو جا را کام اس بلوچستان کو ترقی کی را پر آگے لے چلنا ہے - اس سے بلوچستان کو ترقی دینا ہے - بلوچستان میں خوشحالی لانا ہے - میں نے بھی شیہی بات کہی ہے کہ بھر جاؤ اس ملک میں نہ سیاست نظر آتی ہے نہ سیاست دان نظر آتے ہیں یہ بات نہیں ہے کہ میں کوئی بڑھاؤ کی بات کر رہا ہوں - دیسے بڑے بڑے تیس مار بھلے ہیں - اور سیاست دان بھی ہیں - لیکن کاشش اس ملک میں کوئی صحیح سیاست ہوتی کاشش اس ملک میں کوئی صحیح سیاست دان ہوتے تو ملک کا یہ شہزاد ہوتا اس ملک کو بننے ہوئے چالیس ہو گئے ہیں یہ ہمارے لیے بڑے افسوس کی بات ہے اگر ہم اس

بات کا تجزیہ کریں اور اس بات کو ہم گھر لگاہ سے دیکھیں تو یہ بات ہمارے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہو جائیگی کہ ہم نے اس ملک کو اپنا ملک نہیں سمجھا اس پاکستان کو اپنا نہیں سمجھا بلکہ اس اس پاکستان کے لیے ہم نے کتنا قربانیاں دی تھیں۔ اور کتنا قربانیوں اور جدوجہد کے بعد اسے حاصل کیا ہے۔ اب ہمارا فرنٹز ہے کہ جس کے لیے ہم نے اتنی قربانیاں دیں اتنی لگ ددوں کی اتنی محنت کی اس کی خدمت اور اس کی حفاظت اپنی جان سے بڑھ کر کریں۔ اس ملک پاکستان کیلئے ہم نے جتنی قربانیاں دی ہیں اگر ان قربانیوں کیلئے بڑھ کریں کیا جائے تو اس کیلئے بجھے پورا دن چاہئے میں ان قربانیوں کی تفصیل میں جانا چاہتا۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ اتنی قربانیوں کے بعد آج کس طرح دست دگریاں ہیں کہ آج یہ صورت حال ہے کہ ہم ملک کو چھوٹے چھوٹے ضلعوں میں بھی قسم کرنے کو آمادہ ہو گئے ہیں۔ اگر یہ بات نظر آتی ہے تو یہیں اس سیاست کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے میں اصلیہ گزارش کروں گا کہ اس پاکستان کو اس گلشن پاکستان کو جو بڑا منظوم نظر آ رہا ہے جو یا کہیں اپنی تقریروں میں کہا کر رہا اور آپ نے یہ بات دیکھی بھی ہوگی۔ جب موجودہ حکومت بر سر اقتدار آئی اور اس پہلے یہاں کتنا بھارنے آئے اگر میں ان ذکر کروں تو آپ لوگوں کے دنگھے کھڑے ہو جائیں گے مگر ان بھروسوں کی وجہ سے ہم ہو صد نہیں، را کیونکہ ہمار مقصد صاف تھا اس میں کوئی بذمتوں نہیں تھی اس میں کسی قسم کے شک دشیے کی گنجائش نہیں تھی، ہم نے کہا کہ ہم اس بھارن کا مقابلہ کریں گے اور آپ نے دیکھا کہ ہم نے اس بھارن کا مقابلہ کیا ہے کہا کہ اس ملک میں صحیح صنی میں جمہوریت قائم کریں گے ڈاول آپ نے دیکھا کہ اس ڈھانی سال کی عرصہ میں موجودہ حکومت نے جو جمہوریت اس ملک میں قائم کی ہے ایسی جمہوریت ہوا م کو اس چالیس کے عرصہ میں انکو اپنے خوب میں بھی نظر نہیں آئی ہوگی آج اس ملک میں عمل طور پر جمہوریت ہے۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ عوام کے جو بنیادی حقوق محفوظ ہیں وہ بجاں کیلئے جائیں گے۔ اور اس بات سے ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے کہ آج اس ملک میں عوام کے بنیادی حقوق بجاں ہیں لیکے ساتھی آج آپ کا پرنسیس آزاد ہے اسکی مرغی ہے کہ جو چاہے وہ لکھے۔ اس بات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ملک میں کتنا جمہوریت ہے۔ موجودہ حکومت اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے

ہے۔ اور ہمیں جمہوریت پر کام لدھنے ہے۔ اور اس کی ذمہ داری سارے بلوچستان کے عوام پر ہے۔ جہاں تک ہمارے ممبر ان اسمبلی کا تعلق ہے وہ کوئی موقع نہیں چھوڑتے ہیں اور اپنے علاقے کی ترقی کے لیے تجادہ زیر پیش کرتے رہتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ انکو اپنے خطے سے کتنا پیار ہے۔ کوئی بھی ٹینگ ہریا اسمبلی کا ایسا ہزارے معزز ممبر اور پارلیمان سیکریٹری صاحب ہر جگہ اپنے خاران کو نہیں بھونتے ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں جب تمام ممبر ان اسمبلی کو اتنا پیار ہو اتنا خلوص ہو۔ اس سے تو بلوچستان ترقی کرے گا۔ اور یہ گل دگلزار ہو جائے گا یہ سب کچھ یہ رے بھائیوں کی کادشوں کا نتیجہ ہے۔

جناب اسپیکر! اس بلوچستان سے ہم پہاندگی دو دکریں گے اور یہ ترقی کی راہ پر گمازن ہو گائیں ان الفاظ کے ساتھ ہم تقریر ختم کرتا ہوں اگر اسی دوران جو سعی خراشی ہوئی یا میری تقریر کا کوئی لفظ کسی پر بارگزار گزرا ہے تو میں اسکے لیے سعافی چاہتا ہوں۔ شکریہ۔ (تالیاں)

مسٹر قبیٹی اسپیکر کرہ۔ جام صاحب کی اس شستہ اور معلوماتی تقریر کے بعد اب وزیر خزانہ مطالبات نر برائے ضمنی بجٹ سال ۱۹۸۶ء۔ ۸ پیش کریں گے۔

مطالبات برائے ضمنی بجٹ سال ۱۹۸۶ء کے

مطالبه نمبر ۱

میر ہمالیوں خان مری۔ وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر میں تحریک پیش کر رہا ہوں کہ ایک رقم جو ۱،۸۳،۵۹۱،۲۳۹ روپے سے تجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی

کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۸۷ء کے دوران بدلہ مل
ٹھم دستق عامہ، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ڈبی اپسیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۰،۱۹۲۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۸۷ء کے دوران بدلہ مل مواجب ریٹارمنٹ و پنشن، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ادوبی اپسیکر۔ (المی تحریک۔
(تحریک منظوری کی گئی))

مطابقہ نمبر ۲

وزیر خزانہ۔ جناب اپسیکر ۹ میں تحریک پیش کرتا ہوا کہ ایک رقم جو ۲۰،۱۹۲۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۸۷ء کے دوران بدلہ مل مواجب ریٹارمنٹ و پنشن، برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ڈبی اپسیکر۔ تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو ۲۰،۱۹۲۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۸۷ء کے دوران بدلہ مل مواجب ریٹارمنٹ و پنشن، برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈہی اپسیکر ام۔ الگی تحریک۔

مطالعہ نر نمبر ۳

وزیر خزانہ۔ جناب اپسیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۶۰۰۰ روپے سے متجاوز
نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال
ختمنہ ۳۰ جون ۱۹۸۴ کے دوران بدلہ مدد بابت مبادلہ مالیت پیش برداشت
کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ڈہی اپسیکر ام۔ تحریک یہ ہے کہ

کہ ایک۔ قم جو ۱۶۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی
کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے، جو ۳۰ جون ۱۹۸۴ کے دوران بدلہ مدد "بابت
مبادلہ مالیت پیش" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالعہ نر نمبر ۳

وزیر خزانہ۔ جناب اپسیکر ام۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو ۱۶۳۶۴۰۹، ۲، ۱۴۳، ۴۰۹ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت
کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ہے، جو ۳۰ جون ۱۹۸۴ کے دوران بدلہ مدد "قید خانہ جات و آزادگی
مزاری افغانستان" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ڈبیٹ اپسیکر ستر ہیک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۰۱۳، ۶۰۹ روپے سے متجاوزہ نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۴ء کے دوران بدلہ مدد، قید خانہ جات و آبادگاری سزا یا فتكان "برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈبیٹ اپسیکر۔ الگی تحریک۔

مطلوبہ نر نمبر ۵

وزیر خزانہ۔ جناب اپسیکر؛ میں تحریک پیش کر رہا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۰۱۳، ۳۸۳، ۶۶۱ روپے سے متجاوزہ نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۴ء کے دوران بدلہ مدد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ڈبیٹ اپسیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۰۱۳، ۳۸۳، ۶۶۱ روپے سے متجاوزہ نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۴ء کے دوران بدلہ مدد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈبیٹ اپسیکر۔ الگی تحریک۔

مطالہ نر نمبر ۶

وزیر خزانہ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۶،۶۱۶،۳۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۳ جون ۱۹۸۷ کے دوران بدلہ مل "کھیل و تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ڈبی اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۶،۶۱۶،۳۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۳ جون ۱۹۸۷ کے دوران بدلہ مل "کھیل و تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر ڈبی اسپیکر۔ (دھمکی تحریک)

مطالہ نر نمبر ۷

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۳ جون ۱۹۸۷ کے دوران بدلہ مل "قدرتی آفات و تباہ کاری (امداد)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ڈبی اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتم ۲۳ جون

۱۹۸۰ کے دوران بدلہ مدد قدرتی آفات دباہ کاری (امداد) برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریکیہ نظور کی گئی)

مسٹر ڈپی اسپیکر: اگلی تحریک۔

مطالیہ زر نمبر ۸

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۶۹۰، ۶۹۳ م روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماں سال مختتمہ ہر جون ۱۹۸۰ کے دوران بدلہ مدد، ماہی گیری "برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ڈپی اسپیکر! تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶۹۰، ۶۹۳ م روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو ماں سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۰ کے دوران بدلہ مدد، ماہی گیری "برداشت کرنے پڑیں گے
(تحریکیہ نظور کی گئی)

مسٹر ڈپی اسپیکر: اگلی تحریک۔

مطالیہ زر نمبر ۹

وزیر خزانہ:- جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۶۹۳، ۱۰۱ م روپے سے

معجاً ذہن ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۷ء کے دوران بدلہ مددی ترقی "برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: ستریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۱،۶۴۳ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۷ء کے دوران بدلہ مددی ترقی "برداشت کرنے پڑیں گے۔
(ستریک متنظر کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: الگی ستریک۔

مطالہ نر نمبر ۱

وزیر خزانہ: جناب اسپیکر! میں ستریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۳،۲۱۳ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۷ء کے دوران بدلہ مددی سب سیدی "برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: ستریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۱۳،۲۱۳ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۷ء کے دوران بدلہ مددی سب سیدی "برداشت کرنے پڑیں گے۔
(ستریک متنظر کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: (الگی ستریک)

مطالبه نر نمبر ۱۱

وزیر خزانہ :- جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں۔

کہ ایک رقم جو ۱۲۳،۱۵۳،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۲۰ جون ۱۹۸۷ کے دران
بسدھہ مد تھیونی "سرور نز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر فضیلہ عالیانی :- جناب والا! پلامٹ نمبر گیارہ میں سرور تھیونی کی وضاحت کر دیں۔

وزیر اعلیٰ :- جناب اسپیکر! اگر انٹ پیش کرتے وقت وزیر خزانہ صاحب نے جو پڑھا تھا اگر معزز رکن اس پر توجہ دیتیں تو ان کو معلوم ہو جاتا۔ چونکہ ان کا تعلق بھی کسی تھیونی سے اگر دہ کتاب کے صفحہ چھینیں^{۶۶} کو علاجظہ فرمائیں تو اس میں اس کی پوری تفصیل درج ہے اس سے ان کو اس کے اغراض و مقاصد معلوم ہو جائیں گے۔

مسٹر فضیلہ عالیانی :- میں نے دیکھ لیا ہے۔ شکریہ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا! تاہم ایوان کی اطلاع کے لئے میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔

"The above amount is required to meet the excess due etc additional allocation made the Federal Government during the course of the year for Special Development Programme in Baluchistan for National Highways in Baluchistan, Development schemes of MNA/and Senators in Baluchistan, Funds earmarked by the MPA'S of Baluchistan for Roads and Water supply schemes under the said Major Function after curtailing expenditure from other sectors within the current year Annual Development Programme".

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: جام صاحب کی وضاحت کے بعد اب سوال یہ ہے کہ

ایک رقم جو ... ۱۲۳ ۷۵۳ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال اختتم ۳۰ جون ۱۹۸۷ کے دوران بدلہ مددگاری میں سر دینز برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریر منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر: اگلی تحریر۔

مطلوبہ زر نمبر ۱۲

وزیر خزانہ

جنب اسپیکر! میں تحریر پیش کرتا ہوں کہ

ایک رقم جو کم ... ۱۹۰ ۶۸۸ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان

آخر جات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ بہر جون ۱۹۸۰ء کے دوران
بسدھہ مدد و آنکھ سرومنز، برداشت کرنے پڑیں گے۔

پرسن مسحیجان، جناب والا! اجازت ہے؟ جس طرح لکھا ہے کہ اتنا لیں کروڑ
روپے کیا یہ رقم صرف چودہ دن میں خرچ ہوں گے۔ یا سال ۱۹۸۰ء میں خرچ
کرنا پڑیں گے۔

وزیر اعلیٰ۔ اگر معزز رکن ڈیانڈ کو دیکھیں تو تفصیل معلوم ہو گی کہ پیشل ڈیلپنٹ
پروگرام کے تحت یہ اسکیمیں ہیں جو سینیٹر صاحبان اور ایم این اے صاحبان نہ لے پڑوں گی
کے لئے پروپریز کرتے ہیں اور رقم اس مد میں خرچ کی جاتی ہے اس کی تفصیل کتاب میں
درج ہے۔ یہ رقم وفاقی حکومت کی طرف سے ملتی ہے اور پسیہ اسی مد میں منتقل کیا جاتا ہے

مسٹر ڈبی اسپیکر ہے وزیر خزانہ نے جو تحریک پیش کی اور جام صاحب نے اس کا جو
وفقاً ہے۔ اس کے بعد سوال یہ ہے۔

کہ ایک رقم جو ۰۰۰،۰۰۰،۰۱۹ روپے سے متجاوز نہ
ہو۔ وزیر اعلیٰ کو انداخترا جات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو
مالی سال مختتمہ بہر جون ۱۹۸۰ء کے دوران بسدھہ مدد و آنکھ سرومنز
برداشت کرنے پڑیں گے۔ (ستحریک ممنظور کی گئی)

مسٹر ڈپی اسپیکر : مطالبات زیر برائے ضمی بحث سال انیں سوچیا سی
ستاسی منتظر کے لئے دینی ضمی بحث برائے مالی سال انیں سوچیا سی ستاسی منتظر ہوا
اصل سے پیشتر کہ آج کا جلاس ملتوی کیا جائے میں معزز اراکین سے ہوں گا
کہ سالانہ بجٹ پر عام بحث اٹھارہ جون ۱۹۸۰ کو شروع ہوگی اگر کوئی معزز اراکین بولنا
چاہتے ہوں تو وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کے پاس لکھوادیں۔ علاوہ ازیں معزز اراکین
اسمبلی کو خط کے ذریعے درخواست کی گئی تھی کہ وہ اسمبلی کے احاطہ میں اپنے ساتھ اسلام
نہ لائیں۔ یہ اسمبلی کے وقار کے منافی ہے۔ ولیسے بھی امن و امان کا تقاضہ ہے کہ اسلام
اسمبلی کے احاطہ میں نہ لایا جائے۔ لہذا معزز اراکین سے دوبارہ درخواست ہے کہ وہ اسمبلی
کے احاطہ میں اسلام نہ لائیں اور اپنے مہماں کو ساتھ لانے سے بچے ان کے لئے اسمبلی
کے ذریعے داخلہ کے کارڈ حاصل کر لیا کریں۔ شکریہ۔
اس سلسلے میں جام صاحب سے عرض ہے اسلام کے سوال پر کافی ایم پیکے
صاحب نے اعتراض، بھی کیا ہے اگر وہ اس کی وضاحت کر دی تو بہتر رہے گا۔

وزیر اعلیٰ : جو صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ میں ان کی خدمت میں گذارش کروں گا
اگر اسمبلی کے معزز اراکین ہی ان قوانین کا احترام نہیں کریں تو بھرا درکون کرے گا
لہذا ہمیں نماض نہیں ہونا چاہئے۔

مسٹر ڈپی اسپیکر : اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ اٹھارہ جون ۱۹۸۰ کی صبح دس
نجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(دو پھر بارہ بجکر چالیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس مورخ ۱۸ جون ۱۹۸۴ء)

کے صحن دس نجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)
